اخلاقِ پیمبری

www.KitaboSunnat.com

طالبؒ ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.kitabosunnat.com

اخلاقِ پیمبری ﷺ

طالب ہاشمی

اقرأ انٹرپرائز ز غزنی سٹریٹ اُردو بازار ○ لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خوبصورت، معیاری کتابیں

الـقـمـر انٹرپرائزز

اہتمام: محمد سعید اللہ صدیقی

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹ ــ جے ماڈل ٹاؤن ــ لاہور
نمبر .....17031.....

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نظر ثانی شدہ ایڈیشن : 2005ء

تعداد : ایک ہزار

مطبع : عرفان افضل پرنٹرز لاہور

قیمت : [redacted] روپے

AL-QAMAR ENTERPRISES
Rs.100/-

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
پیش لفظ	07
مآخذ کتاب	13
حصہ اوّل	
ارشاداتِ رسولِ کریمؐ	15
صدق و راستی	17
خوش خلقی اور شیریں کلامی	18
زبان کی حفاظت	19
حیا	22
حلم و تحمل	22
تواضع	23
فقر و زہد	24
امانت	25
ایفائے عہد	26
ہمسایوں سے نیک سلوک	27
والدین کی اطاعت	29
صلہ رحمی	32
غصے پر قابو پانا	33
اعتدال یا میانہ روی	34
دیانت	34
سادگی	35
مہمان کی تعظیم اور خِدمت	35
برائی کا بدلہ بھلائی	36
رحم	37
خدا پر بھروسا	37
سخاوت	38
استغناء	38
ایثار و کرم	39
عیب جوئی اور بدگمانی کی ممانعت	40
غیبت اور چغلی کی ممانعت	40
باہمی اخوّت و محبت	41
تقویٰ یعنی پرہیز گاری	44
اخلاص	45
اجازت طلبی	46
دعا مانگنا	46
خشیت الٰہی	47
بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک	49

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مسکین اور شکستہ حال لوگوں کو حقیر نہ جاننا	50	تکبّر اور دکھاوے سے پرہیز	68
عفو و درگزر	50	حُبّ دنیا سے پرہیز	69
احسان وسلوک	51	معذرت قبول کرنا	70
ایک دوسرے کو سلام کرنا	53	تفرقہ اور ناانصافی سے اجتناب	71
نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا	54	بدعات سے اجتناب	71
اطاعت امیر	55	حسد سے پرہیز	72
خادموں سے حسن سلوک	57	حیوانوں پر رحم	73
اعمال صالحہ میں سبقت	58	سفر کے آداب	73
اپنا اور گھر کا کام آپ کرنا	59	جنازے کے ساتھ چلنا	74
ہدایا اور تحائف کا لینا دینا	59	آدابِ ملاقات	75
مسلمان کی تکفیر کی ممانعت	59	چھینکنے اور جمائی لینے کے آداب	75
اکل حلال	60	اولاد کے حقوق	76
تعریف میں مبالغہ کرنے سے ممانعت	61	بکھرے موتی	78
سائل کے ساتھ حُسنِ سلوک	61	**حصہ دوم**	
عریانی اور دوسروں کا ستر دیکھنے کی ممانعت	62	اخلاقِ نبوی یا اسوۂ حَسَنہ	83
کھانے پینے کے آداب	62	صبر و استقامت	85
آدابِ مجلس	64	ایفائے عہد	104
بڑوں کا ادب	64	سخاوت	106
سرِ راہ بیٹھنا	65	تواضع	110
آدابِ تجارت	65	انکسار اور مساوات پسندی	113
ادھار لین دین	67	ایثار	116
تعصب سے پرہیز	68	حلم وتحمل	118

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شرم وحیا 121
زہد وقناعت 123
عفو ودرگزر 126
خدمتِ خلق 137
شجاعت 140
صدق ودیانت 144
مہمان نوازی 147
بچوں پر شفقت 150
رحم وشفقت عام 154
لین دین میں خوش معاملگی 158
عورتوں کی آسائش کا خیال 160
عیادت وتعزیت 161
اولاد سے محبت 164
لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے نفرت 166
خوش کلامی 168
ترکِ دنیا کی ممانعت 171
شگفتہ مزاجی 174

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

کہا جاتا ہے کہ اس وقت تہذیب و تمدّن کا آفتاب نصف النہار پر چمک رہا ہے۔ دنیا ترقی کر کے اپنے انتہائی عروج پر پہنچ چکی ہے اور وہ وقت دور نہیں جب کُرّہ ارض کے بسنے والے سیارگانِ فلک سے رابطہ کرلیں گے۔ مادّی نقطۂ نگاہ سے عصرِ حاضر کا یہ تجربہ بالکل درست ہے۔ لیکن دوسری طرف جب ہم اخلاقی اور روحانی اقدار کی کسوٹی پر عصرِ حاضر کی تہذیب و تمدّن کو پرکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آج کا انسان نہایت تیزی کے ساتھ ایک ایسے قعرِ مذّلت میں گرتا جارہا ہے جس کی تہ میں بربادی اور تباہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ دنیاوی آسودگیاں اور دولت کی ریل پیل ہے۔ لیکن انسان کی روح سکون سے ناآشنا ہے مغرب اور مشرق میں ہولناک نظریاتی کشمکش برپا ہے۔

ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ اضطراب اور بے یقینی کی ہمہ گیر کیفیت ہر کہ دمہ پر طاری ہے۔ تاریخ عالم پر ایک نظر ڈالیں تو یہ انکشاف ہوگا کہ کرّہ ارض پر کئی دور ایسے آئے جب اس کے باشندوں نے ترقی اور دنیوی کامرانیوں کی انتہائی حدوں کو چھولیا تھا۔ لیکن ان کی بے راہ روی اور کردار و عمل کے فقدان نے انہیں ایسی بھیانک تباہی سے دوچار کیا کہ آج ان کی داستانیں مرقع عبرت بنی ہوئی ہیں۔

آج سے چودہ سَو برس پہلے کئی بار بننے اور بگڑنے کے بعد دنیا ایک ایسے مقام

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

پر کھڑی تھی کہ اس کی اخلاقی زندگی پر موت طاری ہو چکی تھی اور اس کا شیرازۂ اخلاق درہم برہم ہو چکا تھا۔ اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں غیرتِ حق کو حرکت ہوئی اور ریگ زار عرب میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اس ظہور کا مقصد کیا تھا؟ خدائے واحد کا نام بلند کرنا اور انسان کے فضائلِ اخلاق کی تکمیل اور احیاء...... یہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور آپؐ کے فداکاروں کا حسنِ کردار اور حسنِ اخلاق ہی تھا کہ مسلمان ایک قلیل سی مدت میں سیاسی اور تمدنی لحاظ سے قریب قریب تمام دنیا پر چھا گئے اور پھر صدیوں تک نہ صرف ان کے جاہ و جلال کا پرچم لاکھوں مربع میل پر لہراتا رہا بلکہ وہ دنیا بھر کو اخلاق اور تمدن کا درس دیتے رہے۔ الحمد للہ کہ آج بھی مسلمان بیسیوں آزاد ملکوں کے مالک ہیں۔ اور ان کی تعداد قرنِ اوّل کے مسلمانوں کی تعداد سے ہزاروں گنا زیادہ ہے لیکن آج کے مسلمان اور قرن اول کے مسلمان میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ آج کے مسلمانوں کی اکثریت نے تہذیب مغرب کی نقالی کو اپنا شعار بنالیا ہے قرنِ اول کا مسلمان قرآنی اخلاق کی تصویر اور رسول عربیؐ کے اسوۂ حسنہ کا سچا عاشق تھا۔ قرن اول کے مسلمان کی ہیبت سے دشمنانِ حق لرزتے تھے۔ لیکن اس کے حسن کردار کو دیکھ کر پتھر بھی موم ہو جاتے تھے۔ آج کے مسلمان کا کردار اور عمل دوسروں کو کیا متاثر کرے گا وہ خود غیروں کی تہذیب، تمدن اور اخلاق کو اپنے لیے مشعل راہ بنا بیٹھا ہے نتیجہ ظاہر ہے۔ مسلمان بھی قلب و روح کے اس سکون سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ جو بہت بڑا انعامِ ربی ہے۔ ایسا انعام کہ جس میں دین او ردنیا (دونوں) کی سعادتیں شامل ہیں۔ آیئے سوچیں کہ مسلمان جس کا منصب یہ تھا کہ دنیا کو اور اخلاق کا درس دے اور اس کی بھٹکتی ہوئی روح کو سکون اور اطمینانِ قلب سے آشنا کرے۔ کیوں اپنے مقام اور منصب سے گر چکا ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَ مَن يَّعمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخَافُ ظُلماً وَّ لَا هَضماً

(سورۃ طٰہٰ۔ رکوع ۶۔ آیت ۱۱)

ترجمہ: اور جو نیک عمل کرے گا اور وہ ایمان بھی رکھتا ہوگا۔ اس کو نہ کسی طرح کے ظلم و ستم کا خوف ہوگا اور نہ کسی طرح کی حق تلفی کا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس ارشادِ الٰہی کی روشنی میں غور کیا جائے تو فوراً معلوم ہوجائے گا کہ باوجود ساری دنیا میں پھیلے ہونے کے ہماری مٹی کیوں خراب ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور وعدہ تو برحق ہے اس لیے ہم اپنی بدبختی اور محرومی کی توجیہہ اس کے سوا اور کیا کرسکتے ہیں کہ ایمانِ محکم اور اخلاقِ حسنہ اور کردار وعمل کا فقدان ہے۔ اسلام نام ہی ایمانِ محکم اور اخلاقِ حسنہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ یوں تو پورا نہیں ہوسکتا کہ نام تو ہم اسلام کا لیں لیکن ہمارے ایمان کا یہ عالم ہو کہ سرتاپا شرک و بدعت اور جاہلی رواج و رسوم میں غرق ہوں۔ اور ہمارے اخلاق کی یہ حالت کہ اسے دیکھ کر کفار بھی شرمائیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم خوابِ غفلت سے چونکیں اور اپنے اخلاق کی اصلاح کرکے اپنی آئندہ نسلوں کی سیرتوں کی تعمیر کریں۔ صرف یہی صورت ہے جس سے ہم دینی و دنیوی کامرانیوں سے ہمکنار ہوسکتے ہیں۔ ورنہ مادّی وسائل کے لحاظ سے تو شاید ہم کبھی ان کے ہم پلّہ نہ ہوسکیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام کا تصورِ اخلاق کیا ہے؟ بعض لوگوں کے نزدیک اسلامی اخلاق یہ ہے کہ صوم وصلوٰۃ کی پابندی کی جائے اور دنیوی امور میں کم سے کم دلچسپی لی جائے۔ کچھ دوسرے یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا سے الگ تھلگ ہوکر یادِ الٰہی میں مشغول رہنا اسلامی اخلاق ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلامی اخلاق زندگی کے ہر شعبہ پر محیط ہے وہ ایک مسلمان کی زندگی کے ہر پہلو کا داخلی نگران اور خارجی معیار ہے۔ خَلوت ہو یا جلوت، گھر ہو یا میدان، تجارت ہو یا سیاست، امن ہو یا جنگ، تنگ دستی ہو یا آسودہ حالی، سفر ہو یا قیام، ہر حالت میں ایک مسلمان کے لیے اسلامی ضابطہء اخلاق کا پابند رہنا ضروری ہے۔ اسلامی اخلاق کا دوسرا نام قرآنی اخلاق ہے۔ اور قرآنی اخلاق وہ ہے جس کا نمونہ سرورِ کائنات سید البشر فخرِ انبیاء جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ حضورؐ کی ذاتِ اقدس ہی ہے جس کی شان میں فرمایا گیا۔

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیمٍ

اے پیغمبرؐ بلا شبہ آپ اخلاق کے نہایت اعلیٰ درجہ پر ہیں

اور پھر بنی نوعِ انسان کو فرمایا گیا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب)

یعنی اے بنی نوع انسان بلا شبہ تمہارے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات میں بہترین زندگی (طریقہ) موجود ہے۔

گویا اسلامی اخلاق اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کیا جائے

اگر بمصطفےٰ نرسیدی تمام بولہبی است

سرور کونینؐ جس طرز کی تبدیلی لوگوں میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ آپؐ خود اس کے عملی نمونہ بنے۔ آج اگر ہم بھی ایک مثالی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں اور عصر حاضر کے دکھ درد، غموم و ہموم، اضطراب و بیتابی کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنا ہوگا۔ اور عملی طور پر اپنے آپ کو اسلامی اخلاق کا نمونہ بنانا ہوگا۔ پھر انشاء اللہ کائنات کی ہر چیز ہمارے لیے مسخر کردی جائے گی۔ جو لوگ خود تو اسلامی اخلاق کو اپناتے نہیں اور دوسروں کو محض زبانی وعظ یا قانون کے زور پر اس کا پابند بنانا چاہتے ہیں۔ ان کا اس مقصد میں کامیاب ہونا امرِ محال ہے۔ ہم دوسروں کو قائل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں عمل کی دلیل سے کام لینا ہوگا۔ زبانی جمع خرچ کی دلیل دوسروں کو اپیل کرنے کی بجائے ان پر الٹا اثر کرتی ہے۔ آج تک دنیا میں کبھی یہ نہیں ہوا کہ کافرانہ عادات و خصائل نے اسلامی نظام زندگی برپا کیا ہو۔ راشیوں اور خائنوں نے لوگوں نے دیانت اور امانت کا جذبہ پیدا کیا ہو۔ بدکاروں اور شرابیوں نے لوگوں میں بدکاری اور نشہ کی برائی کا احساس پیدا کیا ہو۔ ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ مختصر یہ کہ جب تک ہمارے اخلاق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق نہیں ہوں گے۔ ہم دنیا اور آخرت میں کبھی کامیاب و کامران نہیں ہو سکتے۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ پاک پر ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوجائے گا کہ آپؐ نے بنی نوع انسان کو ہمہ گیر اخلاق کی تعلیم دی۔ اسلامی نظامِ اخلاق کے چند عنوانات ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۔ سچ بولنا

۲۔ عہد کا پورا کرنا

۳۔ دشمنوں کو معاف کرنا

۴۔ پڑوسیوں کے ساتھ نیکی کرنا

۵۔ رحم وکرم کرنا

۶۔ سچی گواہی دینا

۷۔ نرمی سے بات کرنا

۸۔ زمین پر اکڑ کر نہ چلنا

۹۔ عدل کرنا

۱۰۔ لوگوں میں محبت کرنا

۱۱۔ صلح پسندی

۱۲۔ تواضع و انکسار

۱۳۔ مہمان نوازی

۱۴۔ جانوروں پر شفقت

۱۵۔ بڑوں کا ادب

۱۶۔ بچوں اور غلاموں (یا خانگی ملازموں) پر شفقت

۱۷۔ امانت داری

۱۸۔ عفو و درگزر

۱۹۔ صبر و استقامت اختیار کرنا

۲۰۔ شرم و حیاء

۲۱۔ سخاوت

۲۲۔ ایثار

۲۳۔ زہد و قناعت

پھر صرف محاسنِ اخلاق ہی کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ ان رذائل سے بھی منع کیا گیا جو انسان کو اسفل سافلین کے زمرہ میں شامل کردیتے ہیں۔ یعنی کبرونخوت، غیبت، ذخیرہ اندوزی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جھوٹ، بددیانتی، ناپ تول میں بے ایمانی وغیرہ وغیرہ۔

اس کتاب کی تالیف کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان (بالخصوص نئی پود) کو بتایا جائے کہ اسلامی اخلاق سے کیا مراد ہے اور دین و دنیا میں کامرانی کے لیے ایک مسلمان کو کن اوصافِ حمیدہ سے متصف ہونا چاہیے پہلے حصے میں پانچ سَو کے قریب ایسی احادیثِ نبویؐ جمع کردی گئی ہیں، جن کا تعلق اخلاق کے مختلف پہلوؤں سے ہے۔ دوسرے حصے میں اسلامی اخلاق کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل اور کردار کی روشنی میں دکھایا گیا ہے۔ کتاب میں اخلاق اور معاشرت دونوں کا ذکر آ گیا ہے تاکہ اخلاق اور معاشرہ دونوں کی اصلاح کے لیے راہنمائی کر سکے۔

کوشش کی گئی ہے کہ احادیثِ نبویؐ کا ترجمہ سیدھے سادے الفاظ میں بیان کردیا جائے تاکہ کم علمی استعداد رکھنے والے اصحاب بھی اس سے کما حقہ استفادہ کرسکیں۔ گو اپنے موضوع پر یہ پہلی کتاب نہیں ہے۔ تاہم اردو زبان میں ایسی کتابیں نایابی کی حد تک کمیاب ہیں۔ جن میں ارشادات اور اعمالِ نبویؐ کا یکجا بیان ہو۔

اخلاق نبویؐ پر اسے ایک جامع کتاب کہنا تو محض تعلّی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اس میں حضورؐ کی سیرتِ پاک اور اسوۂ حسنہ کی چند جھلکیاں عام فہم انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے اگر اسے پڑھ کر چند مسلمانوں نے بھی اپنے اخلاق کو سنوار لیا تو میں سمجھوں گا کہ میری حقیر کوشش ٹھکانے لگی۔ قارئینِ کرام سے استدعا ہے کہ وہ اس کتاب کے اسقام سے ناشرین کو مطلع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں انہیں دور کیا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس ناچیز محنت کو قبول فرمائے اور اسے میرے نامۂ اعمال میں ثبت فرمائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّاط اِنَّکَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیم ط

المذنب راجی شفاعت و غفران

طالب ہاشمی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مآخذِ کتاب

اس کتاب کو مرتب کرنے میں جن کتابوں سے براہِ راست یا بالواسطہ خاص طور پر استفادہ کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔

۱۔	صحیح بخاری شریف	
۲۔	صحیح مسلم شریف	
۳۔	ترمذی شریف	
۴۔	مشکوٰۃ شریف	
۵۔	ریاض الصالحین	(ابوذکریا یحییٰ)
۶۔	تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار	مولوی خرم علیؒ
۷۔	اخلاقِ محمدی	سعید احمد
۸۔	سیرۃ النبیؐ	شبلی نعمانیؒ
۹۔	رحمۃ للعالمین	قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ
۱۰۔	سیرتِ احمدیؐ	خان احمد حسین خان مرحوم
۱۱۔	حقوق و فرائض اسلام	مولوی فیروز الدین مرحوم
۱۲۔	السیرۃ النبویہ	ابن ہشامؒ
۱۳۔	سیرتِ کبریٰ	ابوالقاسم رفیق دلاوری مرحوم
۱۴۔	اسلامی انسائیکلوپیڈیا	منشی محبوب عالم مرحوم
۱۵۔	شجاعتِ نبویؐ	عبدالوہاب عندلیب
۱۶۔	اسلامی رسولؐ	خواجہ حسن نظامی مرحوم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حصہ اوّل

ارشاداتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صدق و راستی

۱۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتے اس سے میل بھر (کوس بھر) دور چلے جاتے ہیں۔

(عن ابن عمرؓ ترمذی)

۲۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ سچ بولنا نیکی کو پہنچاتا ہے اور نیکی بہشت میں پہنچاتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے۔(صدیق کا درجہ پاتا ہے) اور جھوٹ سے بچو کہ جھوٹ نافرمانی (فسق وفجور) کا راستہ دکھاتا ہے اور نافرمانی دوزخ میں پہنچاتی ہے۔ اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا (کذاب) لکھا جاتا ہے۔

(عن عبداللہ بن مسعودؓ۔ صحیحین)

۳۔ رسولِ اکرمؐ سے پوچھا گیا کہ مومن بزدل بھی ہوسکتا ہے؟ فرمایا ہاں ہوسکتا ہے۔ پھر آپ سے پوچھا گیا کہ مومن بخیل بھی ہوسکتا ہے۔فرمایا ہاں ہوسکتا ہے۔پھر پوچھا گیا کہ مومن کبھی جھوٹا بھی ہوسکتا ہے۔فرمایا ''نہیں''۔

(عن سفیان بن سعدؓ۔ ادب المفرد)

۴۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتکریم نے فرمایا کہ سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ تم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنے بھائی سے جھوٹی بات اس طریقے سے بیان کرو کہ وہ اس کو سچ سمجھے۔
(عن سفیان بن سعدؓ۔ ادب المفرد)

۵۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنے سے رزق گھٹ جاتا ہے۔
(عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری، مسلم)

۶۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ آدمی کو جھوٹا بنانے کے لیے یہ کافی ہے کہ جو کچھ کسی سے سنے اسے بے تحقیق دوسروں کے آگے بیان کردے۔
(عن ابو ہریرہؓ۔ مسلم)

۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو اور نماز پڑھتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ میں مسلمان ہوں کہ جب وہ بات کرے تو اس میں جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اسے ایفا نہ کرے اور جب کوئی امانت اس کے سپرد کی جائے تو بددیانتی کرے۔
(عن ابو ہریرہؓ۔ مسلم)

☆......☆......☆

خوش خُلقی اور شیریں کلامی

۱۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں صرف اس لیے مبعوث ہوا ہوں کہ حُسنِ اخلاق کو پورا کروں۔ (ابو ہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں میں اس شخص کا ایمان کامل ہے جو ان سب میں خوش خلق ہو۔ (ابو ہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے حسن خلق کی وجہ سے قائم اللیل (جو راتوں کو نماز میں کھڑے رہیں) اور صائم النہار (جو دن کو روزہ رکھیں) کا درجہ حاصل کرلیتا ہے۔ (عن عائشہ صدیقہؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی چیز میزان عمل میں حسن خلق سے زیادہ وزن دار نہ ہوگی۔ (عن ام الدرداؓ۔ ادب المفرد)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۵۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ بدخلقی اعمال کو ایسا ہی خراب کردیتی ہے۔ جیسے سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے۔ (عن علیؓ ابن ابی طالب۔ کنزالعمال)

۶۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا ہے کہ کلمہ طیب یعنی میٹھی بات کہنی (شیریں کلامی) صدقہ ہے۔ (عن ابوہریرہ۔ صحیحین)

۷۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ تم سب میں مجھ کو اس سے زیادہ محبت ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (عن ابنِ عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۸۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ آگ سے بچ جاؤ۔ اگرچہ چھوارے کے ایک ٹکڑے کے صدقہ کرنے سے ہو سکے۔ جس کو یہ بھی میسر نہ ہو، تو خوش کلامی سے ہی سہی۔ (عن ابی ہریرہؓ۔ صحیحین)

۹۔ رسولِ اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا چھوڑ دے۔ میں اس کا ضامن ہوں کہ بہشت کے کنارہ میں اس کو جگہ دلا دوں اور جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اگرچہ مزاج اور خوش طبعی ہی کرنے والا ہو میں اس کو بہشت کے بیچوں بیچ گھر دلانے کا ضامن ہوں اور جو شخص اپنا خُلق سنوارے میں اس کو بہشت کے اوپر کے درجہ میں گھر دلانے کا ضامن ہوں۔

(عن ابوامامہ باہلیؓ۔ ابوداؤد)

۱۰۔ رسولِ اکرمؐ سے سوال کیا گیا یا رسول اللہ وہ کیا چیز ہے۔ جس کی مداومت لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی۔ فرمایا اللہ کا ڈر اور خوش خلقی۔

(عن ابوہریرہؓ۔ ترمذی)

☆......☆......☆

زبان کی حفاظت

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ

۱۔ مومن نہ تو طعن کرنے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا۔ نہ فحش بکنے والا زبان دراز۔ (عن عبداللہ بن مسعودؓ۔ ترمذی، بیہقی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲۔ اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔ اپنے گھر میں پڑے رہو۔ اور اپنے گناہوں پر روؤ۔ (عن عقبہ بن عامرؓ۔ مسند احمد۔ ترمذی)

۳۔ جو شخص خاموش رہا۔ اس نے نجات پائی۔ (یعنی خاموشی بلا ضرورت کلام سے بہتر ہے اور اسی میں نجات ہے)۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ ترمذی۔ دارمی۔ بیہقی)

۴۔ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفیؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جن چیزوں کو آپ میرے لیے خوفناک خیال کرتے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ خوفناک کون سی چیز ہے۔ یہ سن کر رسولِ اکرمؐ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا "اس کو" یعنی یہ زبان۔ (ترمذی)

۵۔ طویل خاموشی اور خوش خلقی سے بہتر مخلوق کے لیے کوئی کام نہیں ہے۔ (عن انسؓ۔ بیہقی)

۶۔ اللہ تعالیٰ فحش کلام کرنے والے اور فحش گو سے محبت نہیں رکھتا۔ اور نہ اس سے محبت رکھتا ہے جو بازاروں میں چلاّتا پھرے۔ (عن جابر بن عبداللہ۔ مشکوٰۃ)

۷۔ حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ مجھ کو نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ میں تجھ کو خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ اس لیے کہ خدا سے ڈرتے رہنا تیرے سارے کاموں (دینی و دنیوی) کی زینت کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ کچھ اور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الٰہی پر مداومت کر۔ اس لیے کہ خداوند تعالےٰ کا ذکر آسمان میں فرشتوں کے درمیان تیرے ذکر کا موجب ہوگا۔ اور زمین میں معرفت کا سبب ہوگا۔ میں نے عرض کی کچھ اور فرمائیے۔ آپ نے فرمایا "خاموشی" طویل خاموشی کو اختیار کر، اس لیے کہ خاموشی شیطان کو بھگاتی اور امور دین میں تیری مددگار ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے فرمایا زیاہ ہنسنے سے اپنے آپ کو بچا۔ اس لیے کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے۔ اور چہرہ کی شگفتگی کو زائل کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا "سچی بات کہہ اگرچہ وہ تلخ ہو" میں نے عرض کیا کچھ اور فرمائیے آپ نے فرمایا دینی امور کے اظہار میں کسی ملامت کرنے والے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی ملامت سے نہ ڈرو"۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے آپؐ نے فرمایا "جب کسی کی عیب گیری کا خیال تیرے دل میں پیدا ہو تو اس کے اظہار سے تجھ کو تیرا یہ خیال روک دے کہ مجھ میں بھی کچھ عیب ہیں۔ (بیہقی)

۸۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا بدکاری ہے۔ اور اس سے لڑنا باعث کفر۔ (عن عبداللہ بن مسعودؓ۔ بخاری و مسلم)

۹۔ حضرت ابنِ سعیدؓ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ غیبت زنا سے بڑھ کر گناہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ غیبت زنا سے کس طرح ہے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی شخص زنا کرتا ہے ۔ پھر توبہ کرلیتا ہے۔ تو خدا اس کا وہ گناہ بخش دیتا ہے۔ مگر غیبت کرنے والے کا گناہ تو جب تک وہی شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے بخشا نہیں جاسکتا۔ (بیہقی)

۱۰۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اپنے ماں باپ کی قسمیں نہ کھاؤ۔ اور نہ بتوں کی قسمیں کھاؤ۔ اور نہ خدا کی۔ ہاں اس وقت خدا کی قسم کھا سکتے ہو جب تم سچے ہو۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۱۱۔ نبی اکرمﷺ نے فرمایا کہ اس شخص پر افسوس ہے جو بات کرتے وقت اس لیے جھوٹ بولتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس پر افسوس ہے افسوس ہے۔
(عن بہز بن حکیمؓ)

۱۲۔ حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ اکرمؐ سے سنا ہے کہ سخن چین (خواہ مخواہ نکتہ چینی کرنے والا) جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری)

۱۳۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کے بندوں میں بہترین بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو خدا یاد آجائے اور خدا کے بندوں میں بدترین بندے وہ ہیں جو ادھر ادھر کی چغلیاں لگاتے پھرتے، دوستوں میں جدائی ڈلواتے اور پاک لوگوں پر تہمت لگاتے ہیں۔
(عن عبدالرحمٰن بن غنمؓ و اسماء بنتِ یزیدؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حیا

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ

۱۔ حیا ایمان کی علامت ہے اور ایمان جنت کا ذریعہ ہے۔ اور بے حیائی گندگی ہے اور گندگی دوزخ کا موجب ہے۔ (عن ابی بکرہؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ جس چیز میں فحش ہوتا ہے اسے عیب لگاتا ہے اور جس چیز میں حیا ہوتی ہے اس کی زینت بڑھاتی ہے۔ (عن انسؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ حیا سے صرف بھلائی ہی حاصل ہوتی ہے۔ (عن عمران بن حصین۔ مشکوٰۃ)

۴۔ ایمان کی ساٹھ یا ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل کلمہ لا الہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور ان میں سب سے ادنیٰ دکھ دینے والی چیز کو راہ سے دور کرنا ہے۔ اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (عن ابوہریرہؓ۔ صحیحین)

۵۔ ہر ایک دین کی ایک صفت ہوتی ہے۔ اور اسلام کی صفت حیا ہے۔
(عن زید بن طلحہؓ۔ موطا)

۶۔ حیا اور ایمان دونوں باہم ملے ہوئے ہیں۔ جب ایک اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۷۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء سابقین کی باتوں میں سے جو بات لوگوں نے پائی ہے وہ یہ ہے کہ جب ہم میں حیا نہ رہے تو جو چاہے سو کرو۔

بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

(بخاری)

☆......☆......☆

حلم وتحمل (بردباری) اور نرمی

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرمؐ نے قبیلہ عبدالقیس کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سردار اشج سے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں خدا اور رسولؐ دوست رکھتے ہیں۔ ایک حلم (بردباری) اور دوسری آہستگی۔ (مسلم)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ پورا اور کامل بردبار (حلیم) وہ ہے جس نے اپنے کاموں میں خود لغزشیں کھائی ہوں اور کامل دانشمند وہ ہے جسے پورا تجربہ حاصل ہو۔ (عن ابوسعیدؓ۔ ترمذی)

۳۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور ہر کام میں رفق و نرمی کو دوست رکھتا ہے۔ (عن عائشہ صدیقہؓ۔ صحیحین)

۴۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رفق اور نرمی سے محروم کیا گیا وہ سب بھلائی و خیر سے محروم کردیا گیا۔ (عن جریر بن عبداللہ۔ مسلم)

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ شخص جو دوزخ کی آگ پر حرام ہو یا وہ شخص کہ حرام ہو آگ اس پر۔ تو جو شخص لوگوں کے ساتھ آہستہ مزاج، نرم طبیعت اور نرم خو ہے وہی ہے۔ (عن ابن مسعودؓ۔ ترمذی)

۶۔ ایک آدمی نے رسولِ اکرمؐ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے وصیت فرمایئے آپ نے فرمایا "غصہ مت کر" یہ بات اس نے کئی بار عرض کی اور ہر بار آپؐ نے فرمایا "غصہ مت کر"۔ (عن ابی ہریرہؓ۔ بخاری)

☆......☆......☆

تواضع

۱۔ امیر المومنین حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے لوگو! تواضع (فروتنی) اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص صرف خدا تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا رتبہ بلند کرتا ہے۔ گو وہ اپنے خیال میں حقیر ہوتا ہے۔ لیکن لوگوں کی نظروں میں دقیع ہوتا ہے۔ اور جو شخص تکبر کرتا ہے لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور خدا اس کا رتبہ پست کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لوگوں کی نظروں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

میں کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔(مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ تم تواضع یعنی فروتنی اختیار کرو کہ کوئی ایک دوسرے پر فخر نہ کرے اور کوئی کسی پر زیادتی نہ کرے۔ (عن عیاضؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خالصتہً لِلّٰہ تواضع اختیار کرنے میں یہ بھی داخل ہے کہ مجالس میں سب سے حقیر جگہ بیٹھنے پر رضامند ہو۔(احیاء العلوم۔ امام غزالیؒ)

۴۔ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بڑھا دیتا ہے۔ اور جو میانہ روی اختیار کرے اسے غنی کر دیتا ہے اور جو اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے الفت رکھتا ہے۔ (عن ابی ہریرہؓ۔ کنز العمال)

۵۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ کو رسول خدا ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہ تھا۔ لیکن جب وہ آپؐ کو آتا دیکھتے تو تعظیم کے لیے کھڑے نہ ہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ رسولِ اکرمؐ اس سے ناخوش ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

☆......☆......☆

فقر و زہد

۱۔ حضرت ابوسعید خُدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ اور مسکینی کی حالت میں دنیا سے اٹھا۔ اور مسکینوں کے گروہ میں میرا حشر فرما۔

(ترمذی۔ بیہقی۔ ابن ماجہ)

۲۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ محمدؐ کے متعلقین کی روزی بس بقدر کفاف ہو۔ (یعنی نہ اتنی تنگی ہو کہ اپنے کام بھی نہ انجام دیئے جاسکیں اور نہ اتنی فراغت کہ کل کے لیے ذخیرہ رکھا جاسکے)۔(بخاری و مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرمؐ کے گھر والوں نے جو کی روٹی سے بھی متواتر دو دن پیٹ نہیں بھرا یہاں تک کہ حضورؐ اس دنیا سے اٹھا لیے گئے۔(بخاری و مسلم)

۴۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ کی کئی راتیں مسلسل اس حالت میں گزر جاتی تھیں کہ آپؐ اور آپؐ کے گھر والے فاقے سے ہوتے تھے۔ کیونکہ رات کو کھانا نہیں پاتے تھے اور جب پاتے تھے تو ان کا رات کا کھانا بس جو کی روٹی ہوتی تھی۔(ترمذی)

۵۔ سہل بن ساعدیؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ایسا عمل بتایئے کہ اس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت رکھے۔ اور دنیا کے لوگ بھی محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا کہ دنیا میں زہد اختیار کر۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت رکھے گا اور جو چیز لوگوں کے ہاتھوں میں ہے (یعنی دنیا) اس کو ترک کر دے لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔
(ترغیب وترہیب)

۶۔ ضحاکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہؐ سب سے بڑا زاہد کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو قبر اور مصیبت کو فراموش نہ کرے اور دنیاوی اعلیٰ درجہ کی زینت کو ترک کر دے۔ اور جو باقی رہنے والی ہے (یعنی نیک اعمال) اس کو فانی پر ترجیح دے اور کل کا وعدہ نہ کرے۔ اور اپنے کو مرنے والوں میں شمار کرے۔ (ترغیب وترہیب)

☆......☆......☆

امانت

۱۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مومن میں تمام خصائل پیدا ہوسکتے ہیں سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔(عن انسؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو تمہارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرو اور جو تم سے خیانت کرے تم اس سے خیانت نہ کرو۔

(عن ابوہریرہؓ۔ مشکوٰۃ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۳۔ رسول خدا ﷺ کا شائد ہی کوئی خطبہ ایسا ہو جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں۔ اور جس کا عہد مضبوط نہیں اس کا دین نہیں۔ (عن انسؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم کو معلوم ہو کہ کسی شخص نے اللہ کی راہ میں خیانت کی تو اس کا اسباب جلا دو اور اس کو مارو۔ (عن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۵۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ کسی نے عرض کی اس کے ضائع کرنے کی صورت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب حکومت نالائق کو سپرد کی جائے۔ (عن ابوہریرہؓ۔ بخاری)

۶۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چھ چیزوں کی تم ضمانت کرو میں تمہارے لیے جنت کی ضمانت کرتا ہوں۔

(۱) جب کوئی بات کہو سچ کہو۔ (۲) اور جب وعدہ کرو تو اُسے پورا کرو۔

(۳) اگر تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس کو ادا کرو۔ (۴) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ (۵) اور آنکھیں نیچی رکھو (۶) اور ہاتھوں کو روکو (برے کاموں سے) (عن عبادہ بن صامتؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

ایفائے عہد

۱۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے جھگڑا مت کرو اور نہ اس سے ٹھٹھا کرو اور نہ اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کو پورا نہ کرسکو۔ (عن ابن عباسؓ۔ ترمذی)

۲۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ جو قوم عہد کرکے فریب کرتی ہے۔ اس پر دشمن غالب ہوجاتا ہے۔ (عن ابن عباسؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں قیامت میں تین آدمیوں کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مخالف ہوں گا۔

اول:۔ اس شخص کا جو میرے نام پر عہد کر کے دغا کرے (یعنی نقضِ عہد یا وعدہ خلافی کرے)

دوم:۔ اس شخص کا جو آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کا روپیہ کھائے۔

سوم:۔ اس شخص کا جو مزدور سے پورا کام لے اور اس کی اجرت نہ دے۔

(عن ابو ہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مزدور کی اُجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۵۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چار چیزیں ہیں جس شخص میں یہ چاروں ہوں گی وہ نرا منافق ہے۔ اور جس میں ان چاروں میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں ایک ہی نفاق کی خُو ہے یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے۔ ایک یہ کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ تیسرے یہ کہ جب قول و اقرار کرتا ہے تو اس کے خِلاف کرتا ہے۔ اور چوتھے یہ کہ جب گفتگو اور جھگڑا کرتا ہے تو ناحق پر چلتا ہے اور بہتان باندھتا ہے۔ (عن عبداللہ بن عمر بن عاصؓ۔ بخاری۔ مسلم)

☆......☆......☆

ہمسایوں (پڑوسیوں) سے نیک سلوک

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی ہرگز ایمان دار نہ ہوگا۔ قسم اللہ کی ہرگز ایماندار نہ ہوگا۔ قسم اللہ کی ہرگز ایماندار نہ ہوگا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ کون؟ فرمایا وہ شخص جس کا ہمسایہ اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو۔

(عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری۔ مسلم)

۲۔ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فلاں عورت کے بارے میں سنا ہے کہ وہ بہت نماز پڑھتی ہے اور روزے بہت رکھتی ہے اور خیرات بہت کرتی ہے مگر ساتھ ہی اپنے ہمسایوں کو بہت ستاتی ہے۔ فرمایا وہ دوزخ میں جائے گی۔ پھر اس شخص نے کہا۔ یا رسولؐ اللہ ایک اور عورت ہے جو روزے کم رکھتی ہے۔ نماز بھی کم پڑھتی ہے اور خیرات دیتی ہے تو وہ بھی سوکھے پنیر کے ذرا ذرا سے ریزے۔ مگر اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے ایذا نہیں دیتی۔ فرمایا وہ جنت میں جائے گی۔ (عن ابوہریرہؓ۔ احمد و بیہقی)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ (عن ابوہریرہؓ۔ بخاری)

۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑوسی کے لیے جبرائیل مجھے برابر نصیحت کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو (میرا) وارث بنادیں گے۔ (عن عائشہ صدیقہؓ۔ بخاری)

۵۔ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔ (عن ابوذر غفاریؓ۔ مسلم)

۶۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص مومن نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کا ہمسایہ بھوکا رہے۔ (عن ابن زبیرؓ۔ مشکوٰۃ)

۷۔ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک بہترین یار وہ ہے جو اپنے یار سے نیکی کرے اور اللہ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی سے بھلائی کرے۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ ترمذی)

۸۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں۔ میں ہدیہ کس کو بھیجا کروں۔ آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تیرے نزدیک ہے۔ اس کو بھیجا کر۔ (بخاری)

۹۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو چاہیے کہ اپنے ہمسایہ سے احسان کرے (یعنی حسنِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سلوک سے پیش آئے) اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ نیک بات کہا کرے یا چپ رہے۔ (عن ابو شریح خزاعیؓ۔ مسلم)

۱۰۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! تم اپنی پڑوسن کو بکری کا پایہ تک تحفہ دینے میں شرم نہ کرو۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری۔ مسلم)

۱۱۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ کوئی ہمسایہ اپنے پڑوسی کو منع نہ کرے کہ اس کی دیوار میں لکڑی گاڑے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری)

☆......☆......☆

والدین کی اطاعت

۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے کہا اس کے بعد کون سا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

۲۔ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ماں باپ کا حق ان کی اولاد پر کیا ہے؟ فرمایا وہ دونوں تیرے حق میں بہشت اور دوزخ ہیں۔ (یعنی ان کی خدمت اور اطاعت بہشت کا مستحق بناتی ہے۔ اور نافرمانی دوزخ کا)۔ (عن ابو امامہؓ۔ ابن ماجہ)

۳۔ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ نیک اور بہتر خدمت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ فرمایا تیری ماں۔ بولا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں۔ بولا پھر کون؟ فرمایا تیری ماں، بولا پھر کون؟ فرمایا تیرا باپ۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری و مسلم)

۴۔ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے زمانے میں میری ماں (مکہ سے مدینہ) آئی اور وہ مشرکہ تھی۔ میں نے حضورؐ سے فتویٰ پوچھا اور کہا کہ میری ماں میرے پاس آئی ہے اور وہ اسلام سے بیزار ہے۔ آیا اپنی ماں کے ساتھ سلوک کروں۔ فرمایا ہاں اپنی ماں کے ساتھ سلوک کر۔ (یعنی ماں باپ کافر اور مشرک ہوں تو بھی ان کے ساتھ سلوک اور احسان کرنا چاہیے)۔ (صحیحین)

۵۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر قسم کے گناہوں میں جتنے اللہ تعالیٰ چاہے بخش دے گا۔ مگر ماں باپ کو ستانے کا گناہ نہیں بخشے گا۔ سو بیشک اللہ تعالیٰ ماں باپ کے ستانے والے کو موت سے پہلے زندگی ہی میں جلد سزا دیتا ہے۔
(عن ابوبکر صدیقؓ۔ مسند بیہقی)

۶۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض بندے ایسے بھی ہیں۔ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر ڈالے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے؟ فرمایا اپنے ماں باپ سے بے تعلق اور بے رغبت ہونے والا۔
(عن معاذ بن جبلؓ۔ مسند امام احمد)

۷۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ماں باپ کی خوشنودی میں ہے اور اس کی ناراضی ان کی ناراضی میں ہے۔
(عن ابن عمرؓ۔ ترمذی۔ مسند حاکم)

۸۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے۔
حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں یہ اس طرح ممکن ہے کہ دوسرے کے باپ کو کوئی گالی دے اور وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دے۔ اسی طرح یہ دوسرے کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے۔ (گویا اس طرح اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(عن عبد اللہ بن عمرؓ۔ صحیحین)

www.kitabosunnat.com

۹۔ ایک آدمی نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر عرض کی۔ یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ اور میں پنجگانہ نماز پڑھتا ہوں۔ اور اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں اور رمضان کے روزے بھی رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان چیزوں پر رہے گا وہ نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا اور حضورؐ نے اس موقع پر دو انگلیاں جوڑ کر کھڑی کیں اور فرمایا جب تک کہ (یعنی بشرطیکہ) والدین کی نافرمانی نہ کی جائے۔

(عن عمرو بن مرّہ جہنیؓ)

۱۰۔ ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدیؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ اچانک قبیلہ بنی سلمہ کا ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ کیا کوئی نیکی ایسی ہے جو میں اپنے والدین کے ساتھ ان کی وفات کے بعد کرسکوں۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں چار قسم کی بھلائی ہوسکتی ہے۔

اوّل: ان کے لیے دعا و استغفار کرنا۔

دوم: ان کے عہد و پیمان کو پورا کرنا۔

سوم: احباب کی تعظیم و تکریم کرنا۔

چہارم: صلہ رحمی کرنا۔

(ابوداؤد)

۱۱۔ عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ میں ہجرت اور جہاد پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اور اجر اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے اس نے کہا دونوں زندہ ہیں آپؐ نے فرمایا تو اللہ تعالیٰ سے اجر مانگتا ہے۔ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے والدین کی خدمت میں واپس جا۔ اور ان کی اچھی طرح خدمت کر۔ (مسلم)

۱۲۔ عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ میرے پاس مال ہے اور میرے ماں باپ کو میرے مال کی ضرورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا مال اور تم اپنے والدین کے لیے ہو۔ بے شک تمہاری اولاد تمہاری پاک کمائی ہے۔ اس لیے تم اپنی اولاد کی کمائی سے بلا تکلف کھاؤ۔ (ابوداؤد)

۱۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میری ماں زندہ ہے میں اس کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دیتا۔ اس پر بھی وہ اپنی بدزبانی سے مجھے ستاتی ہے۔ اب میں کیا کروں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اس کا حق ادا کرتا رہ۔ سو قسم ہے خدا کی اگر تو اپنا گوشت کاٹ کر اسے دے ڈالے جب بھی اس کا چوتھائی حق ادا نہ ہوگا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ ماں کے قدموں کے نیچے بہشت ہے یہ سن کر وہ بولا خدا کی قسم اب میں اسے کچھ نہ کہوں گا پھر اپنی ماں کے پاس آیا اور اس کے دونوں قدم چوم کر بولا۔ اے ماں رسولؐ خدا نے مجھے ایسا ہی حکم دیا ہے۔ (عن عثمان بن حسن۔ بدرۃ الناصحین)

☆......☆......☆

صلہء رحمی

(رشتہ داروں سے نیک سلوک)

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی روزی میں کشادگی ہو اور اس کی عمر میں زیادتی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ رشتہ داروں کے ساتھ (نیک) سلوک کرے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس قوم پر رحمت نہیں اترتی جس میں قاطع رحم (رشتہ قطع کرنے والا) ہو۔ (عن عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ۔ شعب الایمان)

۳۔ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رشتہ داروں کے احسان کا بدلہ چکاتا ہے وہ صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ کامل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جب صلہ رحمی نہ کی جائے تو وہ برابر صلہ رحمی کرتا رہے۔(عن ابن عمرؓ۔ بخاری)

۴۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ صدقہ دینا مسکینوں کو ایک صدقہ ہے اور اہل قرابت کو دینے میں دہرا ثواب ہے۔ایک صدقہ اور دوسرا صلہ رحم۔

(عن سلیمان بن عامرؓ۔ترمذی۔نسائی۔ابن ماجہ)

۵۔ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میرے رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے ملاپ (حسن سلوک) کرتا ہوں۔ اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ میں ان سے نیکی کرتا ہوں اور مجھ سے برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے بردباری (درگزر) کرتا ہوں اور وہ مجھ سے جہالت سے پیش آتے ہیں۔گالیاں دیتے ہیں۔

حضورؐ نے فرمایا۔ اگر ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو گویا تُو ان کے منہ پر جلتی راکھ (گرم بھوبھل) ڈالتا ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی مدد تیرے شامل حال رہے گی۔ جو تجھ کو ان پر غالب رکھے گی جب تک تُو اس عادت پر قائم رہے گا۔

(عن ابو ہریرہؓ۔مسلم)

☆......☆......☆

غصے پر قابو پانا

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

۱۔ بہادر (پہلوان) وہ نہیں ہے جو لوگوں کو پچھاڑ دے۔ بلکہ بہادر (پہلوان) وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھتا ہو۔ (عن ابو ہریرہؓ۔صحیحین)

۲۔ غصہ شیطان سے پیدا ہوتا ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ اگر تم میں سے کسی کو غصہ آ جائے تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

(عن عطیہ بن عروۃ السعدیؓ۔ابوداؤد)

۳۔ غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے۔جس طرح ایلوا شہد کو خراب کر دیتا ہے۔

(عن بہزبن حکیمؓ۔مشکوٰۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۴۔ اگر کسی نے غصے کا گھونٹ محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے پیا اس نے اس سے بہتر اور اعلیٰ کوئی چیز نہیں پی۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

اعتدال یا میانہ روی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

۱۔ اے لوگو! اعتدال اختیار کرو۔ اعتدال اختیار کرو۔ اعتدال اختیار کرو۔ اللہ کسی کو تکلیف میں نہیں ڈالتا۔ جب تک تم خود مشقت میں نہ پڑو۔ (عن جابرؓ۔ کنز العمال)

۲۔ کسی شخص کو دین میں بصیرت زیادہ نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ اس کے اعمال میں اعتدال اور میانہ روی نہ آ جائے۔ (عن ابن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ کیا اچھا ہے اعتدال تمول میں، کیا اچھا ہے اعتدال فقر میں، کیا اچھا ہے اعتدال عبادت میں۔ (عن ابن عباسؓ۔ کنز العمال)

۴۔ پرہیز کرو مال اور اخراجات میں بیجا صرف کرنے سے اور اعتدال اختیار کرو۔ کوئی قوم کبھی فقیر نہیں ہوتی جب تک اعتدال پر رہے۔ (عن ابی امامہؓ۔ کنز العمال)

۵۔ اسی قدر اعمال اختیار کرو۔ جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو تکلیف میں نہیں ڈالتا جب تک تم خود تکلیف میں نہ پڑو۔ (عن عائشہ صدیقہؓ۔ کنز العمال)

☆......☆......☆

دیانت

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عیب دار چیز فروخت کرے اور اس کے عیب کو ظاہر نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں مبتلا رہتا ہے یا یہ کہ فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (عن واثلہ بن اسقع۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والوں سے فرمایا کہ تم دو ایسی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باتوں کے متولی بنائے گئے ہو۔ جن کی وجہ سے (یعنی بے ایمانی کے سبب سے) پہلی امتیں ہلاک ہوئیں۔ (عن ابن عباسؓ۔ ترمذی)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کپڑے کی قیمت اور سینے والے کی اجرت ادا کردو۔ اور خیانت اور بے ایمانی سے پرہیز کرو کہ یہ قیامت کے دن خیانت کرنے والوں کے لیے عار کا باعث ہوگی۔ (عن عبادہ بن صامتؓ)

۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص خائن کی پردہ پوشی کرے۔ وہ بھی اسی کی مثل ہے۔ (عن سمرۃ بن جندبؓ)

☆......☆......☆

سادگی

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے شہرت کے خیال سے کوئی کپڑا پہنا۔ قیامت کے دن اللہ اس کو ذلت اور رسوائی کا لباس پہنائے گا۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا۔ اسے آخرت میں پہننے کو نہیں ملے گا۔ (عن عمرؓ۔ بخاری)

☆......☆......☆

مہمان کی تعظیم اور خدمت

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ تو اس کو چاہئے کہ مہمان کی آؤ بھگت کرے۔ یعنی خندہ پیشانی سے اس سے ملے۔ مکان میں اتارے۔ عمدہ کھانا ہوسکے تو کھلائے۔ اس کا حال اچھی طرح سے پوچھے۔ مہمانداری کا تین دن تک حق ہے۔ اس سے زیادہ کرے گا تو ثواب پائے گا۔ (عن ابوہریرہؓ۔ صحیحین)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن اور ایک رات تو زیادہ خاطر کرے اور ویسے ضیافت تین دن تک کرے۔ اس کے بعد (یعنی مہمان تین دن سے زیادہ ٹھہرے تو جو کچھ اس کی میزبانی پر خرچ ہوگا وہ) صدقہ ہے۔ اور اس (مہمان) کو اس قدر ٹھہرنا جائز نہیں کہ گھر والے کا حرج ہونے لگے۔ (عن ابی شریح۔ متفق علیہ)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مہمان کے ساتھ دروازے تک جانا سنت ہے۔ (عن ابو ہریرۃؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ حضرت الاحوص حشمی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر میں کسی شخص کے پاس مہمان ہوکر جاؤں اور وہ مہمانی نہ کرے۔ پھر وہ شخص میرے پاس مہمان ہوکر آئے تو کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں یا اس سے بدلہ لوں۔ حضورؐ نے فرمایا تو اس کی مہمان نوازی کر۔ (مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

برائی کا بدلہ بھلائی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دوسروں کی رائے کی تقلید نہ کرو۔ تم کہتے ہو اگر لوگ ہم سے احسان کریں گے تو ہم بھی ان سے احسان کریں گے اور ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کریں گے۔ (یہ ٹھیک نہیں) بلکہ اپنے دلوں کو برقرار رکھو۔ اگر لوگ تم پر احسان کریں تو تم بھی احسان کرو۔ اور اگر برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔
(عن حذیفہؓ۔ ترمذی)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

رحم

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جنت میں سوائے رحم کرنے والے کے کوئی نہ جائے گا۔ لوگوں نے کہا۔ ہم سب رحم کرنے والے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں جب تک عوام الناس پر رحم نہ کرے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ کنز العمال)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (عن جریر بن عبداللہ۔ صحیحین)

۳۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ رحمت کا مادہ بدبخت آدمی کے دل سے سلب کرلیا جاتا ہے۔
(عن ابو ہریرہؓ۔ ترمذی)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگ خلق خدا پر رحم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے۔ جو چیز دنیا میں ہے۔ اس پر رحم کرو۔ خدا تعالیٰ جو آسمان پر ہے۔ تم پر رحم کرے گا۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ ابوداؤد)

☆......☆......☆

توکّل یعنی خدا پر بھروسا رکھنا

۱۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اللہ پر بھروسا رکھو جیسا کہ بھروسا رکھنے کا حق ہے تو اس طرح تم کو روزی پہنچائے گا جیسے پرندوں کو روزی پہنچاتا ہے کہ ہر صبح بھوکے جاتے ہیں اور شام کو سیر ہو کر لوٹتے ہیں۔
(عن عمر بن خطابؓ۔ مشکوٰۃ۔ ترمذی۔ ابنِ ماجہ)

۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) نہ چوری کرتے تھے۔ اور نہ فال تھے۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ (اپنے رب) پر بھروسا رکھتے تھے۔ (عن ابن عباسؓ۔ صحیحین)

☆......☆ ☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سخاوت

۱۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (بخاری)

۲۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ اور رمضان کے مہینے میں تو بہت ہی سخی ہو جاتے تھے۔ (بخاری)

۳۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسولِ اکرمؐ سے کسی نے کچھ مانگا ہو اور آپؐ نے فرمایا ہو میں نہیں دیتا۔ (صحیحین)

۴۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرمؐ کل کے لیے کوئی چیز نہیں اٹھا رکھتے تھے۔ (ترمذی)

۵۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس احد پہاڑ کے برابر خالص سونا ہو تو میں اس میں سے خوش ہوں کہ تین راتوں میں خرچ ہو جائے۔ اور اس میں کچھ بھی میرے پاس نہ رہے۔ سوائے اس کے کہ ادائے دَین (قرض) کے لیے رکھ لیا جائے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ خیر المواعظ)

۶۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ سخی اللہ سے قریب ہے۔ جنت سے قریب ہے اور آدمیوں سے قریب ہے۔ مگر دوزخ سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے۔ جنت سے دور ہے آدمیوں سے دور ہے۔ مگر دوزخ کے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ کو پسند ہے عابد بخیل سے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ خیر المواعظ)

۷۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ ہر روز صبح کو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ایک کہتا ہے کہ یا اللہ سخی کے مال کا نعم البدل عطا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ خیر المواعظ)

☆......☆......☆

استغناء

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمول کثرت مال سے نہیں بلکہ دل کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

غنی ہونے سے ہے۔(عن ابو ہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مال دار متقی مہربانی کرنے والے بندے سے محبت رکھتا ہے۔(عن ابو ہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو دنیا کے لیے اپنے دین کو نہ چھوڑے اور نہ دنیا کو آخرت کی وجہ سے، اور لوگوں پر بار نہ ہو۔ (یعنی اپنے اخراجات کا بوجھ دوسروں پر نہ ڈالے)۔ (عن انسؓ۔ کنزالعمال)

☆......☆......☆

ایثار و کرم

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص پورا ایماندار نہیں بن سکتا تاوقتیکہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔(عن انسؓ۔ صحیحین)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمی کا کھانا تین کو کافی ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہے۔(عن جابرؓ۔ صحیحین)

۳۔ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے۔ ایک مرد اونٹ پر سوار آپؐ کی خدمت میں آیا اور دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس سواری زائد ہو وہ اسے دے دے۔ جس کے پاس سواری نہیں ہے۔ جس کے پاس زاد فاضل ہو وہ اسے دے دے جس کے پاس زاد نہیں ہے پس آپؐ نے اسی طرح ہر قسم کے مال کا ذکر کیا۔ اور ایسا ہی فرماتے گئے حتیٰ کہ ہم سمجھ گئے کہ زائد مال میں ہمارا حق کچھ نہیں۔(مسلم شریف)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اشعری لوگ جب غزوہ میں ان کا زاد قریب الختم ہوتا ہے یا مدینہ میں ان کے عیال کا کھانا کم ہوجاتا ہے تو جو کچھ کسی کے پاس ہوتا ہے سب مل کر ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں۔ پھر آپس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایک برتن سے برابر بانٹ لیتے ہیں۔ یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔(عن ابوموسیٰؓ۔ صحیحین)

☆......☆......☆

عیب جوئی اور بدگمانی کی ممانعت

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو مسلمانوں کی عیب جوئی کے پیچھے پڑے گا تو ان کو تو نے فساد میں ڈال دیا۔(عن معاویہؓ۔ ابوداؤد)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدگمانی سے بچو۔ کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور کسی کی بات کان لگا کر (یعنی چھپ کر) نہ سنا کرو۔ اور کسی کے عیب کی جستجو نہ کیا کرو۔(عن ابوہریرہؓ۔ مسلم)

☆......☆......☆

غیبت اور چغلی کی ممانعت

۱۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں غیبت کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس کی زبان آگ کی ہوگی۔(عن عمارؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مجھے معراج کرایا گیا تو میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا۔ جن کے ناخن پیتل کے تھے اور وہ اپنے چہرے اور سینے کھرچ رہے تھے۔ میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبریلؑ نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔(عن انسؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ظہر اور عصر کی نماز پڑھی۔ دونوں کا روزہ بھی تھا۔ پھر جب رسولِ اکرمؐ نے نماز ختم کی تو فرمایا۔ تم دونوں دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور تم دونوں اپنا روزہ پورا تو کرو مگر روزہ کے بدلہ ایک اور روزہ رکھنا۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس وجہ سے؟ حضورؐ نے فرمایا تم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔(بیہقی)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (عن حذیفہؓ۔ مشکوٰۃ)

۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اشارے سے بتایا کہ فلاں عورت ٹھگنی اور کوتاہ قد ہے۔ حضورؐ نے فرمایا عائشہ تو نے ایسی بات کہی ہے کہ اسے اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو اس کے اثر سے سمندر کا پانی متغیر ہو جائے۔(مشکوٰۃ)

۶۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا لوگو! تمہیں معلوم ہے کہ غیبت کیا ہے انہوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی وہ بات اس کے پسِ پشت بیان کرے جس سے وہ ناخوش ہو۔ کسی نے عرض کیا اگر میرے بھائی میں وہ (بُری) بات موجود ہو۔ جو میں کہتا ہوں تو پھر کیا حکم ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اگر اس میں فی الواقع وہ بات موجود ہے جو تو کہتا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی۔ اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو تو نے اس پر بہتان باندھا۔(عن ابو ہریرہؓ۔ مسلم)

☆......☆......☆

باہمی اُخوّت و ہمدردی

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور جس کے ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور ہجرت کرنے والا وہ ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہے۔(عن عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کے راستے سے تکلیف اور ٹھوکر کی چیز ہٹا دیا کرو۔(عن ابو ہریرہؓ۔ مسلم)

۳۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہ کرے اور نہ مصیبت میں ڈالے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے۔ اللہ اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حاجت پوری کرتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی سختی دور کرتا ہے اللہ اس کی قیامت کی سختیوں میں سے کوئی سختی دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرتا ہے۔ اللہ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔ (عن ابن عمرؓ۔ صحیحین)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو خبردار بدگمانی سے پرہیز کرنا۔ بدگمانی جھوٹی باتوں میں سے سب سے بری ہے۔ کسی کی خبریں معلوم کرنے کے لیے ٹوہ میں نہ لگے رہو۔ نہ جاسوسی کرتے پھرو نہ دھوکا دو۔ نہ حسد کرو۔ نہ دل میں بغض رکھو نہ کسی کی غیبت کرو۔ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو۔ (عن ابوہریرہؓ۔ صحیحین)

۵۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ اپنے مسلمان بھائی سے ناراض ہو کر تین رات سے زیادہ ترک ملاقات کرے۔ جب وہ دونوں ملیں تو ایک دوسرے سے منہ پھیر لیں۔ ان میں سے اچھا ہے جو سلام کرنے میں سبقت کرے۔ (عن ابوایوب انصاریؓ۔ صحیحین)

۶۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص اپنے بھائی کے لیے آئینہ ہے۔ سو اگر اس میں کوئی بری بات دکھائی دے تو اس سے دور کر دینی چاہیے۔
(عن ابوہریرہؓ۔ ترمذی)

۷۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جو روزوں صدقے اور نماز سے بڑھ کر درجہ رکھتی ہو؟ سب نے عرض کی ہاں فرمایئے۔ آپؐ نے فرمایا جن دو شخصوں میں بگاڑ ہو ان میں صلح کرا دینا اور آپس میں فساد کرا دینا دین کو برباد کرنے والا ہے۔ (عن ابودرداءؓ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۸۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے ایک عمارت کی طرح ہے اس کا ہر حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کئے ہوتا ہے۔
(عن ابوموسیٰ۔ صحیحین)

۹۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی باہمی محبت و شفقت کی مثال ایک جسم کی سی ہے۔ کہ جب جسم کا کوئی حصہ ماؤف ہوتا ہے۔ تو سارا جسم بخار و بے خوابی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (عن نعمان بن بشیرؓ۔ متفق علیہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۰۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو باہم محبت رکھتے تھے۔ مجھے اپنے جلال کی قسم ہے انہیں میں آج اپنے سایہ میں جگہ دوں گا۔ اور آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (عن ابوہریرہؓ۔ مسلم)

۱۱۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کی یا رسولؐ اللہ جب وہ مظلوم ہو تو (بیشک) میں اس کی مدد کروں۔ اگر وہ ظالم ہے تو اس کی مدد کیسے کروں۔ حضورؐ نے فرمایا تو اس کو ظلم سے منع کر۔ اس حالت میں یہی اس کی مدد ہے۔

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے حسد مت کرو۔ اور تناجش مت کرو۔ (تناجش کا مطلب یہ ہے کہ بازار میں کوئی چیز بکتی ہو اور کوئی اس کو خریدتا ہو تو دوسرا خریدنے کی نیت کے بغیر اس کی قیمت بڑھائے) اور ایک دوسرے سے بغض مت رکھو اور ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو۔ (حقارت سے منہ نہ پھیرو) اور تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا مت کرے۔ اور اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی ہوجاؤ۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور ترک مدد کرے اور نہ اس کو حقیر جانے۔ آدمی کے لیے یہی برائی کافی ہے کہ مسلمان بھائی سے حقارت کرے ہر چیز مسلمان کی مسلمان پر حرام۔ اس کا خون۔ اس کا مال اور اس کی عزت (یعنی کسی مسلمان کو قتل کرنا یا اس کا مال غصب کرنا یا اس کی عزت کے درپے ہونا)۔

۱۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جھوٹا نہیں جو دو آدمیوں میں صلح کرادے اور ان کے ملاپ کے لیے اپنی طرف سے نیک بات جوڑ کر کہے۔
(عن ام کلثوم بنت ابی معیط۔ متفق علیہ)

۱۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی حاجت مند آتا تو آپؐ اپنے پاس بیٹھنے والوں سے فرماتے۔ تم لوگ سفارش کرو تم کو اجر ملے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کو جو کام محبوب ہوتا ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری کردیتا ہے۔ (متفق علیہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۵۔ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ انسان کو لازم ہے کہ اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے۔(عن ابن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۱۶۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ افضل ترین عمل یہ ہے کہ محض اللہ کے لیے محبت رکھی جائے یا عداوت۔(عن ابوذرؓ۔ مشکوٰۃ)

۱۷۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیمار پرسی یا ملاقات کے لیے جاتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔تو خوش اور مبارک ہے اور تیرا چلنا بھی مبارک ہے۔(عن ابی ہریرۃؓ۔ ترمذی)

۱۸۔ حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ اللہ نے سات چیزوں کے کرنے کا ہم کو حکم دیا ہے۔ اور سات کے کرنے سے منع فرمایا، ہم کو حکم کیا ہے مریض کی عیادت کرنے کا، جنازہ کے ساتھ جانے کا اور چھینکنے والے کے لیے یرحمک اللہ کہنے کا اور قسم کو پورا کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور اسلام کو رواج دینے کا اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا اور ہم کو منع فرمایا ہے سونے کی انگوٹھی رکھنے سے، چاندی کے برتنوں کے استعمال سے، سرخ زین پوش بنانے سے اور قسّی اور تافتہ اور دیبا اور حریر پہننے سے۔

(متفق علیہ)

☆......☆......☆

تقویٰ یعنی پرہیزگاری

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون شخص سب آدمیوں سے معزز ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے معزز و بزرگ وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔(عن ابوہریرۃؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ کریمؐ اکثر زبان مبارک سے فرمایا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے ہدایت اور تقویٰ اور عفاف اور غنا کا سوال کرتا ہوں۔(عن ابن مسعودؓ۔ مسلم)

۳۔ رسولِ اکرمؐ نے حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور پانچ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

وقت نماز ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے امیروں کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(عن ابی امامہ صدی بن عجلان باہلیؓ۔ ترمذی)

☆......☆......☆

اخلاص

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور کاموں کو دیکھتا ہے۔ (عن ابوہریرہؓ۔ کنزالعمال)

۲۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ اپنے اعمال کو (ریا وغیرہ سے) خالص اور صاف کرو کہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خاص اسی کے لیے ہو۔

(عن ضحاک بن قیسؓ۔ کنزالعمال)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعمال کو قبول کرتا ہے جو خالص اللہ ہی کے لیے ہوں اور صرف اللہ ہی کی رضامندی ان سے مطلوب ہو۔

(عن ابی امامہؓ)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی طینت اچھی یا بری ہوگی۔ خدا تعالیٰ (قیامت کے دن) اس پر سے پردہ اٹھا دے گا۔ جس سے وہ شناخت کئے جائیں گے۔ (عن عثمانؓ بن عفان۔ مشکوٰۃ)

۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں میں مشہور کرنے کے لیے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب لوگوں میں شائع کرے گا۔ اور اس کو حقیر و ذلیل کرے گا۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۶۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس امت میں ایسے شخص سے اندیشہ کرتا ہوں جو بات تو دانائی کی کرے لیکن عمل اس کا ظالمانہ ہو۔

(عن عمرؓ بن الخطاب)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اجازت طلبی

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے گھروں میں بغیر ان کی اجازت کے داخل ہونا حلال نہیں کیا۔ اور نہ ان کی عورتوں کو مارنا اور نہ ان کے پھلوں کو کھانا حلال کیا ہے جب تک وہ ان حقوق کو ادا کیئے جائیں جو ان پر واجب ہیں۔(عن عیاضؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی کسی دروازے پر اجازت لینے کے لیے جائے تو دروازے کے سامنے سے نہ آئے بلکہ داہنے ہاتھ سے آئے اگر اجازت ملے تو بہتر ورنہ واپس آجائے۔(عن عبداللہ بن بشرؓ۔ادب المفرد)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر میں جھانکے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے۔(عن ابوہریرہؓ)

۴۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے ناخنوں سے کھٹکھٹائے جاتے تھے۔(عن انس بن مالک)

۵۔ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسولؐ اللہ کیا مجھ کو اپنی ماں سے بھی اجازت لینی چاہیے۔ حضورؐ نے فرمایا بے شک اس نے کہا کہ میں اس کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا تب بھی اجازت لینی چاہیے۔ اس نے کہا میں اس کا خدمت گزار ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اجازت ضرور لینی چاہیے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنی ماں کو برہنہ دیکھو۔ اس نے کہا نہیں رسولؐ اللہ نے فرمایا تب اجازت لے کر جاؤ۔(عن عطاء بن یسارؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

دعا مانگنا

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا سے دعا مانگو۔ حالانکہ تم کو (دعا کی) قبولیت کا یقین ہو اور جان لو کہ خدا اس دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بے پروا دل سے نکلی ہو۔(عن ابوہریرہؓ۔ترمذی)

۲۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ بندہ سجدے کی حالت میں اپنے پروردگار سے بہت قریب ہوتا ہے تو اس حالت میں بہت دعا کیا کرو۔ (عن ابوہریرہؓ۔مسلم)

۳۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مسلمان خدا کو یاد کرتے کرتے بحالت طہارت میں سوجائے۔ پھر رات کو جاگ اٹھے اور خدا سے دنیاوی اور اخروی بھلائی مانگے تو خدا اسے وہ بھلائی ضرور عطا فرماتا ہے۔(عن معاذؓ۔ابوداؤد)

۴۔ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دعا آخر شب میں (صبح کے قریب) اور فرض نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد کی جاتی ہے وہ جلد مقبول ہوتی ہے۔
(عن ابوامامہؓ۔ترمذی)

۵۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان اور تکبیر کے درمیان جو دعا کی جاتی ہے وہ رد نہیں کی جاتی۔ اس وقت دنیاوی اور اخروی عافیت طلب کرو۔
(عن انسؓ۔ترمذی، ابوداؤد)

۶۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہتھیلیوں کو منہ کے سامنے رکھ کر دعا مانگو۔ ہتھیلیوں کی پشت منہ کے سامنے رکھ کر نہ مانگو اور دعا سے فارغ ہوکر ہاتھوں کو منہ پر ملو۔ (عن ابن عباسؓ۔ابوداؤد)

☆......☆......☆

خشیت الٰہی (یعنی اللہ کا ڈر)

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا کوئی مومن بندہ نہیں جس کی آنکھوں سے خدا کے خوف کے آنسو اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہوں نکل کر اس کے رخسار پر گریں اور اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام نہ کردے۔
(عن عبداللہ بن مسعودؓ۔ابن ماجہ)

۲۔ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پوشیدہ اور علانیہ خدا سے ڈرتے رہو۔
(عن ابوہریرہؓ۔مشکوٰۃ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مومن مرد کے رونگٹے اللہ کے ڈر سے کھڑے ہوتے ہیں تو اس کے تمام گناہ جھڑ کر صرف نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔(عن عباسؓ۔ترغیب وترہیب)

۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (قیامت کے دن) میرے سب سے زیادہ نزدیک وہی لوگ ہوں گے جو دنیا میں خدا سے ڈر کر عمل کرتے ہیں۔ وہ کوئی بھی ہوں اور کہیں بھی ہوں۔

۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ محبوب نہیں۔ ایک آنسو کا قطرہ جو خدا کے خوف سے بہایا جائے اور دوسرا خون کا قطرہ جو جہاد فی سبیل اللہ میں گرایا جائے۔ اور دو نشان یہ ہیں۔ ایک وہ قدم جو جہاد فی سبیل اللہ میں اٹھایا جائے اور دوسرا وہ قدم جو اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کے ادا کرنے کے لئے اٹھایا جائے۔

(عن ابوامامہ صدی بن عجلان باہلیؓ۔ترمذی)

۶۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔ اس دن کہ اس کے سوائے کہیں سایہ نہ ہوگا (یعنی قیامت کے دن)۔ ایک عادل بادشاہ

دوسرا وہ جوان جو عالمِ شباب میں خدا کی عبادت میں مشغول ہو۔

تیسرا وہ جس کا مسجد سے دل لگا ہو۔

چوتھے وہ دو آدمی جو آپس میں محض اللہ کے لیے محبت رکھتے ہوں۔ اسی پر مجتمع ہوں اور اسی پر ایک دوسرے سے الگ ہوں۔

پانچواں وہ جس کو خوش شکل عورت گناہ کی ترغیب دے اور وہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

چھٹا وہ آدمی جو اس طرح پوشیدہ صدقہ کرے کہ دائیں ہاتھ سے کرے اور اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

ساتواں وہ جو خلوت میں خدا تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو رواں ہو جائیں۔(عن ابوہریرہؓ۔متفق علیہ)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بیواؤں اور یتیموں کے ساتھ حُسنِ سلوک

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیواؤں اور مسکینوں کے حق میں کوشش کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا یا دن میں ہمیشہ روزہ رکھنے والا اور شب بیداری کرنے والا۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ صحیحین)

۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص محض اللہ کے لیے یتیم کے سر پر مہربانی سے ہاتھ پھیرے گا تو ہر بال کے عوض اس کے لیے بھلائی ہوگی۔ اور دو انگلیاں کھڑی کر کے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ جو یتیم کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے گا میں اور وہ اسی طرح بہشت میں داخل ہوں گے جیسے یہ انگلیاں۔ (عن ابی امامہؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب گھروں میں محبوب تر وہ ہے جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہے۔ (عن ابن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مال دار یتیم کا متولی ہو اسے چاہیئے کہ اس کے مال سے تجارت کرے تاکہ وہ صدقہ ہی میں ختم نہ ہو جائے۔ (عن عمرو بن شعیبؓ۔ ترمذی)

۵۔ رسولِ اکرمؐ فرماتے تھے اے اللہ میں دو ضعیفوں یعنی یتیم اور عورت کا حق ضائع کرنے سے لوگوں کو منع کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈراتا ہوں۔

(عن ابی شریح خویلد بن عمرو خزاعیؓ۔ نسائی)

۶۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سخت دلی کی شکایت کی۔ تو حضورؐ نے فرمایا کہ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مسند احمد)

۷۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کو اپنے کھانے پینے میں شریک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کردے گا۔ بشرطیکہ وہ کسی ایسے گناہ کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مرتکب نہ ہو جو معافی کے قابل نہ ہو۔(عن ابن عباسؓ۔شرح السنہ)

☆......☆......☆

مسکین اور شکستہ حال لوگوں کو حقیر جاننا

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے خاک آلود اور پراگندہ مو لوگ جو لوگوں کے دروازوں سے پھرائے گئے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کی قسم کھائیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دے۔(عن ابو ہریرہؓ۔مسلم)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں اہل جنت کی خبر نہ دوں (کہ کون لوگ ہوں گے) ہر ضعیف جس کو لوگ ذلیل سمجھتے ہوں گے۔ اگر اللہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کی قسم پوری کر دے۔ ہاں میں تم کو بہشتی لوگ بتاؤں۔ جو بے چارہ غریب ہے اور لوگوں کی نظروں میں حقیر۔ اگر وہ خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کر دے۔ کیا میں تمہیں دوزخیوں کی خبر نہ دوں۔ ہر درشت گو جھگڑالو۔ باطل پر جمع کرنے والا۔ مال کا بخیل، تکبر کرنے والا۔(عن حارثہ بن وہبؓ۔صحیحین)

☆......☆......☆

عفو و درگزر

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ طبعاً فحش گو تھے اور نہ تکلف سے فحش کہنے والے تھے۔ نہ بازاروں میں بآواز بلند گفتگو کرتے تھے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے۔ بلکہ معاف کرتے اور درگزر فرماتے تھے۔(ترمذی)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عفو کرنے سے اللہ تعالیٰ آدمی کی عزت بڑھاتا ہے۔(عن ابو ہریرہؓ۔مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی کو نہیں مارا۔ نہ کسی عورت کو اور نہ کسی خادم کو، مگر یہ کہ فی سبیل اللہ جہاد کیا کرتے۔ اور کبھی ایسا نہ ہوا کہ آپؐ نے دکھ دینے والے سے انتقام لیا ہو۔ ہاں اللہ تعالیٰ کے محارم کی ہتک کی جاتی تو آپؐ اللہ کی خاطر ضرور انتقام لیتے۔ (مسلم)

☆......☆......☆

احسان وسلوک

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔ ایک دھوکا دینے والا۔ دوسرا بخیل اور تیسرا احسان جتانے والا۔
(عن ابوبکر صدیقؓ۔ ابوداؤد)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کی سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرے بعد اس کے کہ اس کا باپ کہیں چلا جائے یا فوت ہو جائے۔ (عن ابن عمرؓ۔ ابوداؤد)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نافرمان (بخیل یا کافر نعمت) وہ ہے جو اپنی عطا سے لوگوں کو محروم رکھے اور تنہا کھائے اور اپنے غلام کو زدوکوب کرے۔
(عن ابی امامہؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے سوال کیا کہ یا رسولؐ اللہ ایسی کیا چیز ہے جس سے انکار کرنا جائز نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ پانی، نمک اور آگ، حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ پانی کو تو ہم لوگ جانتے ہیں۔ مگر نمک اور آگ کا کیا سبب ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے حمیرا جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے وہ تمام چیز صدقہ کی جو اس آگ پر پکی اور جس نے نمک دیا اس نے گویا وہ تمام چیزیں صدقہ کیں جن میں وہ نمک ڈالا گیا۔ اور جس نے کسی مسلمان کو پانی پلایا۔ جہاں پانی کمیاب نہیں تو گویا ایک غلام آزاد کیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جس نے کسی مسلمان کو ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی نہ ملتا ہو تو گویا اس کو زندہ کیا۔(اخلاق محمدیؐ)

☆......☆......☆

علم سیکھنا اور سکھانا

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ایک شخص صبح کو مومن اور شام کو کافر ہوا کرے گا۔ مگر وہ لوگ جن کو خدا نے علم سے زندہ کیا ہے۔(عن ابی امامہؓ۔طبرانی)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر طلب علم فرض ہے۔ (عن انسؓ۔ابن ماجہ)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگو قرآن اور فرائض سیکھو۔ اور لوگوں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ میں دنیا سے اٹھ جانے والا ہوں۔(عن ابو ہریرہؓ۔ترمذی)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص سے کوئی علمی مسئلہ پوچھا جائے اور وہ اسے چھپائے تو (قیامت کے دن) ایسے شخص کے منہ میں آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔(عن ابو ہریرہؓ۔ترمذی)

۵۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ احکام و فرائض سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ قرآن سیکھو اور اوروں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اُٹھ جانے والا ہوں۔(مسند دارمی)

۶۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص علم کے حصول کے لیے رستہ چلتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسے جنت کی راہوں میں سے ایک راہ میں لے جاتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کی رضا مندی کے لیے تواضعاً اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔ اور عالم کے لیے آسمانوں کے فرشتے زمین کے باشندے اور پانی کی مچھلیاں سب مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور عالم کی فضیلت ویسی ہی ہے جیسے چاند کی چودھویں رات کی فضیلت دوسری تمام راتوں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں۔ انبیاء نے کسی کو درہم و دینار کا نہیں بلکہ علم کا وارث ٹھہرایا ہے۔ تو جس نے علم حاصل کیا اس نے میراث انبیاء کا ایک بڑا حصہ حاصل کیا۔

(عن ابوالدرداءؓ۔ ترمذی۔ ابوداؤد)

۷۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو اس حالت میں موت آئے کہ وہ اسلام کے زندہ کرنے کے لیے طلب علم میں مشغول ہو تو اس کے اور انبیاء کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔ (عن حسنؓ۔ مسند دارمی)

☆......☆......☆

ایک دوسرے کو سلام کرنا

۱۔ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسولؐ اللہ! اسلام میں کیا چیز بہتر ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور واقفوں اور ناواقفوں کو سلام کرنا۔ (السلام علیکم کہنا)

(عن عبداللہ بن عمرو بن عاص۔ صحیحین)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار پیدل کو سلام کہا کرے اور پیدل بیٹھنے والوں کو تھوڑے بہتوں کو سلام کہا کریں۔ (عن ابوہریرہؓ۔ متفق علیہ)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں میں سے اللہ کے نزدیک وہ شخص بہتر ہے جو پہلے سلام کہے۔ (عن ابوامامہؓ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے تو چاہیے کہ اس کو سلام کہے اگر ان کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہوجائے۔ تو پھر جب اس کو ملے تو چاہیے کہ اس کو سلام کہے۔

(عن ابوہریرہؓ۔ ابوداؤد)

۵۔ حضرت انسؓ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے بیٹا جب تو اپنے گھر والوں کے پاس جایا کرے تو سلام کہا کر کہ تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر برکت ہوگی۔ (ترمذی)

۶۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جائے تو اسے چاہیئے کہ سلام کہے۔ اگر بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے۔ پھر جب اٹھے (یا کھڑا ہی لوٹنا چاہے) تو چاہیئے کہ (دوبارہ) سلام کہے۔ (عن ابوہریرہؓ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۷۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! سلام کو افشا کیا کرو (یعنی ایک دوسرے کو سلام کہا کرو) اور کھانا کھلایا کرو اور قرابت داروں سے ملاپ کرو اور رات کو جب لوگ سوئے پڑے ہوں تو نماز پڑھا کرو (اس طرح) تم سلامتی سے بہشت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (عن عبداللہ بن سلامؓ۔ ترمذی)

۸۔ عمران بن حصینؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا۔ "السلام علیکم" آپؐ نے اس کو ویسا ہی جواب دیا (یعنی وعلیک السلام فرمایا) پھر فرمایا اس کی دس نیکیاں لکھی گئیں۔ اتنے میں ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ۔ آپؐ نے اس کو ویسا ہی جواب دیا اور فرمایا کہ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک تیسرے شخص نے آ کر کہا "السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"۔ آپؐ نے ویسا ہی جواب دیا اور فرمایا اس کے حساب میں تیس نیکیاں لکھی گئیں۔ پھر ایک اور شخص نے آ کر کہا "السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ" آپؐ نے ویسے ہی الفاظ میں جواب دیا اور فرمایا اس کی چالیس نیکیاں لکھی گئیں۔ (ترمذی)

☆......☆......☆

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

(نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا)

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے برا کام دیکھے اس کو ہاتھ سے روکے۔ اگر ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے منع کرے۔ اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے تو یہ ضعیف تر ایمان ہے۔

(عن ابوسعید خدریؓ۔ مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم ضرور نیکی کا امر کیا کرو اور برائی سے روکا کرو۔ ورنہ عنقریب تم پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرے گا۔ پھر تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔ (عن حذیفہؓ۔ ترمذی)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے عدل کی بات کہنا بہترین جہاد ہے۔ (عن ابوسعید خدریؓ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۴۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے روبرو کلمہ حق (سچ بات) کہنا بہترین جہاد ہے۔ (عن طارق بن شہابؓ۔ نسائی)

۵۔ رسولِ کریمؐ نے فرمایا کہ لوگ جب ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں اور اس کے ہاتھ نہ پکڑیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ ان پر عذاب عام نازل کرے گا۔
(عن ابوبکر صدیقؓ۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

۶۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ معروف و منکر یعنی بھلائی اور بُرائی دونوں مخلوق ہیں۔ قیامت کے روز دونوں کھڑی ہوں گی۔ بھلائی اہلِ خیر کو خوشخبری دے گی اور ان سے اچھے وعدے کرے گی اور برائی کہے گی۔ میں آتی ہوں، میں آتی ہوں اور بدکردار لوگ اس سے بچ نہ سکیں گے۔
(عن ابوموسیٰ اشعریؓ۔ مشکوٰۃ)

۷۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی قوم کا کوئی آدمی گناہ کرے اور قوم اس کے روکنے کی قدرت رکھتی ہو مگر نہ روکے تو اس قوم پر اس کے سبب سے عذابِ الٰہی نازل ہوگا پہلے اس سے کہ وہ مریں۔ (عن جریر بن عبداللہؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

اطاعتِ امیر

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نکٹے غلام کو تم پر حاکم کر دیا جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور وہ کتاب اللہ کے موافق تم کو چلائے تو اس کی سنو اور اطاعت کرو۔
(عن ام الحصینؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت نہیں کرنی چاہیئے۔ اطاعت صرف نیک باتوں ہی میں کرنی لازم ہے۔(عن علیؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے مجھ سے سرکشی کی اس نے اللہ سے سرکشی کی۔ اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے امیر یعنی حاکم سے سرکشی کی اس نے مجھ سے سرکشی کی۔ اور امام ڈھال ہے جس کی آڑ میں لڑا جاتا ہے اور اسی سے بچایا جاتا ہے۔ اور حاکم پرہیزگاری اختیار کرے اور انصاف کا طریقہ برتے تو اس کا اجر اس کو ملے گا ورنہ اس کا بار اس پر رہے گا۔(عن ابو ہریرۃؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اطاعت سے باہر ہوا اور جماعت سے الگ ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔ اور جو ایسے جھنڈے کے نیچے لڑے جس کا حق پر ہونا معلوم نہ ہو۔ اس کا غضب محض تعصب پر مبنی ہو۔ تعصب کی لوگوں کو ترغیب دے اور تعصب کی مدد کرے (یعنی اللہ کے لیے نہ لڑے) پس اگر وہ قتل ہو گا تو جاہلیت کی حالت میں قتل ہو گا۔ اور جو میری اُمت پر شمشیر کشی کرے اور نیک و بد کو مارے اور مومن سے درگزر نہ کرے اور نہ معاہدہ والوں کا عہد پورا کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اس سے ہوں۔

(عن ابو ہریرۃؓ۔ مشکوٰۃ)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں احمقوں کی حکومت سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ کعبؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ اس سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا میرے بعد امیر ہوں گے جو لوگ ان کے پاس جائیں گے اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کریں گے اور ظلم پر ان کی مدد کریں گے وہ مجھ سے نہیں ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اور نہ میں ان سے ہوں اور وہ میرے ساتھ حوضِ کوثر پر نہ ہوں گے۔ اور جو لوگ ایسے امیروں کے پاس نہیں جائیں گے اور نہ ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق کریں گے۔ اور نہ ظلم کرنے میں ان کی مدد کریں گے۔ پس وہ میرے گروہ سے ہیں اور میں ان کے گروہ سے ہوں۔ یہی لوگ حوضِ کوثر پر میرے ساتھ ہوں گے۔

(عن کعب بن عجرہ۔ مشکوٰۃ)

خادموں سے حُسنِ سلوک

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے کھانا تیار کرتا ہے اور اس نے آگ کی گرمی اور دھوئیں کی تکلیف برداشت کی ہو تو چاہیے کہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلائے اور کھانا بہت کم ہو تو اس میں سے خادم کے ہاتھ پر ایک یا دو لقمے رکھ دے۔

(عن ابوہریرۃؓ۔ مسلم)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غلاموں کے ساتھ خوش خلقی کا برتاؤ کرنا برکت کا باعث ہے اور بدخلقی کا برتاؤ بے برکتی کا موجب۔

(عن رافع بن کیثؓ۔ ابوداؤد)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے غلام پر ایسی بات کی تہمت لگائے' جو اس میں نہیں ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر حد جاری کرے گا۔ بجز اس کے کہ وہ فی الواقع ایسا ہی ہو جیسا اسے کہا گیا ہے۔

(عن ابوہریرۃؓ۔ ترمذی)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے خادم تمہارے بھائی ہیں۔ خداتعالیٰ نے ان کو تمہارے تحت کر دیا ہے۔ پس جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو جو کھانا خود کھائے۔ اس میں سے اسے کھلائے اور جو کپڑا خود پہنے وہی اسے پہنائے اور ایسی مشقت نہ لے جو اس کی طاقت سے باہر ہو اور اگر اس کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طاقت سے بڑھ کر کام لے تو اس میں اس کی مدد کرے۔(عن ابوذرؓ۔ صحیحین)

۵۔ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسولؐ اللہ! ہم خدمت گاروں کی خطاؤں (غلطیوں) سے کتنی دفعہ درگزر کیا کریں، حضورؐ خاموں رہے (کوئی جواب نہ دیا) اس نے اپنا سوال دہرایا تو حضورؐ پھر خاموش رہے۔ تیسری دفعہ جب اس نے یہی سوال کیا تو حضورؐ نے فرمایا "ہر روز سو دفعہ درگزر کیا کرو"۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

☆......☆......☆

اعمالِ صالحہ میں سبقت

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو اور انتظار نہ کرو کہ فقر (تنگدستی) میں مبتلا نہ ہوجاؤ جو تم کو سب کچھ بھلا دے گا یا دولت ملنے کا جو تم کو سرکش بنا دے گی۔ یا بیماری کا جو فاسد کرنے والی ہے یا بڑھاپے کا جو سست کرنے والا ہے یا موت کا جو جلد آنے والی ہے یا دجال کا جو غائب ہے اور جس کا انتظار کیا گیا ہے یا قیامت کا جو بڑی سخت اور تلخ ہے۔(عن ابوہریرہؓ۔ ترمذی)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تندرستی کی حالت میں آدمی کا ایک درہم صدقہ کرنا موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

(عن ابوسعیدؓ۔ ابوداؤد)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اندھیری رات کے ٹکڑوں جیسے فتنوں کے آنے سے پہلے اعمال صالحہ کی طرف سبقت کرو۔ وہ فتنے ایسے ہوں گے کہ اگر آدمی صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوجائے گا۔ اور اگر شام کو مومن ہوگا تو صبح ہوتے کافر ہوجائے گا اور اپنے دین کو دنیا کے اسباب کے عوض فروخت کرے گا۔(عن ابوہریرہؓ۔ مسلم)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اپنا گھر کا کام آپ کرنا

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسولِ اکرمؐ گھر میں ہوتے تو اپنا کام خود کرتے جوتا گانٹھتے، کپڑا سیتے، کپڑوں سے جوئیں نکالتے اور اپنی بکری کا دودھ دوہتے۔(ترمذی)

۲۔ حضرت اسود بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہؓ صدیقہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا اپنے گھر والوں کا کام کرتے تھے۔ جب اذان سنتے تھے باہر تشریف لے جاتے تھے۔(بخاری)

☆......☆......☆

ہدایا وتحائف کا لینا دینا

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں تحائف دیتے رہو کہ تحفہ دینا کینہ کو دور کرتا ہے۔(عن عائشہ صدیقہؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں ہدیہ وتحفہ دیتے رہو کہ یہ دلوں کی کدورت دور کرتا ہے۔ اور کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے تحفہ کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہی ہو۔(عن ابوہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

مسلمان کی تکفیر کی ممانعت

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہے تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر ہوجاتا ہے۔(عن عبداللہ بن عمرؓ۔ بخاری)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو کافر یا اللہ کا دشمن کہہ کر بلائے اور وہ ایسا نہیں ہے تو یہ کفر کہنے والے پر رجوع کرے گا۔ (یعنی کہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

والا کافر یا دشمن خدا ہو جاتا ہے)۔(عن ابوذر غفاریؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

اکلِ حلال

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو! کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو تم کو جنت سے قریب اور دوزخ سے دور کرے اور اس کا میں نے تم کو حکم نہ دیا ہو اور ایسی بھی کوئی چیز نہیں رہی کہ تم کو دوزخ سے قریب اور جنت سے دور کرے جس سے میں نے تم کو منع نہ کیا ہو۔ روح الامین نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ کوئی شخص ہرگز نہیں مرے گا۔ جب تک وہ اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ پس اللہ کے غضب سے ڈرتے رہو۔ اور روزی تلاش کرنے میں خوب کوشش کرو۔ اور تنگیِ معاش تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ ناجائز ذرائع سے روزی پیدا کرو۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے وہ اس کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔(عن ابن مسعودؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ نہیں کھایا کسی نے طعام اس سے بہتر کہ اپنے ہاتھ کی کمائی کھائے اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔

(عن مقدام بن معدیکربؓ۔ بخاری)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے کر پہاڑ میں سے لکڑی کا گٹھا اپنی پشت پر اٹھا کر لائے اور اس کو فروخت کرے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو بچائے۔ (یعنی سوال کرنے سے) تو یہ کام اس کے لیے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ لوگ اس کو دیں یا نہ دیں۔

(عن زبیر بن عوامؓ۔ بخاری)

۴۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ سب سے پاکیزہ روزی یہ ہے کہ تم اپنی محنت سے کما کر کھاؤ۔ اور بلا شبہ تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔

(عن عائشہ صدیقہؓ۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تعریف میں مبالغہ کرنے کی ممانعت

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم تعریف میں مبالغہ کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں خاک ڈال دو۔ (یعنی ان کی خوشامد کو قبول نہ کرو)
(عن مقداد بن اسودؓ۔ مسلم)

۲۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو رب تعالیٰ کا غضب بھڑک اٹھتا ہے۔ اور عرش معلّٰی کانپنے لگتا ہے۔ (عن انسؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ رسولِ اکرمؐ نے ایک شخص کو مبالغہ سے دوسرے کی تعریف کرتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ تم نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ (یا فرمایا کہ تُو نے اس کی کمر توڑ دی۔) (عن ابی موسیٰؓ۔ ادلاب المفرد)

☆......☆......☆

سائل کے ساتھ حُسنِ سلوک

۱۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنے والوں کو خالی ہاتھ نہ پھیرو۔ خواہ ایک سوختہ کُھر ہی دے دو۔ (عن ام بجیدؓ۔ نسائی)

۲۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ جو شخص تم سے پناہ چاہے اسے پناہ دے دو۔ جو خدا کا واسطہ دے کر کچھ مانگے اسے دے دو۔ اور جو تمہیں دعوت پر بلائے اس کی دعوت قبول کرو۔ (عن ابن عمرؓ۔ ابوداؤد)

۳۔ ایک دفعہ چند انصاری رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ سے کچھ مانگا۔ آپؐ نے ان کو دے دیا۔ انھوں نے پھر مانگا۔ آپؐ نے پھر دے دیا۔ حتیٰ کہ جو کچھ آپؐ کے پاس تھا وہ ختم ہوگیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس جو مال بھی ہے میں اسے تمہیں دینے میں دریغ کرنے والا نہیں۔ لیکن جو شخص مانگنے سے بچا رہے گا، خدا اسے محتاجی سے بچائے رکھے گا۔ اور جو طبیعت پر جبر کر کے صبر کرے گا، خدا اسے صبر کرنے کی توفیق دے گا اور کسی شخص کو صبر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بہتر اور فراخ چیز نہیں دی گئی۔

☆......☆......☆

عُریانی اور دوسروں کا سَتر دیکھنے کی ممانعت

۱۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ (ستر) دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف دیکھا لعنت کرے۔(عن انسؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیا اور عفت کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کسی کو غسل کرنا ہو تو چھپ کر کرے۔(ابوداوٗد)

۳۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کے سَتر پر نظر نہ ڈالے اور کوئی عورت دوسری عورت کے سَتر پر نظر نہ کرے۔ نہ مرد مرد ایک کپڑے میں برہنہ جمع ہوں اور نہ عورت عورت ایک کپڑے میں برہنہ جمع ہوں۔(مشکوٰۃ)

۴۔ رسولِ اکرمؐ نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے علیؓ! اپنی ران کسی کے سامنے ظاہر نہ کرو۔ اور نہ کسی زندہ یا مردہ کی ران کی طرف نظر کرو۔(مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

کھانے پینے کے آداب

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھاؤ۔ اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (عن ابن ابی سلمہؓ۔ صحیحین)

۲۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور کوئی چیز پیے تو دائیں ہاتھ سے پیے۔(عن عبداللہ ابن عمرؓ۔ مسلم)

۳۔ تم میں سے کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کوئی چیز کھائے اور نہ پیے کیونکہ بائیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔(عن ابنِ عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ جب دسترخوان بچھایا جائے تو کوئی شخص اس پر سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک کہ دسترخوان نہ اٹھالیا جائے۔ اگر کسی کا پیٹ بھر بھی گیا ہو تو اس وقت تک کھانے سے ہاتھ نہ اٹھائے جب تک کہ سب لوگ فارغ نہ ہوجائیں۔ اگر کوئی اپنے ساتھیوں کو کھانا کھاتے ہوئے چھوڑ کر کھڑا ہوجائے تو معذرت کرے کیونکہ اس کا سب سے پہلے کھانے سے ہاتھ روک لینا اور کھڑے ہوجانا ساتھیوں کے لیے شرمندگی اور خجالت کا باعث بنتا ہے۔ ممکن ہے کسی کو ابھی کھانے کی طلب ہو۔(عن ابن عمرؓ۔ ابنِ ماجہ۔ بیہقی)

۵۔ لوگو! مل کر کھانا کھایا کرو کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

(عن عمر فاروقؓ۔ ابن ماجہ)

۶۔ جو شخص چاندی کے برتن میں پانی پیتا ہے۔ وہ اپنے پیٹ میں آتش دوزخ کو گھونٹ گھونٹ کرکے اتارتا ہے۔(عن اِمِ سلمہؓ۔ مشکوٰۃ)

۷۔ تین سانس میں پانی پینا زیادہ سیراب کرنے والا اور جسم کو زیادہ صحت و تندرستی بخشنے والا اور گوارا تر ہے۔(عن انسؓ۔ مسلم)

۸۔ لوگو! کھڑے ہوکر پانی مت پیو۔(عن انسؓ۔ مشکوٰۃ)

۹۔ لوگو! مشک کے ساتھ منہ لگا کر پانی مت پیو۔(عن ابن عباسؓ۔ مشکوٰۃ)

۱۰۔ لوگو! پیالے کی دراڑ سے پانی نہ پیو۔ اور پانی میں پھونک مت مارو۔

(عن ابوسعید خدریؓ۔ ابوداؤد)

۱۱۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے اے خدا! اس کھانے میں ہمیں برکت دے اور اس سے بہتر کھلا اور دودھ پیے تو کہے اے خدا! اس میں ہمیں برکت دے اور اس سے زیادہ پہنچا۔(عن ابنِ عباسؓ۔ ترمذی)

۱۲۔ لوگو! کھانا کھا کر برتن صاف کیا کرو اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ کون سے لقمے میں برکت ہے۔(عن جابرؓ۔ مسلم)

۱۳۔ جب تم میں سے کوئی کھانا شروع کرے تو اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرے۔ اور اگر شروع کرتے وقت بھول جائے۔(تو جب یاد آجائے بسم اللہ اولہ و آخرہ کہہ لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کرے)۔(عن عائشہؓ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۴۔ طعام کی برکت وسط میں نازل ہوتی ہے۔ اس لیے طعام کے کناروں سے کھایا کرو اور وسط میں سے (یعنی کنارہ چھوڑ کر) مت کھایا کرو۔
(عن ابنِ عباسؓ۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۵۔ اگر کھانا کھاتے ہوئے لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھا لو اور آلائش مٹی وغیرہ صاف کر کے کھالو۔(عن جابرؓ۔ مسلم)

☆......☆......☆

آدابِ مجلس

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ کسی کو جائز نہیں کہ دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ ہاں ان کی رضامندی (اجازت) سے ہو تو جائز ہے۔(عن عمرو بن شعیبؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ تم میں سے کوئی شخص (مجلس میں) دوسرے شخص کو اپنی جگہ سے اٹھا کر خود نہ بیٹھے۔ لیکن کھل کر بیٹھ جاؤ اور جگہ فراخ کر دو۔ خدا تم کو بافراغت جگہ دے گا۔
(عن عبداللہ بن عمرؓ۔ صحیحین)

۳۔ جب کوئی شخص اپنے کام کے لیے مجلس سے اٹھ کر جائے تو جب وہ واپس آئے تو اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ (عن وہب بن حذیفہؓ۔ ترمذی)

☆......☆......☆

بڑوں کا ادب

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۔ وہ شخص ہمارے گروہ سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کا ادب نہ کرے۔(عن انسؓ۔ ترمذی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲۔ تین آدمیوں کی توہین سوائے منافق کے کوئی نہیں کرتا۔ بوڑھے مسلمان کی۔ عالم کی اور امام عادل کی۔ (عن ابی امامہؓ۔ ترغیب وترہیب)

۳۔ اگر کوئی جوان کسی بوڑھے شخص کی اس کبرسنی کی وجہ سے عزت کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس جوان کے بڑھاپے میں ایسا شخص پیدا کردیتا ہے جو اس کی عزت کرے۔ (عن انسؓ۔ ترمذی)

☆......☆......☆

سرِ راہ بیٹھنا

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ اپنے تئیں راہوں میں بیٹھنے سے بچاؤ۔ اگر تم کو راہوں میں بیٹھنا ضروری ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔ اور راستے کا حق ہے۔ اجنبی عورتوں کو دیکھنے سے آنکھیں بند رکھنا۔ جو چیز آنے جانے والوں کو تکلیف پہنچائے (مثلاً پتھر کانٹے وغیرہ) انہیں راستے سے ہٹانا۔ سلام کا جواب دینا۔ اچھی بات کرنے کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا۔ (عن ابوسعید خدریؓ۔ صحیحین)

۲۔ راہوں میں بیٹھنا بھلائی کی بات نہیں ہے۔ لیکن ہاں (ایسے شخص کو سرِ راہ بیٹھنا جائز ہے) جو بھولوں کو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے، نامحرم عورتوں پر نظر نہ ڈالے اور بوجھ اٹھانے والے کی مدد کرے۔ (عن ابوہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

آدابِ تجارت

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ بائع ومشتری کو فسخِ معاملہ کا اختیار ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہوجائیں۔ پس اگر انہوں نے راستبازی برتی اور متعلقہ چیز کا عیب وغیرہ بیان کردیا تو ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معاملہ میں برکت دی جائے گی۔ اور اگر چھپایا اور جھوٹ بولے تو برکت جاتی رہتی ہے۔(عن حکیم بن حزام۔ بخاری)

۲۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرماتا ہے جو خریدنے، بیچنے اور تقاضا کرنے میں نرمی اختیار کرے۔(عن جابرؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ تین چیزوں میں بہت برکت ہے۔ تجارت میں اور آپس میں ایک دوسرے کو قرضہ دینے میں اور گھر میں کھانے کے لیے نہ کہ فروخت کے لیے گیہوں کے ساتھ جو ملانے میں۔(عن صہیبؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ تاجروں کا قیامت کے دن فاجروں کے ساتھ حشر ہوگا۔ سوائے ان کے جو حرام سے بچے اور جھوٹی قسم نہ کھائے اور قیمت بتانے میں راستبازی کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔(عن عبیدن رفاعہؓ۔ ترمذی)

۵۔ قسم اٹھانے سے مال تجارت کی نکاسی تو ہو جاتی ہے مگر برکت سلب ہوجاتی ہے۔(عن ابوہریرۃؓ۔ صحیحین)

۶۔ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوئی بات نہ سنے گا۔ نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا۔ نہ ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا۔ ایک تو (ازراہِ تکبر) ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے، دوسرے لوگوں پر احسان جتانے والے اور تیسرے وہ تاجر جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال بیچتے ہیں۔(عن ابی ذرؓ۔ مسلم)

۷۔ جو شخص غلّہ خریدے تو جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے اس کو فروخت نہ کرے۔ (عن جابرؓ۔ صحیحین)

۸۔ جو شخص عیب دار چیز بیچے گا اور خریدار کو اس کے نقص سے آگاہ نہ کرے گا وہ ہمیشہ غضب الٰہی میں رہے گا۔ اور فرشتے اس پر ہمیشہ لعنت کرتے رہیں گے۔ (عن واثلہ بن اسقعؓ۔ ابن ماجہ)

۹۔ کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی خریداری پر اپنی خریداری کی خواہش نہ کرے۔ (عن ابوہریرۃؓ۔ مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۰۔ باہر سے غلہ لا کر بیچنے والے کے روزی میں برکت دی جاتی ہے اور گرانی کے انتظار میں غلہ کو روکنے والا ملعون ہے۔ (عن عمرؓ۔ ابن ماجہ)

۱۱۔ جو شخص ذخیرہ اندوزی کر کے مسلمانوں کے لیے حصول غذا کا دروازہ تنگ کر دے اللہ اس کو جذام کی بیماری میں ڈال دے اور افلاس و ناداری میں مبتلا کر دے۔ (عن عمر بن الخطابؓ۔ ابن ماجہ و بیہقی)

۱۲۔ جو شخص گراں بیچنے کے لیے غلہ روک رکھے وہ گنہگار ہے۔ (عن معمرؓ۔ مسلم)

۱۳۔ گرانی کے انتظار میں غلے کو روکنے والا بہت بُرا انسان ہے اگر اللہ تعالیٰ نرخوں کو ارزاں کرتا ہے تو غمگین ہوتا ہے اور گراں کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔
(عن معاذؓ۔ بیہقی)

۱۴۔ پھلوں کی خرید و فروخت اس وقت تک نہ کرو جب تک ان میں پختگی کے آثار نہ پیدا ہو جائیں۔ اگر پھل کو خدا روک دے تو تم میں ایک شخص اپنے بھائی کا مال کس طرح لے سکتا ہے۔ (عن انسؓ۔ صحیحین)

☆......☆......☆

اُدھار لین دین

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ خدا کے نزدیک یہ ہے کہ کوئی شخص مر کر اللہ کے حضور میں اس حالت میں جائے کہ اس پر قرض ہو اور اس کی ادائیگی کے لیے کچھ نہ چھوڑ گیا ہو۔ (عن ابو موسیٰؓ۔ ابوداؤد۔ مسندِ احمد)

۲۔ بندۂ مومن کا نفس اس قرض کے ساتھ جو اس پر ہے۔ معلق رہتا ہے۔ یہاں تک کہ قرض اس کی طرف سے ادا کیا جائے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ ترمذی)

۳۔ جو شخص لوگوں سے مال قرض لے اور ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اس سے ادا کرا دیتا ہے۔ اور جو شخص تلف (غصب) کرنے کی نیت سے مال قرض لیتا ہے اللہ اس کے پاس سے تلف کرا دیتا ہے۔ (یعنی اس کو قرض کی ادائیگی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کی توفیق ہی نہیں دیتا)۔(عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری)

۴۔ جو شخص تنگدست کو (قرض وصول کرنے میں) مہلت دے یا معاف کردے۔ خدا تعالیٰ اس کو اپنے سایہ میں جگہ دے گا۔(عن ابن یسیرؓ۔ مشکوٰۃ)

۵۔ جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے تکلیف سے نجات دے تو اسے چاہیئے کہ تنگدست مقروض کو مہلت دے یا سارا قرض معاف کردے۔(عن ابی قتادہ۔ مسلم)

۶۔ جس کو کسی دوسرے شخص پر مطالبہ ہو اور وہ اس کو اس کے ادا کرنے میں مہلت دے تو ہر دن جس میں کہ مہلت دیتا ہے اس کے لیے صدقہ ہے۔ (یعنی صدقہ دینے کے برابر ثواب پائے گا)۔(عن عمران بن حصینؓ۔ خیر المواعظ)

☆......☆......☆

تعصّب سے پرہیز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

۱۔ جو شخص اپنی قوم کی ناحق اور ناروا بات پر مدد کرتا ہے۔ وہ اس اونٹ جیسا ہے جو اونچی جگہ سے (کنوئیں میں) گر کر ہلاک ہوجاتا ہے (اور) پھر دُم پکڑ کر کھینچا جاتا ہے۔(عن ابنِ مسعودؓ۔ ابوداوٗد)

۲۔ جو شخص قوم کی بے جا حمایت کی طرف لوگوں کو بلائے۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو حالتِ تعصّب میں مر جائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔
(عن جبیر بن مطعمؓ۔ ابوداوٗد)

☆......☆......☆

تکبّر اور دکھاوے سے پرہیز

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

۱۔ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جائے گا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔(عن ابن مسعودؓ۔مسلم)

۲۔ متکبّر میدان میں اس طرح لائے جائیں گے جیسے چھوٹی چیونٹیاں آدمیوں کی صورت میں، ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہوگی۔ اور دوزخ کے قید خانے "بولس" کی طرف دھکیلے جائیں گے۔ ان پر دوزخ کی آگ چڑھتی چلی آئے گی اور دوزخیوں کے زخموں کا دھوون یعنی لہو اور پیپ انہیں پلایا جائے گا۔
(عن عمرو بن شعیب۔ترمذی)

۳۔ جو غرور کی وجہ سے اپنے کپڑے کو دراز رکھے گا۔ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر نہیں ڈالے گا۔(عن ابن عمرؓ۔ترمذی)

۴۔ جو شخص دکھاوے اور شہرت کے لیے کوئی نیک کام کرتا ہے۔ خدا قیامت کے دن اس کے عیبوں کی تشہیر کرے گا۔ اور جو شخص دکھاوے کے لیے عمل کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے ریاکاروں کی سزا دے گا۔ (عن جندبؓ۔صحیحین)

☆......☆......☆

حُبِّ دنیا سے پرہیز

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

۱۔ دنیا کا بندہ، مال و دولت کا بندہ، لباس کا بندہ ہلاک ہو۔ دنیا مل جاتی ہے تو خوش ہوجاتا ہے۔ دنیا نہیں ملتی تو ناخوش ہوتا ہے۔ ایسا بندہ ہلاک ہو، ذلیل ہو۔ اس کے کانٹا چبھے تو نکالا نہ جائے۔(عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری)

۲۔ ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے۔ میری امت کا فتنہ مال ہے۔
(عن کعب بن عیاضؓ۔ترمذی)

۳۔ دولت مندوں کے پاس کم جایا کرو۔ ورنہ خدا کے احسانات کی قدر جاتی رہے گی۔(عن عبداللہ بن الشخیر ۔مستدرک حاکم)

۴۔ خدا کی قسم مجھے اس بات کا مطلق خوف نہیں ہے۔ کہ تم فقر و فاقہ میں مبتلا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہو گئے۔ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ دنیا تم پر فراخ کردی گئی جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فراخ کر دی گئی تھی۔ پھر تم اس کی طرف متوجہ (راغب) ہو گئے۔ جس طرح تم سے پہلوں نے رغبت کی تو پھر وہ تمہیں ہلاک کردے۔ جس طرح پہلوں کو ہلاک کردیا۔(عن عمرو بن عوفؓ۔ صحیحین)

۵۔ میں نے جہنم میں دیکھا تو وہاں اکثر مالداروں اور عورتوں کو پایا۔
(عن ابنِ عمرؓ۔ مسند احمد)

۶۔ دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے۔
(عن ابو موسیٰؓ۔ مسند حاکم)

۷۔ خدا کی قسم دنیا خدا کے نزدیک بکری کے مردہ بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے۔
(عن جابرؓ۔ مسلم)

☆......☆......☆

معذرت قبول کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ جس شخص کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت خواہ ہوا اور اس نے معذرت قبول نہ کی تو یہ شخص میرے حوض (کوثر) پر نہ آسکے گا۔(عن ابی ہریرۃؓ۔ مسند حاکم)

۲۔ وہ شخص بدترین انسانوں میں سب سے بُرا ہے جو لوگوں کی خطاؤں سے درگزر نہیں کرتا، معذرت کو قبول نہیں کرتا اور کسی گناہ گار کے گناہ معاف نہیں کرتا۔
(عن ابن عباسؓ۔ طبرانی)

۳۔ جو شخص معذرت کو قبول نہیں کرتا۔ وہ حوض کوثر سے محروم ہے۔
(عن انسؓ۔ طبرانی)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تفرقہ اور نااتفاقی سے اجتناب

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ تم آپس میں اختلاف نہ کرو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا تھا وہ ہلاک ہو گئے۔ (عن عبداللہ۔ بخاری)

۲۔ جو شخص اس امت میں تفرقہ پیدا کرنا چاہے اس وقت جب کہ تمام قوم متفق ہو چکی ہو اس کی تلوار سے خبر لو خواہ وہ کوئی ہو۔ (عن عرفجہ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ تین باتیں جس شخص میں نہ ہوں اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو ان کے (سب) گناہ معاف کرے گا۔

۱۔ جو موت کے وقت مشرک نہ ہو۔

۲۔ جو جادوگر نہ ہو

۳۔ جو اپنے بھائی سے دل میں کینہ نہ رکھتا ہو۔ (ادب المفرد)

☆......☆......☆

بدعات سے اجتناب

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ جو شخص ہمارے دین میں کوئی نئی چیز داخل کرے جو دین میں داخل نہیں وہ مردود ہے۔ (عن عائشہ صدیقہؓ۔ بخاری)

۲۔ جو شخص لوگوں کو صحیح ہدایت کی طرف بلائے تو ان تمام لوگوں کے عمل کا ثواب اس کو ملے گا۔ جو اس کا اتباع کریں۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کچھ کمی کی جائے اور جو شخص کسی گمراہی کی طرف لوگوں کو دعوت دے تو اس پر ان تمام لوگوں کا گناہ لکھا جائے گا۔ جو اس کا اتباع کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کچھ کمی کی جائے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۔ بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے۔ اور بہترین طریقہ اور طرزِ عمل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور طرزِ عمل ہے اور بدترین چیز نو ایجاد بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ (عن جابر عبداللہؓ۔ مسلم)

۴۔ اگر تم چاہتے ہو کہ پل صراط پر تمہیں دیر نہ لگے اور سیدھے جنت میں جاؤ تو اللہ کے دین میں اپنی رائے سے کوئی نیا طریقہ نہ پیدا کرو۔ (عن حسن بصری۔ الاعتصام)

☆......☆......☆

حسد سے پرہیز

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ حسد سے بچو۔ کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے۔ (عن ابی ہریرۃؓ۔ ابوداؤد)

۲۔ پہلی امتوں کا مرض تم میں سرایت کرتا جاتا ہے۔ ایک حسد دوسرے (باہمی) دشمنی۔ اور ان میں سے ہر چیز مونڈنے والی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔ (عن زبیرؓ۔ ترمذی)

۳۔ آدمیوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو مخموم القلب (یعنی ایسا دل رکھنے والا جس میں کھوٹ اور حسد نہ ہو) اور صدق اللسان (زبان کا سچا) ہو۔

(عن عبداللہ بن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۔ کسی بندہ کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔

(عن انسؓ۔ بیہقی)

۵۔ لوگوں پر ہمیشہ بھلائی اور خیر سایہ فگن رہے گی جب تک وہ آپس میں حسد نہ کریں۔ (عن ضمرۃ بن ثعلبہؓ۔ طبرانی)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حیوانوں پر رحم

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ جو شخص کسی جانور پر رحم نہیں کرتا۔ خدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔
(عن ابن عمرؓ۔ صحاح)

۲۔ جس نے کسی جانور کا مُثلہ کیا۔ (یعنی ناک کان وغیرہ کاٹ کر اس کی صورت بگاڑ دی) خدا تعالیٰ اس مُثلہ کرنے والے کا قیامت کے دن مُثلہ کرے گا۔
(عن ابن عمرؓ۔ مسند احمد)

۳۔ رسولِ اکرمؐ ایک شخص پر گزرے جو جانور کے سینہ کو گھٹنے سے دبائے چھری تیز کر رہا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تیرا بُرا ہو تو نے جانور پر بہت سی موتیں جمع کردیں۔ جانور کو پچھاڑنے سے پہلے ہی چھری کو چھپا کر تیز کرنا چاہیئے۔
(عن ابن عباسؓ۔ مسند حاکم)

۴۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ایک عورت نے بلی باندھ رکھی تھی۔ اس کو نہ تو خود کھلاتی تھی اور نہ آزاد کرتی تھی کہ خود کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لے۔ یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو جہنم میں داخل کیا۔ (عن ابن عمرؓ۔ صحیحین)

۵۔ ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرمؐ اس پر لعنت کرتے تھے جو کسی ذی روح کو (اپنی تیراندازی وغیرہ کے لیے) نشانہ بنائے۔ (عن ابن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۶۔ حضورؐ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے منہ پر کسی نے داغ دیا تھا۔ اور اس کی ناک سے خون جاری تھا۔ آپؐ نے فرمایا خدا اس پر لعنت کرے جس نے اس کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔ (عن جابر بن عبداللہ۔ زواجر)

☆......☆......☆

سفر کے آداب

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۔ اگر سفر میں تم تین آدمی ہو تو ایک کو سردار بنالیا کرو۔ (عن ابو سعید خدریؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ اگر لوگ یہ جان لیں کہ (رات کو) تنہا سفر کرنے میں کیا خدشات مضمر ہیں جو میں جانتا ہوں تو رات کو کوئی شخص اکیلا سفر نہ کرے۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ سفر میں فرشتے اس قافلہ کی رفاقت نہیں کرتے۔ جس میں کتے شامل ہوں اور سواریوں کی گردنوں میں گھنگھرو بندھے ہوئے ہوں۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ مسلم)

۴۔ اندھیرے (صبح) ہی سے سفر کیا کرو کہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ یعنی سفر جلدی طے ہو جاتا ہے۔ (عن انسؓ۔ ابوداؤد)

۵۔ جو شخص (دوران سفر میں) کسی منزل پر اترے اور کہے کہ میں اللہ کے کلمات تامات (صفات) کی پناہ چاہتا ہوں۔ ہر مخلوق کے شر سے تو اس کو کوئی شے نقصان نہیں پہنچائے گی حتیٰ کہ وہ اپنی منزل سے کوچ کر جائے۔ (عن خولہؓ۔ مسلم)

۶۔ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے جو تمہیں کھانے پینے اور آرام سے باز رکھتا ہے۔ پس جب تم میں کا کوئی اپنا مقصد حاصل کر لے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر بار کی طرف لوٹ آنے میں جلدی کرے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ صحیحین)

۷۔ جب تم میں کوئی شخص بہت دنوں تک سفر میں رہا ہو تو وہ رات کے وقت اپنے اہل خانہ میں اچانک نہ آجائے۔ (عن انسؓ۔ صحیحین)

☆......☆......☆

جنازے کے ساتھ چلنا

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازے کے پیچھے چلا اور اسے تین دفعہ کندھا دیا تو اس نے جنازے کا حق اپنے اوپر سے ادا کر دیا۔

(عن ابو ہریرہؓ۔ ترمذی)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے کے ساتھ جا رہے تھے کہ آپؐ نے چند لوگوں کو سوار دیکھ کر فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ خدا کے فرشتے تو پیادہ چلے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جاتے ہیں اور تم چار پایوں کی پیٹھ پر سوار ہوئے جا رہے ہو۔ (عن ثوبانؓ۔ ترمذی)

☆......☆......☆

آدابِ ملاقات

۱۔ ایک شخص نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسولؐ اللہ ہم میں سے کوئی اپنے دوست یا بھائی سے ملے تو کیا اس کے آگے جھک جائے۔ حضورؐ نے فرمایا ''نہیں'' اس نے کہا۔ ''کیا اس کو گلے لگائے اور اس کے ہاتھ چومے'' آپؐ نے فرمایا ''نہیں'' اس نے عرض کی کیا اس کا ہاتھ پکڑے اور مصافحہ کرے۔ حضورؐ نے فرمایا ''ہاں'' (عن انسؓ۔ ترمذی)

۲۔ رسولِ اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے الگ ہونے سے پہلے ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (عن براء بن عازبؓ۔ ترمذی)

۳۔ حضرت زید بن حارثہؓ (سفر سے واپس) مدینہ آئے تو رسول کریمؐ نے ان کو گلے لگایا (بغلگیر ہوئے) اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ (عن عائشہ صدیقہؓ۔ ترمذی)

☆......☆......☆

چھینکنے اور جمائی لینے کے آداب

۱۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد اللہ علیٰ کل حال (یعنی ہر حال میں خدا کی تعریف ہے) کہے اور جب سننے والا یرحمک اللہ (یعنی خدا تجھ پر رحم کرے) تو کہے یہ اس کے جواب میں کہے یَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ (یعنی خدا تمہیں ہدایت دے اور تمہارے دن سنوارے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری)

۲۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو تین مرتبہ چھینک کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

جواب دو اور اگر وہ تین سے زیادہ چھینک لے تو (جواب دینا ضروری نہیں کیونکہ) وہ مبتلائے زکام ہے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمائی لے تو جہاں تک بن پڑے اسے روک دے کیونکہ جمائی لیتے وقت شیطان ہنستا ہے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ بخاری)

۴۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چھینکتے وقت اپنا رخ اقدس ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو نہایت پست کر لیتے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ مشکوٰۃ)

۵۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔ کیونکہ منہ کشادہ رہنے سے شیطان اس میں گھس جائے گا۔ (عن ابو سعید خدریؓ۔ مسلم)

☆......☆......☆

اولاد کے حقوق

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

۱۔ جس کے اولاد ہو اس کو چاہیے کہ اس کا اچھا نام رکھے۔ اور اچھی تربیت کرے۔ جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے اس لیے کہ اگر وہ بالغ ہو جائے اور اس کا نکاح نہ کیا جائے اور کوئی گناہ اس سے سرزد ہو تو اس کا گناہ اس کے باپ پر بھی ہوگا۔ (عن عبداللہ بن عباسؓ۔ مشکوٰۃ)

۲۔ آدمی کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ جن کی پرورش اور خبر گیری اس کے ذمہ ہے ان کی خبر گیری نہ کرے اور ان کو ضائع کر دے۔ (عن عبداللہ بن عمرؓ۔ ابوداؤد)

۳۔ کسی باپ نے اپنی اولاد کو نیک ادب سے اچھا کوئی عطیہ نہیں دیا۔ (عن ایوب بن موسیٰ۔ ترمذی)

۴۔ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دیا کرو جب کہ وہ سات برس کے ہوں اور ترکِ نماز پر مارو۔ جب وہ دس برس کے ہو جائیں تو ان کو الگ سلایا کرو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(عن عمرو بن شعیبؓ۔ ترمذی)

۵۔ جس کے ہاں بیٹی پیدا ہو پس وہ نہ اسے زندہ درگور کرے اور نہ ذلت کی حالت میں رکھے اور نہ اولاد نرینہ کو اس پر ترجیح دے تو خدا تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔(عن ابن عباسؓ۔ ابوداؤد)

۶۔ سب سے کامل ایمان والا مومن وہ ہے جو خلق میں سب سے اچھا اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ نرم ہو۔(عن ابوہریرہؓ۔ ترمذی)

۷۔ اپنی اولاد کو ادب کی تعلیم دینا ایک صاع (تقریباً چار سیر) خیرات کرنے سے بہتر ہے۔(عن جابر بن سمرہؓ۔ ترمذی)

۸۔ جو شخص دو لڑکیوں کا ان کے بالغ ہونے تک متکفل ہو تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح آئیں گے اور آپؐ نے اپنی انگلیاں ملا کر دکھائیں۔

(عن انسؓ۔ مسلم)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بکھرے موتی

(اخلاق سے متعلق چالیس متفرق احادیث)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

۱۔ معراج کی رات کو میں نے ایسے لوگ دیکھے جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ جواب دیا کہ آپ کی اُمت کے وہ خطیب (واعظ) ہیں جو خود تو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور خود اپنے تیئں بھول جاتے ہیں۔ (یعنی خود نیک عمل نہیں کرتے) (عن انسؓ۔ مسند بیہقی)

۲۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے جان لیا کہ میں گناہوں کو بخش دینے کی طاقت رکھتا ہوں، میں اس کو بخش دوں گا۔ خواہ کچھ بھی گناہ ہوں۔ سوائے اس کے کہ اس نے میرا کوئی شریک نہ ٹھہرایا ہو۔ (عن ابن عباسؓ۔ شرح السنۃ)

۳۔ تم میں کوئی پورا ایمان دار نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ میرے (رسولِ اکرمؐ) کے ساتھ اپنے باپ اور اولاد اور سب آدمیوں سے زیادہ محبت نہ کرے۔
(عن انسؓ۔ صحیحین)

۴۔ اللہ کے نزدیک جو لوگ قیامت کے دن بہت بُرے درجے کو پہنچنے والے ہیں ان ہی میں ایسا عالم ہو گا جس کے علم سے کسی کو فائدہ نہ پہنچے۔
(عن ابو درداؓ۔ مسند دارمی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۵۔ عیادت میں مسنون طریق یہ ہے کہ مریض کے پاس بہت کم بیٹھیں اور گفتگو بھی کم کریں۔ (عن ابن عباسؓ۔ رزین)

۶۔ میں تمہیں وہ صدقہ نہ بتلا دوں جس کا سب سے بڑھ کر ثواب ہے؟ تو اپنی بیٹی کی مدد کر۔ جو تمہارے پاس واپس بھیج دی گئی ہے (یعنی سسرال والوں نے ناپسند کر کے اپنے ہاں سے نکال دیا ہے) اور تمہارے سوا اس کا کوئی کمانے والا نہیں رہا۔ (عن سراقہ بن مالکؓ۔ ابن ماجہ)

۷۔ یوں تو سب شرطیں ہی پوری کرنی ضروری ہوتی ہیں۔ مگر جن شرطوں کا پورا کرنا بہت ہی ضروری ہے وہ شرطیں ہیں جن کی رُو سے تم عورتوں کے ناموس حلال ٹھہراتے ہو۔ (عن عقبہ بن عامرؓ۔ صحیحین)

۸۔ قوی مسلمان اللہ کے نزدیک کمزور مسلمان سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے اور یوں تو دونوں ہی اچھے ہیں۔ ایسی چیز کی حرص کرنی چاہیے جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد طلب کر اور عاجز (کمزور) مت بن اور اگر تجھے کوئی تکلیف پہنچے تو ایسا نہ کہہ کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا بلکہ یہ کہہ کہ اللہ کی یہی مشیت تھی اور اس نے ایسا ہی مقرر کیا تھا۔ "اگر مگر" کہنے سے شیطانی خیالات کا دروازہ کھلتا ہے۔ (عن ابوہریرہؓ۔ مسلم)

۹۔ دو خصلتیں ہیں جس میں وہ ہوں اللہ اسے صابر و شاکر لکھتا ہے۔ وہ شخص جو اپنے دین میں اس شخص کی طرف نظر کرے جو اس سے بڑھ کر ہو اور اس کی پیروی کرے اور اسی طرح جو دنیاوی امور میں اس شخص کی طرف نظر کرے جو اس سے کمتر ہو اور اللہ کا شکر کرے کہ مجھے اس شخص پر فضیلت دی تو اللہ اسے صابر و شاکر لکھتا ہے۔ (عن عمرو بن شعیب۔ ترمذی)

۱۰۔ سب سے محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ بلاناغہ کیا جائے گو تھوڑا ہی کیا جائے۔ (عن عائشہ صدیقہؓ۔ صحیحین)

۱۱۔ جسے جس کے ساتھ محبت ہے۔ قیامت کے دن وہ اس کے ساتھ ہوگا۔ (عن ابنِ مسعودؓ۔ بخاری)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۱۲۔ خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والا وہ شخص ہے جو اُن چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے جن سے خدا نے منع کیا ہے۔ (عن ابن عمرؓ۔ بخاری)

۱۳۔ اگر کسی مسلمان نے درخت لگایا جس کا پھل کسی انسان یا جانور نے کھایا تو لگانے والے کے لیے یہ صدقہ ہوگا۔ (عن انسؓ۔ بخاری)

۱۴۔ کھیلوں میں جو چیز خدا کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے وہ گھوڑ دوڑ اور تیراندازی ہے۔ وقتاً فوقتاً اپنے دلوں کی تفریح کرتے رہو۔
(عن ابو مالک الاشعریؓ۔ مسلم۔ ترمذی)

۱۵۔ جس شخص کو خدا نے وسعت دی اور اس نے عیال پر تنگی کی تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (عن جبیر بن مطعمؓ۔ مسند دیلمی)

۱۶۔ ایک دینار تو نے خدا کی راہ میں دیا' ایک دینار کسی غلام کے آزاد کرنے میں صَرف کیا اور ایک دینار کسی مسکین کو صدقہ دیا اور ایک دینار تو نے اپنے خاندان پر صَرف کیا۔ ان میں سب سے زیادہ موجب اجر و ثواب وہی دینار ہے جو تو نے اپنے خاندان پر صَرف کیا ہے۔
(عن ثوبانؓ۔ مسند احمد' مسلم' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۱۷۔ ہر شخص کے لیے اپنی معیشت کی اصلاح کرنا ایک دانشمندانہ کام ہے جن امور سے تمہاری اصلاح ہوتی ہے ان کی جستجو کرنا حبِّ دنیا نہیں ہے۔
(عن ابی الدرّداء بیہقیؒ' کامل ابنِ عدی)

۱۸۔ بدترین وہ شخص ہے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ایک منہ سے ایک کے پاس جاتا ہے۔ دوسرے منہ سے دوسرے کے پاس جاتا ہے۔ (عن ابی ہریرہؓ۔ صحیحین)

۱۹۔ چغلخور جو اِدھر اُدھر کی لگاتا ہے جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (عن حذیفہؓ۔ صحیحین)

۲۰۔ جو گناہ سب سے زیادہ انسان کو جہنم کا مستحق بناتے ہیں وہ زبان اور شرمگاہ کے گناہ ہیں۔ (عن انسؓ۔ صحیحین)

۲۱۔ زانیوں کے منہ جہنم کی آگ سے جلائے جائیں گے۔ آگ سے ان کے منہ بھڑکتے ہوں گے۔ (عن عبداللہ بن بسرؓ۔ طبرانی)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۲۲۔ جو شخص بلا ضرورت لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ گویا انگارے کھاتا ہے۔
(عن ابن عمرؓ۔ طبرانی)

۲۳۔ بخیل جنت میں نہیں جائے گا۔ (عن ابن عمرؓ۔ طبرانی)

۲۴۔ ریشمی کپڑا پہننے والا قیامت میں ذلیل و خوار ہوگا۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ طبرانی)

۲۵۔ لوگوں کی عام گزرگاہ پر جو شخص گندگی ڈالے وہ ملعون ہے اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ مسند بیہقی)

۲۶۔ جھوٹے گواہ کے پاؤں قیامت میں اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرسکیں گے۔ یہاں تک کہ اس پر جہنم واجب کر دی جائے گی۔ (عن ابن عمرؓ۔ مسند حاکم۔ ابن ماجہ)

۲۷۔ جس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا (یعنی اپنے حقیقی نسب کو چھپایا) تو اس پر جنت حرام ہے۔ (عن ابن عباسؓ۔ صحیحین)

۲۸۔ جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔
(عن حارث بن برصاؓ۔ مسند حاکم)

۲۹۔ جس کسی نے کسی کی زمین زبردستی چھین لی تو وہ زمین میں دھنسایا جائے گا۔
(عن سالمؓ۔ بخاری)

۳۰۔ جو شخص اس ارادے کے ساتھ کسی سے قرض لیتا ہے کہ ادا نہیں کرے گا۔ تو قیامت کے دن وہ چور بن کر خدا سے ملاقات کرے گا۔ (عن صہیبؓ۔ صحیحین)

۳۱۔ سب سے بدتر کھانا اس ولیمے (شادی کے کھانے) کا ہے جس میں مالدار بلائے جائیں اور محتاج چھوڑ دیے جائیں اور جو شخص بلا عذر دعوتِ ولیمہ قبول نہ کرے اس نے خدا اور رسولؐ کی نافرمانی کی۔ (عن ابو ہریرہؓ۔ صحیحین)

۳۲۔ فاسقوں کی دعوت قبول نہ کرو۔ (عن عمران بن حصینؓ۔ مشکوٰۃ)

۳۳۔ بھوکے کو کھلاؤ۔ بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (عن ابوموسیٰؓ بخاری)

۳۴۔ جب تم بیمار یا قریب المرگ کے پاس جاؤ تو دعائے خیر کرو تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔ (عن اُمِ سلمہؓ۔ مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

۳۵۔ امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء٬ صدیقین وشہداء کے ساتھ ہوگا۔ (عن ابی سعیدؓ۔ ترمذی)

۳۶۔ کھانا مل کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ کھایا کرو کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (عن عمر بن خطابؓ۔ ابن ماجہ)

۳۷۔ سود کھانے والے٬ کھلانے والے٬ کاتب اور گواہ سب کے سب برابر ہیں۔ خدا سب پر لعنت کرے۔ (عن جابر بن عبداللہؓ۔ مسلم)

۳۸۔ پیشاب کی چھینٹوں سے بچو۔ قبر میں عام طور پر اسی گناہ کے باعث عذاب ہوتا ہے۔ (عن ابن عباسؓ۔ مسند حاکم)

۳۹۔ اپنے نفسوں پر تشدّد نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ تم پر تشدّد کرے گا۔ جن لوگوں نے اپنے اوپر خود تشدّد کیا ہے٬ خدا تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کی ہے۔ یہ کنسیوں اور گرجاؤں میں ان ہی کا بقیہ ہے کہ رہبانیت کو انہوں نے خود اپنے لیے ایجاد کر لیا ہے۔ ہم نے ان پر فرض نہیں کیا۔ (عن انس بن مالکؓ۔ مشکوٰۃ)

۴۰۔ تامّل اور دیر کرنا یعنی کسی امر میں غور کرنا (یعنی اسے سوچ سمجھ کر احتیاط کے ساتھ کرنا) اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے (سوائے ان اچھے کاموں کے جو آخرت میں کام آئیں۔) (عن سہلؓ۔ مشکوٰۃ)

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حصہ دوم

اَخلاقِ نبویؐ

یا

اُسوۂ حسنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

صبر و استقامت

''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے راستے میں مجھے اتنا ڈرایا دھمکایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ڈرایا گیا اور اللہ کی راہ میں مجھے اتنا ستایا گیا کہ کسی اور کو اتنا نہیں ستایا گیا اور ایک دفعہ تیس رات دن مجھ پر اس حال میں گزرے کہ میرے اور بلالؓ کے لیے کھانے کی کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے۔ سوائے اس کے جو بلالؓ نے اپنی بغل کے نیچے چھپا رکھا تھا۔(ترمذی)

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس باعثِ تکوین روزگار تھی، حضورؐ دعائے خلیلؑ اور نویدِ مسیحا تھے، رحمتِ دو عالم تھے، فخرِ موجودات تھے۔ جس مقصد عظیم کے لیے آپؐ مبعوث ہوئے اس کی خاطر پہلے انبیاء بھی قربانیاں دیتے چلے آئے تھے۔ راہِ حق میں بلاکشی انبیاء کی سنت ہے۔ حضورؐ جب سید البشر ٹھہرے تو لازم تھا کہ اللہ کی راہ میں بلا کشی کی دستارِ فضیلت بھی آپؐ کے سرِ اقدس پر رکھی جائے۔ تبلیغ حق کی پاداش میں آپؐ پر مصائب و نوائب اور ظلم و ستم کے بے پناہ پہاڑ توڑے گئے۔ لیکن حضورؐ نے بے مثال صبر و استقامت کا مظاہرہ فرمایا اور امت کو یہ درس دیا کہ جان جائے تو جائے لیکن راہِ حق میں تمہارے قدم ڈگمگانے نہ پائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عرب کے باشندے جنگجوئی اور عصیان و تمرد میں اپنی مثال نہ رکھتے تھے۔ وہ سرتاپا کفر و شرک اور نفس پرستی میں غرق تھے۔

لات وعزیٰ کے ان گمراہ اور جنگجو پجاریوں کو دعوت حق دینا کوئی آسان کام نہ تھا۔ یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا تھا لیکن سلام اس یگانہء روزگار ذاتِ اقدسؐ پر کہ ظلمت کدہ عرب میں یکّا و تنہا دعوت توحید لے کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

اپنا سینہء مبارک عریاں کردیا کہ ظلم و ستم کے تیروں کا ہدف بنے اپنا سرِ اقدس راہ حق میں پیش کردیا کہ جورو جفا کے پتھر اس پر برسیں۔

اپنا رخِ تاباں گرز بلا کے آگے کر دیا کہ خون میں نہائے۔ اپنی پشتِ مبارک کو خم کردیا کہ اس پر اونٹ کی اوجھ اور غلاظت رکھی جائے۔

اپنے مقدّس پاؤں کو وقف راہِ خدا کردیا کہ ان میں کانٹے چبھیں۔ اپنی گردن حضورِ حق میں پیش کردی کہ گھونٹی جائے۔ سب و شتم مار پیٹ، قید و بند، ترک وطن، غرض وہ کونسی مصیبت تھی جو سرکارِ دوعالمؐ نے رضائے الٰہی کے لیے نہ اٹھائی۔ آقائے دو جہاںؐ نے اپنی بے مثال بلاکشی کی داستان پُرالم کی طرف ایک دفعہ خود اشارہ فرمایا۔ خادم رسولؐ حضرت انس بن مالکؓ نے حضورؐ کا ارشاد گرامی امتِ مرحومہ تک پہنچادیا۔ جو اوپر بیان ہوچکا ہے۔ صفحہ قرطاس کی مجال نہیں کہ سرور کائناتؐ کی داستان مصائب کا احاطہ کرسکے۔ قلم کی طاقت نہیں کہ حضورؐ کی بلاکشی کا حال رقم کرسکے۔ ہاں اصحابِ رسولؐ کے ذریعہ جو کچھ ہم تک پہنچا ہے اس سے سید المرسلینؐ کے صبر اور عزیمت و استقامت کی چند جھلکیاں ہم دیکھ سکتے ہیں۔

دعوتِ حق کا آغاز

منصبِ رسالت پر سرفراز ہونے کے بعد حضورؐ نے سب سے پہلے دعوتِ حق کے لیے ان لوگوں کو منتخب کیا جو آپؐ کی صحبت سے فیضیاب ہو چکے تھے۔ چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہؓ، حضرت زیدؓ بن حارثہ اور بعض دوسری سعید الفطرت روحوں نے دعوتِ حق پر فوراً لبیک کہا۔ حضورؐ اپنے سابقون اوّلون جاں نثاروں کے ہمراہ تین سال تک درپردہ تبلیغِ حق فرماتے رہے۔ حتیٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کہ تیس چالیس اصحاب دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ چوتھے سالِ نبوت کے آغاز میں بارگاہِ الٰہی سے ارشاد ہوا۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُوَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ٥ (سورۃ حج)

(اور تجھ کو جو حکم دیا گیا ہے کھول کر سنا دے اور مشرکین کی مخالفت کی پروا نہ کر)

اس حکم کے نازل ہونے پر حضورؐ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے قریش کے تمام قبائل کو بلانا شروع کیا۔ سب لوگ کوہِ صفا کی طرف دوڑے۔ حضورؐ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

''اے جماعتِ قریش اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ صبح یا شام کو (اس پہاڑ کے پیچھے) دشمن کا لشکر تم پر حملہ کرنے والا ہے تو کیا تم یقین کر لو گے؟''

سب لوگ بیک زبان بولے ''ہاں اے محمدؐ ہم تمہاری بات کو سچ مانیں گے کیونکہ تم کو ہم نے ہمیشہ ''صادق'' اور ''امین'' پایا ہے۔

حضورؐ نے فرمایا ''تو میں تم کو یہ خبر دیتا ہوں کہ سارے جہان کا خالق اور مالک اللہ ہے اور وہی ذاتِ واحد پرستش کے لائق ہے۔ تم اصنام سنگ کی پرستش چھوڑ دو۔ اور خدائے واحد کے سامنے جبینِ نیاز جھکاؤ۔ تم نے باطل پرستی نہ چھوڑی تو اللہ کا عذاب نزدیک ہے۔ اس کی گرفت سے بچو''۔

اے آلِ عبد مناف۔ اے بنو عدی۔ اے بنو لؤی۔ اے بنو عبدِ شمس۔ اے بنو کعب اے فلاں اے فلاں میں اللہ کا بندہ بھی ہوں اور رسول بھی۔ تمہیں حق کی طرف بلاتا ہوں کہ نارِ جہنم کا ایندھن نہ بن جاؤ۔ موت تمہارے سر پر کھڑی ہے۔ اس وقت کو غنیمت جانو اور اپنی عاقبت سنوار لو''۔

قریش کے دل کفر و شرک کی نجاست سے آلودہ تھے ان پر صدائے حق کا کیا اثر ہوتا۔ سخت برہم ہوئے اور بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے۔ چند دن بعد حکم نازل ہوا۔

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (سورۃ شعراء)

(اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو خدا سے ڈرا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس حکم کے نازل ہونے پر حضورؐ نے بنی ہاشم کو کھانے کی دعوت دی۔ جب سب بنی ہاشم آ گئے۔ تو ابولہب نے بے ہودہ گوئی شروع کردی اور حضورؐ کو بات کرنے کا موقع ہی نہ دیا۔ دوسری شب حضورؐ نے پھر سب اہل خاندان کو مدعو کیا۔ جب سب کھانے سے فارغ ہوئے تو حضورؐ نے فرمایا۔

''اے میرے بزرگو اور عزیزو! میں جو چیز تمہارے پاس لایا ہوں۔ عرب میں کوئی شخص اس سے بہتر چیز اپنے قبیلے کے لیے نہیں لایا۔ میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ بت پرستی چھوڑ دو اور خدائے واحد پر ایمان لاؤ کہ تمہارا بھلا اسی میں ہے۔ بولو! تم میں سب سے کون میرا ساتھ دیتا ہے''۔

یہ تقریر سن کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ فوراً اٹھے اور عرض کی ''یا رسول اللہ گو میں سب سے کم عمر ہوں لیکن ہر حال میں آپؐ کا ساتھ دوں گا۔''

دوسرے لوگ تمسخر اُڑانے لگے اور پھبتیاں کستے ہوئے منتشر ہو گئے۔

مصائب کا آغاز

اب حضورؐ نے کھلم کھلا لوگوں کو خدائے واحد کی طرف بلانا شروع کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہی لوگ جو کل تک جناب رسالت مآبؐ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے اب آپؐ کے جانی دشمن بن گئے۔ ایک گروہ نے جسمانی ایذا رسانی پر کمر باندھی اور دوسرے نے استہزاء اور تمسخر کو اپنا شعار بنایا۔ پہلے گروہ کے سردار ابولہب اور اس کی بیوی، ابوجہل، عقبہ بن ابی معیط وغیرہ تھے۔ اور دوسرے کے سرغنہ عاص بن وائل، اسد بن یغوث، اسود بن مُطّلب وغیرہ تھے۔

قاتلانہ حملہ

ایک دن رسولِ کریمؐ نے خانہ کعبہ میں قریش کو دعوت توحید دی۔ مشرکین غضبناک ہو کر حضورؐ پر ٹوٹ پڑے۔ رسول کریمؐ کے ربیب حضرت حارث بن ابی ہالہؓ (حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے فرزند جو ان کے شوہر ابوہالہ کی صلب سے تھے)۔ اس وقت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گھر میں تھے۔ کسی نے خبر دی محمدؐ کو دشمن مارے ڈالتے ہیں۔ حارث بیتاب ہوکر اُٹھ دوڑے اور کفار کے نرغہ سے حضورؐ کو نکال لیا لیکن مشرکین نے انہیں پکڑ لیا اور تلواریں مار مار کر شہید کر دیا۔

گلوئے مبارک میں پھندا

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن صحن کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ شریر النفس عقبہ بن ابی معیط پیچھے سے آیا اور اپنی چادر کو رسی کی طرح لپیٹ کر حضورؐ کے گلوئے مبارک میں پھندا ڈال دیا اور پھر مروڑنے لگا۔ حضورؐ کو سخت تکلیف ہوئی۔ اور آپؐ کی چشمہائے مقدس ابل آئیں۔ اتنے میں صدیق اکبرؓ آپہنچے۔ انہوں نے دیوانہ وار آگے بڑھ کر بدبخت عقبہ کو پیچھے ہٹایا اور قریش سے مخاطب ہوکر فرمایا۔

> ''کیا تم صرف اس لیے ایک شخص کو قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانات لے کر آیا ہے''۔

مشرکین اب حضرت ابوبکر صدیقؓ سے لپٹ گئے اور انہیں اتنا زدوکوب کیا کہ وہ بے ہوش ہوگئے۔

پشتِ مبارک پر نجس اوجھ

ایک دن حضورؐ مسجد الحرام میں نماز ادا فرما رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط کہیں سے اونٹ کا ایک اوجھ (اوجھڑی) اٹھا لایا جو خون اور گوبر سے بھرا ہوا تھا۔ جب حضورؐ سجدے میں گئے تو اس نے وہ اوجھ پشتِ مبارک پر رکھ دیا۔ اس نجس اور وزنی بوجھ سے سرورِ دوعالمؐ کو بے حد تکلیف ہوئی۔ لیکن آپؐ صبر و سکون سے سجدے میں پڑے رہے۔ کسی نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو خبر دی۔ وہ ابھی کمسن ہی تھیں۔ دوڑی آئیں۔ اس نجاست کو حضورؐ کی پشتِ مبارک سے دور کیا۔ اور بادیدۂ پُر نم شریروں کو جو فرطِ مسرت سے بے خود ہوئے جاتے تھے بہت بُرا بھلا کہا۔ حضورؐ نے فرمایا بیٹی صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس چیز میں ہے''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حریمِ اقدس پر نجاست اور سنگباری

باہر تو مشرکین حضورؐ کو ستاتے ہی تھے لیکن اب ان کا دست ظلم اتنا دراز ہو چکا تھا کہ حضورؐ مکان پر ہوتے تو صحن خانہ میں پتھر اور گندگی پھینکتے تھے۔ ایک دن سرور کائنات نے شریروں کو مخاطب ہو کر فرمایا ''اے بنوعبدمناف ہمسائیگی کا حق خوب ادا کر رہے ہو۔

ابولہب اور اس کی بیوی کی ایذا رسانی

ابولہب حضورؐ کا چچا تھا لیکن جس دن سے بھتیجے نے تبلیغِ حق کا آغاز فرمایا تھا۔ وہ اور اس کی بیوی آپؐ کے درپے آزار ہو گئے تھے۔ ہر وقت رحمتِ دو عالمؐ کو ستانے کے منصوبے بناتے رہتے تھے۔ ابولہب حضورؐ کے پیچھے پیچھے رہتا اور لوگوں سے کہتا یہ دیوانہ ہو گیا ہے۔ اس کی باتوں پر کان نہ دھرنا۔ تمسخر اور ٹھٹھا تو اس کا معمول بن گیا تھا۔ جب موقع ملتا جسمانی ایذا رسانی سے بھی گریز نہ کرتا۔ اس کی بیوی اپنے خاوند سے بھی دو ہاتھ آگے تھی۔ اس کا محبوب مشغلہ یہ تھا کہ جس راستے سے حضورؐ کو گزرنا ہوتا وہاں کانٹے بچھا دیتی۔ کئی دفعہ حضورؐ کے تلوے ان کانٹوں سے لہولہان ہو گئے۔ اسی پر بس نہیں بلکہ اکابر قریش کے پاس وقتاً فوقتاً جا کر انہیں حضورؐ کے خلاف بھڑکاتی رہتی۔ ان دونوں بدبخت میاں بیوی کے متعلق ہی سورۃ تبّت یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ نازل ہوئی۔ حضورؐ نے نہایت صبر و استقلال کے ساتھ ان ایذا رسانیوں کو برداشت کیا۔

کعبہ میں داخل ہونے سے روکا جانا

منصبِ رسالت پر فائز ہونے کے کچھ عرصہ بعد ایک دن حضورؐ نے کعبہ کے اندر جانے کا ارادہ فرمایا۔ کلید بردار (عثمان بن طلحہ جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے) نے حضورؐ کا راستہ روک لیا اور کہا ''تمہیں ہرگز اندر نہیں جانے دوں گا کیونکہ تم ہمارے معبودوں کے دشمن ہو''۔ حضورؐ نے بہتیرا فرمایا کہ یہ خانۂ خدا ہے اس میں داخل ہونے سے مجھے مت روکو۔ لیکن عثمان نے ایک نہ مانی۔ حضورؐ نے فرمایا ''واللہ وہ وقت جلد لانے والا ہے جب درِ کعبہ کی کلید میرے ہاتھ میں ہوں گی''۔ عثمان نے نفرت انگیز لہجے میں کہا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

''کیا قریش اس دن اتنے ہی ذلیل ہوجائیں گے کہ کعبہ کی کنجی تیرے ہاتھ میں دے دیں گے''۔ حضورؐ نے فرمایا ''قریش کو اس دن خدا عزت دے گا''۔ اس کے بعد آپؐ صبر وسکون سے چلے آئے۔

اختلالِ دماغ کی تہمت

مشرکین نے دعوتِ حق کے جواب میں مشہور کردیا کہ محمدؐ کا (نعوذ باللہ) دماغ چل گیا ہے۔ قبیلہ ازد کے ایک رئیس ضماد بن ثعلبہ بعثتِ نبویؐ سے قبل ہی سرکار دو عالمؐ سے راہ ورسم رکھتے تھے۔ انہیں جھاڑ پھونک میں بڑی مہارت اور شہرت حاصل تھی۔ حضورؐ کے مبعوث ہونے کے بعد ایک دفعہ وہ مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے انہیں بتایا کہ محمدؐ بن عبداللہ آسیب زدہ ہوگیا ہے۔ اور اس کا دماغ چل گیا ہے۔ ضماد حضورؐ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے۔ ''محمدؐ فکر نہ کرو، میں تمہارا علاج کروں گا''۔ حضورؐ نے ان کے سامنے قرآن کریم کی چند آیات پڑھیں۔ ضماد سکتے میں آگئے۔ بولے ''واللہ یہ خدا کا کلام ہے اور آپؐ اللہ کے رسول ہیں میں اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لاتا ہوں''۔

مشرکین ان کے قبول اسلام کا حال سن کر بہت تلملائے لیکن وہ ایک طاقتور قبیلہ کے با اثر رئیس تھے۔ اس لیے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ اپنا سارا غصہ حضورؐ کی ذات گرامی پر نکالا اور اپنی ایذا رسانیوں کی رفتار تیز تر کردی۔

کاشانۂ اقدس پر مشرکوں کا حملہ

ایک دن بہت سے شریر مشورہ کر کے حضورؐ کے درِ اقدس پر گئے۔ اور دستک دی۔ جب حضورؐ باہر تشریف لائے تو نہایت شرمناک گالیاں دیں اور پھر آپؐ پر ہاتھ بھی اٹھایا حضورؐ آزردہ ہوکر اندر تشریف لے گئے اور کملی اوڑھ کر لیٹ رہے۔ اس وقت جبریل امین تشریف لائے اور پیغام حق سنایا

يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ٥ قُمْ فَاَنْذِرْ ٥

اے اوڑھ لپیٹ کر لیٹنے والے اٹھ اور لوگوں کو عذاب خداوندی سے ڈرا

17031
محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سرِ اقدس پر کیچڑ کا پھینکا جانا

ایک دن سرور کائناتؐ کہیں جا رہے تھے کہ ایک شریر مشرک نے سرِ اقدس پر بہت سی ناپاک کیچڑ ڈال دی۔ جس سے حضورؐ کو بہت تکلیف ہوئی۔ تمام کپڑے بھی خراب ہو گئے۔ اسی حالت میں حضورؐ گھر تشریف لائے۔ صاحبزادیوں نے اپنے جلیل القدر والد کو اس حالت میں دیکھ کر رونا شروع کر دیا۔ اور پھر پانی لا کر سرِ اقدس اور کپڑوں کو دھونے لگیں۔ آنکھیں بدستور گریہ کناں تھیں۔ حضورؐ نے فرمایا ''میری بچیو روؤ نہیں اللہ تعالیٰ جلد ہی تمہیں قریش کی ایذا رسانیوں سے محفوظ کر دے گا''۔

رسالت مآبؐ پر سنگ باری

ایک دن رسول کریمؐ دعوت توحید دیتے ہوئے منیٰ پہنچے بہت سے خبیث الفطرت شریروں نے حضورؐ کو نرغہ میں لے لیا۔ کوئی گالیاں دیتا تھا، کوئی تھوکتا تھا اور کئی پتھر برسا رہے تھے۔ لیکن حضورؐ نہایت صبر و سکون کے ساتھ ان کی ہدایت کے لیے دعا فرما رہے تھے۔ کچھ دیر بعد آپؐ کی صاحبزادی زینبؓ پانی کا برتن لے کر وہاں آئیں اور آپؐ کی حالت دیکھ کر رونے لگیں۔ حضورؐ نے فرمایا ''بیٹی مت رو اللہ میرا حافظ و ناصر ہے''۔

ابوجہل کی چیرہ دستیاں

ابوجہل اور ابولہب جناب رسالت مآبؐ کے بدترین دشمن تھے۔ یہ دونوں حضورؐ کو ستانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش میں رہتے تھے۔ ابولہب نے حضورؐ پر پتھر پھینکنا، گالیاں دینا اور تمسخر اڑانا اپنا شیوہ بنا لیا تھا۔ یہی حال ابوجہل کا تھا۔ حضورؐ کسی مجمع میں تشریف لے جاتے تو وہ بھی پیچھے پیچھے جاتا۔ جب حضورؐ لوگوں کو دعوت حق دیتے تو وہ خاک اور سنگریزے اٹھا اٹھا کر حضورؐ پر پھینکتا اور کہتا ''یہ صابی ہے اس کی باتوں پر دھیان نہ دینا ورنہ تباہ ہو جاؤ گے''۔

ایک دن حضورؐ عکاظ کے میلے میں تشریف لے گئے۔ اور لوگوں کو دعوت توحید دی۔ ابوجہل کو اتنا غصہ آیا کہ اس نے حضورؐ پر مٹی اور گوبر پھینکا اور آپؐ پر ہاتھ بھی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اٹھایا۔ حضورؐ خاموشی سے چلے آئے۔ لیکن ابوجہل کی یہی ناپاک حرکت شیرِ خدا حضرت حمزہؓ کے اسلام لانے کا باعث بن گئی۔

بیہودہ خطابات اور دشنام طرازی

مشرکین کا خبث باطن انہیں سرور کائنات کو ستانے کے طرح طرح کے طریقے سمجھاتا رہتا تھا۔ حضورؐ تو ان بدبختوں کو "محترم" بننے کی طرف بلاتے تھے اور وہ اپنے اس عظیم بہی خواہ اور محسن کو "مذمّم" کہہ کر پکارتے تھے۔ کبھی کاہن شاعر، مجنوں اور ساحر کے مکروہ خطابات دیتے اور کبھی "ابن ابی کبشہ" سے ملقب کرنے کی کوشش کرتے۔ ابو کبشہ عرب میں ایک شخص ہو گزرا تھا جو ستارہ پرست تھا۔ حضورؐ کو ابی کبشہ کا بیٹا کہہ کر بد باطن اپنے دل کی بھڑاس نکالتے۔ رحمت دو عالمؐ قرآن حکیم کی تلاوت فرماتے تو مشرکین شوروغل مچاتے اور تالیاں پیٹتے تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ بدبخت سخت دریدہ دہنی سے بھی کام لیتے اور خدائے علیم و بصیر، کلام اللہ اور رسول اکرمؐ کو دل کھول کر گالیاں دیتے۔ کبھی بکواس کرتے کہ (نعوذ باللہ) یہ شیطان کا کلام ہے۔ غرض کفار ہنگامہ آرائی اور بدسگالی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ لیکن مشرکین کی ان تمام شرارتوں اور ایذا رسانیوں کے باوجود جب حضورؐ اپنے موقف پر پہاڑ کی طرح قائم رہے اور نہایت صبر و استقلال کے ساتھ تبلیغِ حق میں مشغول رہے تو کفار نے تھک ہار کر لذائذ دنیوی کے سبز باغ دکھا کر حضورؐ کو راہ حق سے منحرف کرنے کا منصوبہ بنایا۔

دنیوی لذائذ اور جاہ و حشم پر رضائے الٰہی کو ترجیح

تمام کفار نے مجتمع ہو کر عتبہ بن ربیعہ کو اپنا نمائندہ منتخب کیا اور اسے کہا کہ جس طرح ہو سکے۔ محمدؐ کو تبلیغِ حق سے روکو۔ اگر محمدؐ کو قوم کی سرداری کی خواہش ہے تو ہم اس کی اطاعت کریں گے۔ اگر اسے مال و دولت درکار ہے تو ہم اسے اس قدر دیں گے کہ ساری زندگی اسے کسی شے کی احتیاج نہ رہے گی۔

عتبہ ایک نرم خو اور صاحبِ اثر آدمی تھا۔ وہ مشرکین کا پیغام لے کر حضورؐ کے پاس پہنچا اور کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

”اے محمدؐ تم ایک شریف انسان ہو، تمہارا خاندان بھی معزّز اور محترم ہے لیکن تم اپنے آبائی مذہب کے خلاف جو نئی تعلیم دیتے ہو اس سے آخر تمہارا مقصد کیا ہے؟ اگر یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہاری سیادت قبول کر لیں تو ہم سب قبائل متفقہ طور پر تمہیں اپنا بادشاہ تسلیم کرنے کو تیار ہیں۔ اگر یہ خواہش ہے کہ مال و دولت حاصل ہو تو ہم تمہارا گھر سیم و زر دے بھر دیں گے اور تم نہایت ٹھاٹھ سے زندگی بسر کرو گے۔ اگر کسی حسین عورت سے شادی کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہارے لیے وہ مہ خوباں منتخب کریں گے کہ سارے عرب میں اس کا جواب نہ ہوگا۔ اور اگر ان ساری باتوں کی خواہش ہے تو ہم یہ سب پوری کرنے کے لیے تیار ہیں بشرطیکہ تم اپنی تبلیغ سے باز آ جاؤ“۔

عتبہ کی تقریر پُر بہار اور پُرعیش ترغیب کا شاہکار تھی۔ لیکن سرورِ کائناتؐ ترغیب و تحریص کے اس متلاطم بحرِ زخّار میں چٹان بن کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔

”میں تم سے مال و دولت کا طلبگار نہیں نہ تم پر بزرگی مطلوب ہے اور نہ میں تمہارا بادشاہ بننا چاہتا ہوں“۔

اس کے بعد حضورؐ نے سورۃ حٰمٓ کی تلاوت شروع کر دی جب اس آیت پر پہنچے

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُم يُوحَىٰٓ اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ (حٰمٓ سجدہ ۶)

(اے رسول کہہ دو کہ میں بھی تم جیسا آدمی ہوں مجھ پر وحی آتی ہے کہ تمہارا پروردگار بس ایک خدا ہے پس سیدھے اس کی طرف ہو جاؤ اور اس سے گناہ بخشواؤ۔)

تو عتبہ حیران ہو کر حضورؐ کا رُخِ اقدس تکنے لگا اور جب حضورؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ؕ (آیت ۱۳)

([illegible] پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تو دہشت سے عتبہ کے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی۔ اس نے سرورِ کائناتؐ کے لبہائے مبارک پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور چلایا۔ ''بس محمدؐ، بس محمدؐ آگے کچھ نہ کہنا۔''

حضورؐ رب ذوالجلال و الاکرام کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے اور پھر سجدے سے سر اٹھا کر فرمایا ''تم نے جو باتیں کی ہیں میرا جواب بس یہی ہے''۔

عتبہ خاموشی سے رخصت ہوگیا اور قریش سے مخاطب ہوکر کہا۔

''یا معشرِ قریش محمدؐ نے تمہاری کوئی پیش کش قبول نہیں کی۔ میری رائے میں اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اور اس کے کچھ تعرض نہ کرو۔ آخر یہ شخص ہم میں سے ہی ہے۔ اگر یہ کامیاب ہوگیا تو اس کی کامیابی ہماری کامیابی ہوگی۔ اگر یہ تباہ ہوگیا تو خود بخود ہماری جان چھوٹ جائے گی''۔

عتبہ کی ناکامی سے مشرکین کی تسلی نہ ہوئی تو انہوں نے ایک اور وفد مرتب کیا جو ابوجہل، شیبہ، عتبہ، ولید، اسود اور ابوالبختری پر مشتمل تھا۔ یہ وفد رسول کریمؐ کے شفیق و مربی چچا حضرت ابو طالب کے پاس پہنچا اور خشمگین لہجہ میں کہنے لگا۔

''اے ابو طالب ہم سب تمہاری بزرگی کے معترف ہیں۔ ہم نے تم سے بارہا شکایت کی ہے کہ تمہارا بھتیجا محمدؐ جس کے تم متکفل ہو ہمارے معبودوں کی مخالفت کرتا ہے اور اپنے فرضی خدا کی طرف بلاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ہماری شکایت کا کوئی اثر نہیں ہوا اور تم نے اسے اپنے شغل سے نہیں روکا۔ ہم اسے بادشاہی مال و دولت ہر چیز کی پیش کش کرچکے ہیں۔ لیکن اس نے کچھ قبول نہیں کیا۔ اپنی ضد پر قائم ہے اور روز بروز اس کی سرگرمیاں تیز ہوتی جاتی ہیں۔ ہمارے صبر و ضبط کا پیمانہ اب لبریز ہوچکا ہے ہم اپنے معبودوں کی مزید توہین برداشت نہیں کرسکتے۔ یا تو اپنے گمراہ بھتیجے کو اپنے نئے دین کی تعلیم سے روکو یا اس کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھالو۔ ہم اس سے نبٹ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لیں گے۔ اگر تمہیں یہ منظور نہیں تو پھر تم بھی ہمارے مقابلے کے لیے تیار ہو جاؤ‘‘۔

حضرت ابوطالب نے رسولِ کریمؐ کو بلا بھیجا۔ جب وہ تشریف لائے تو ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’اے میرے فرزند یہ تمہاری قوم کے سردار ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تم ان کے معبودوں کی مخالفت نہ کرو۔ اس کے عوض وہ تمہاری ہر خواہش پوری کرنے کو تیار ہیں‘‘۔

حضورؐ نے جواب دیا۔

’’چچا جان میں تو ان لوگوں کی بھلائی چاہتا ہوں اور اسی لیے انہیں خدائے واحد کی طرف بلاتا ہوں۔ بس یہ اللہ پر ایمان لائیں اور مجھے کسی چیز کی خواہش نہیں‘‘۔

حضرت ابوطالب نے کہا۔

’’اے میرے بچے اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ میں بوڑھا اور ناتوان ہوں۔ مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جو میں نہ اٹھا سکوں۔ مناسب یہی ہے کہ تم اپنے دین کی تبلیغ و اشاعت کو چھوڑ دو‘‘۔

ابوطالب کی یہ تقریر سن کر حضورؐ نے خیال فرمایا کہ قریش کے دباؤ سے مجبور ہو کر شاید وہ میری حمایت اور سرپرستی سے دستکش ہونا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔

’’اے عم محترم میں اپنے اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر سورج رکھ دیں اور بائیں ہاتھ پر چاند تو بھی میں تبلیغِ حق سے باز نہیں آؤں گا۔ خواہ اس میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جائے‘‘

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حضورؐ نے یہ جواب اس جوش سے دیا کہ شفیق چچا پر رقت طاری ہوگئی اور انہوں نے کہا۔

> ''اے میرے بھائی کے فرزند جاؤ اور جو بات تم کو پسند ہے بے دھڑک ہوکر کہو۔ خدا کی قسم میں تمہیں دشمنوں کے حوالے ہرگز نہیں کروں گا''۔

غرض قریش کی دوسری سفارت بھی ناکام رہی۔ اس کے بعد انہوں نے ایک تیسری ناپاک کوشش کی۔ حضرت خالد بن ولید کے بھائی عمار بن ولید ایک وجیہہ اور خوش خصائل نوجوان تھے۔ اکابرِ قریش ان کو ساتھ لے کر حضرت ابوطالب کے پاس پہنچے اور کہا۔

> ''اے ابوطالب اس نوجوان کو اپنی غلامی میں قبول کر۔ یہ تیری خدمت کرے گا۔ اس کے عوض اپنے گمراہ بھتیجے کو ہمارے حوالے کردے تاکہ ہم اس کا قصہ پاک کرکے قوم کو ایک فتنہ عظیم سے نجات دلائیں۔''

حضرت ابوطالب نے نہایت حقارت سے ان لوگوں کو دھتکار دیا۔ جب کفار کی یہ تدبیر بھی ناکام ہوگئی۔ تو وہ فرطِ غضب سے پاگل ہوگئے اور رسولِ اکرمؐ اور آپؐ کے حامیوں پر جوروستم کا ایک ایسا سلسلہ شروع کردیا کہ تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔

تین سال تک دردناک محصوری

۷ نبوت میں کفار نے باہم مل کر معاہدہ کیا کہ جب تک بنو ہاشم محمد (ﷺ) کو قتل کے لیے ہمارے حوالے نہ کریں۔ کوئی شخص ان سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے نہ ان کے ساتھ رشتہ کرے نہ ان سے سلام وکلام کرے نہ ان کے ساتھ خرید وفروخت کرے نہ ان سے ملے اور نہ ان کے پاس کھانے پینے کا سامان جانے دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

یہ معاہدہ لکھ کر خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکا دیا گیا۔ ابولہب کے سوا تمام بنو ہاشم اور بنو مُطلب مجبور ہو کر ''شعبِ اِبی طالب'' میں پناہ گزین ہو گئے۔ یہ بنو ہاشم کا ایک موروثی احاطہ تھا جو مکّہ کے قریب ایک پہاڑ میں واقع تھا۔ رسولِ اکرمؐ اپنے اہل خاندان اور مٹھی بھر مسلمانوں کے ساتھ تین سال تک محصوری کے زہرہ گداز مصائب جھیلتے رہے۔ یہ زمانہ ایسا سخت تھا کہ مظلوم محصورین بسا اوقات درختوں کے پتے کھا کھا کر گزر کرتے تھے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ان ایّام میں ایک دفعہ مجھے خشک چمڑے کا ایک ٹکڑا ہاتھ آیا۔ میں نے اسے کوٹ کر ستو بنا لیے اور پانی کے گھونٹ کے ساتھ نگل کر اپنی بھوک مٹائی۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھوک کی شدت سے تڑپتے تھے۔ ان کی مائیں گریہ وزاری کرتی تھیں۔ لیکن کفار کو رحم نہ آتا تھا اور وہ خوراک کا ایک دانہ تک بھی محصورین تک نہ پہنچنے دیتے تھے۔ سال میں صرف ایک بار ایام حج میں ان مظلوموں کو گھاٹی سے باہر نکلنے کا موقع ملتا تھا۔ لیکن کوئی ان سے خرید وفروخت، لین دین اور سلام و کلام کا روادار نہ ہوتا تھا۔ حضورؐ اس حال میں بھی قبائل کو پیغام حق برابر سناتے رہتے اور بھوک، پیاس اور تنہائی کی مصیبتوں کو بطیّب خاطر برداشت کرتے رہے۔ تین سال کی طویل مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے کفّار کے چند اکابر کے دلوں میں رحم ڈالا اور ہشام بن عمرو مخزومی، ابوالبختری، زمعہ بن اسود اور زہیر بن ابو امیّہ نے خانہ کعبہ میں جا کر ابوجہل کی مخالفت کے باوجود اس ظالمانہ عہدنامے کو اتار کر چاک کر دیا اور حضورؐ اپنے حامیوں کے ہمراہ پھر مکہ میں تشریف لے آئے...... اس طویل اور روح فرسا مصیبت میں بھی حضورؐ کے لب ظالموں کے لیے بددعا سے آشنا نہ ہوئے۔

صعوبت زارِ طائف

نبوت کے دسویں سال حضورؐ کے شفیق چچا جناب بوطالب اور اُمّ المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے وفات پائی۔ حضورؐ کو ان کی وفات سے سخت صدمہ پہنچا۔ ادھر کفار بھی بے خوف وخطر ہو کر اور زیادہ بے لگام اور فتنہ پرداز ہو گئے۔ لیکن حضورؐ نے راہ حق میں اپنی مساعی کو جاری رکھا۔ مکّہ معظّمہ کے جنوب مشرق میں تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر طائف ایک شاداب مقام ہے اور اپنی زرخیزی، باغات کی کثرت اور سبز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چراگاہوں کی وجہ سے عرب کی ''ملکہ'' کہلاتا ہے جب آفتاب اسلام فاران کی چوٹیوں سے طلوع ہوا، اس وقت طائف پر بنو ثقیف کے اثر واقتدار کا علم لہرا رہا تھا۔ ان میں عمرو ثقفی کا خاندان رئیس القبائل تھا۔ عمرو کے تین بیٹے عبد یالیل، مسعود اور حبیب نے اپنی ریاست و امارت کی دھاک بٹھا رکھی تھی۔ انگور کے سرسبز باغات اور سرسبز زمینوں کی بے حساب آمدنی نے ان کا دماغ آسمان پر چڑھا رکھا تھا۔ نشۂ پندار میں اس قدر بدمست تھے کہ کسی دوسرے کو خاطر ہی میں نہ لاتے تھے۔ جب مشرکینِ مکہ کے طوفان خیز دریائے جور وستم کا بند ٹوٹ گیا تو رحمت دوعالمؐ نے سوچا کہ اگر طائف کے طاقتور اور متمول لوگ دعوتِ توحید کو قبول کرلیں تو اسلام کو زبردست تقویت مل جائے گی اور ان کی اعانت و حمایت سے دعوت توحید کو نہایت تیزی سے پھیلایا جا سکے گا۔ چنانچہ ایک دن حضرت زیدؓ بن حارثہ کو ساتھ لے کر رحمتِ دوعالمؐ مکّہ سے پاپیادہ نکل کھڑے ہوئے۔ راستہ میں قبیلہ بنوبکر اور بنو قحطان کو پیغامِ حق سنایا لیکن انہوں نے انتہائی سرد مہری اختیار کی۔ حضورؐ اب طائف پہنچے اور تینوں ثقفی رؤسا کو دعوتِ توحید دی۔ وہ بدبخت اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی بجائے برہم ہو گئے۔ ان میں سے ایک طنز آمیز لہجے میں بولا۔

''کیا خدا کو تیرے سوا اور کوئی نہ ملتا تھا کہ اسے رسول بناتا تیرے پاس تو چڑھنے کی سواری تک نہیں۔''

دوسرا تمسخر آمیز لہجے میں کہنے لگا۔ ''تجھے پیغمبر بنا کر خدا گویا خود اپنا پردہ آپ چاک کر رہا ہے۔ میں تو کعبہ کے سامنے اپنی ڈاڑھی منڈوا ڈالوں گا اگر خدا نے تجھے اپنا پیغمبر بنایا ہو۔''

تیسرا بھائی منطقیانہ انداز میں یوں گویا ہوا۔ ''میں تو تم سے ایک بات بھی نہیں کرنا چاہتا۔ اگر تم واقعی خدا کے سچے رسول ہو تو تمہاری بات جھٹلانا سخت خطرناک ہے اور خلافِ ادب بھی اور اگر تم جھوٹے ہو تو میرے شایان شان نہیں کہ ایک کذّاب سے گفتگو کروں۔

حضورؐ ان کے مایوس کُن جوابات سن کر وہاں سے رخصت ہوئے اور طائف کے دوسروں لوگوں کو دعوت حق دینی شروع کی۔ ان مفسدہ پرداز رؤسائے شہر نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اوباشوں، شُہدوں، اپنے غلاموں اور شریر لونڈوں کو اشارہ کر دیا کہ حق کے مقدس داعی کو خوب ستائیں۔ حتیٰ کہ وہ تنگ آ کر راہِ فرار اختیار کرے۔

ان شریروں کو تفننِ طبع کا ایک سامان ہاتھ آ گیا۔ حضورؐ انہیں نیکی اور بھلائی کی طرف بلاتے اور وہ اس ذات اقدس کو غلیظ گالیاں دیتے۔ ٹھٹھا کرتے۔ تالیاں بجاتے اور پتھر مارتے تھے۔ باختلاف روایت حضورؐ دس دن یا ایک ماہ تک طائف میں مقیم رہے۔ ہر روز یہی تماشا ہوتا تھا۔ دنیا کا وہ محسن اعظمؐ جدھر کا رُخ کرتا شیاطین اس کا تعاقب کرتے، شرارت، خباثت اور غنڈہ پن کی انہوں نے انتہا کر دی۔ بدبختوں نے عرب کی روایتی مہمان نوازی کو بھی فراموش کر دیا۔ ایسی دریدہ دہنی اور ستم کیے کہ زمین و آسمان تھرا اُٹھے۔

جاں نثارِ رسولؐ حضرت زیدؓ بن حارثہ حضورؐ کے دائیں بائیں آگے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے اور بدمعاشوں کے پتھروں کو اپنے ہاتھوں اور جسم پر روکتے تھے۔ لیکن جب چاروں طرف سے پتھر برس رہے ہوں۔ تو فخرِ موجودات کی ذات گرامی ضرر سے کیسے محفوظ رہ سکتی تھی۔ حضورؐ کا جسدِ اقدس لہولہان ہو جاتا تھا اور ٹخنوں، پنڈلیوں اور گھٹنوں سے خون کے دھارے بہہ نکلتے تھے۔ ایک دن شریروں نے اتنے پتھر برسائے کہ حضرت زیدؓ بھی زخموں سے چور چور ہو گئے اور حضورؐ بھی مجروح و نزار ہو کر زمین پر گر پڑے۔ جسم پاک کے ہر حصے سے خون کے فوارے اُبل رہے تھے۔ شریروں نے بغلوں میں ہاتھ دے کر پھر کھڑا کر دیا اور پھر پتھر برسانے شروع کر دیئے۔ آخر حضورؐ اپنے جاں نثار ساتھی کے ہمراہ زخموں سے چور چور اور خون میں غلطیدہ طائف سے نکلے۔ اوباشوں نے تین میل تک تعاقب کیا۔ طائف کے باہر انگوروں کا ایک باغ تھا۔ جس کے مالک مکہ کے دو رؤسا عتبہ اور شیبہ فرزندانِ ربیعہ تھے۔ حضورؐ اس باغ کے احاطہ میں داخل ہو گئے اور انگوروں کی بیلوں کی آڑ میں پناہ لی۔ شریر تھک کر واپس چلے گئے۔ عتبہ اور شیبہ نے دور سے ان زخمی خستہ حال مسافروں کو دیکھا۔ ان میں عربی شرافت اور مہمان نوازی ابھی موجود تھی۔ خصوصاً عتبہ باوجود مشرک ہونے کے ایک شریف الطبع انسان تھا۔ اس نے اپنے غلام عداس کو حکم دیا کہ جاؤ انگوروں کا ایک خوشہ ان مسافروں کو دے آؤ، انہوں نے ہمارے باغ میں پناہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لی ہے۔ عداس بھی ان مقدس مسافروں کی حالت سے بہت متاثر تھا۔ اس نے جلدی جلدی کچھ پکے ہوئے انگور چنے اور ایک کشتی میں رکھ کر ان کی طرف چلا۔ اس وقت حضورؐ فرط نقاہت سے لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت زیدؓ اپنی چادر سے محبوب خدا کے جسم مبارک سے خون صاف کر رہے تھے۔ نعلین مبارک میں اتنا خون جم گیا تھا کہ حضورؐ بصد مشکل اپنے پاؤں باہر نکال سکے۔ قریب ہی پانی موجود تھا۔ حضورؐ لڑکھڑاتے ہوئے اُٹھے۔ وضو کیا اور بارگاہ رب العزت میں یہ دعا مانگنی شروع کی۔

"اے اللہ میں اپنے ضعف اور بے بسی اور لوگوں کی نظروں میں اپنی تحقیر اور بے سروسامانی کی فریاد تجھ ہی سے کرتا ہوں۔ اے ارحم الراحمین' اے درماندہ ناتوانوں کے مالک تو ہی میرا ربّ ہے۔ اے میرے آقا تو مجھے کس کے سپرد کرتا ہے۔ بیگانوں کے پاس جو ترش رُو ہوں گے۔ یا دشمن کے جو میرے نیک وبد پر قابو رکھے گا۔ لیکن جب وہ مجھ سے ناخوش ہیں تو مجھے اس کی کچھ پروا نہیں۔ کیونکہ تیری عافیت اور بخشش میرے لیے زیادہ وسیع ہے۔ میں تیری ذات پاک کے نور سے پناہ چاہتا ہوں۔ جس سے آسمان روشن ہوئے اور جس سے تاریکیاں دور ہوئیں اور دنیا وآخرت کے کام ٹھیک ہوئے۔ تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر غضب نازل کرے یا تیری ناخوشی مجھ پر وارد ہو۔ عتاب کرنے کا تجھی کو حق ہے۔ حتیٰ کہ تو راضی ہو جائے اور تیری مدد اور تائید کے بغیر کسی کو کوئی قدرت نہیں"۔

عداس انگوروں کی کشتی لے کر حضورؐ کے قریب آ گیا تھا۔ اس نے یہ دعا سنی تو سکتے میں آ گیا۔ ارضِ نینوا کا رہنے والا یہ غلام دینِ مسیحی کا پیرو تھا۔ تورات اور انجیل اس نے خود پڑھی تھی اور اپنے بزرگوں سے بھی سنا تھا کہ احمدؐ نبی مبعوث ہونے والے ہیں۔ الیاس آ چکے تھے۔ یسوع مسیح کا ظہور ہو چکا تھا۔ اب یوحنا کے "وہ نبی" ہی آنے والے تھے۔ عداس کے دل نے گواہی دی یہ مقدس مسافر "وہ نبیؐ" ہی ہے۔ اس نے نہایت ادب سے انگوروں کا خوشہ خدمتِ اقدس میں پیش کیا اور کہا کہ یہ میرے آقا نے بھیجے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں۔ آپ ہماری پناہ میں ہیں اور ہمارے مہمان ہیں۔

حضورؐ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کر اپنے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے انگوروں کے خوشے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

عداس کو اور بھی حیرت ہوئی۔ اس کا دل دھک دھک کرنے لگا۔ سرور کائناتؐ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ "یہ کیسا کلام ہے۔ اس سرزمین کے باشندوں سے میں نے کبھی ایسی بات نہیں سنی۔

حضورؐ نے پوچھا۔ "بھائی تمہارا آبائی وطن کون سا ہے اور تم کس دین کے پیرو ہو۔"

عداس نے جواب دیا۔ "میں ارضِ نینو کا رہنے والا ہوں اور دینِ مسیحی کا پیرو ہوں۔"

حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا تو تم مردِ صالح یونس بن متّیٰ کے ہموطن ہو"۔

فرطِ تحیّر سے عداس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ بے اختیار ہو کر پوچھا۔

"یونسؑ بن متّیٰ؟" آپ یونس بن متّیٰ کو کیسے جانتے ہیں؟

حضورؐ نے فرمایا۔ "یونسؑ میرا بھائی ہے۔ وہ بھی خدا کا نبی تھا۔ میں بھی خدا کا نبی ہوں۔"

عداس میں اب تابِ ضبط نہ رہی۔ اسے یقین ہو گیا کہ مقدس مسافر فی الحقیقت نویدِ مسیحا اور یوحنا کا "وہ نبی" ہے۔ اسی وقت رحمت دو عالمؐ کے قدموں پر گر پڑا۔ اشکِ عقیدت سے انہیں تر کیا اور پھر والہانہ حضورؐ کے سرِ اقدس اور دستِ مبارک کو چوما اور عرض پیرا ہوا۔ "یا رسول اللہ مجھے بھی اپنے غلاموں میں داخل فرما لیجئے۔"

حضورؐ نے اسے کلمہء شہادت پڑھایا اور یوں وہ مردِ حق شناس اس نعمتِ عظمیٰ سے بہرہ یاب ہوا جس نے اس کی عاقبت سنوار دی۔

عداس جب سرورِ کائنات کے دستِ مبارک کو چوم رہا تھا تو عتبہ و شیبہ نے اسے دیکھ لیا۔ جب وہ ان کے پاس لوٹ کر گیا تو انہوں نے کہا۔ "کم بخت تیرا دماغ چل گیا تھا جو تو اس مسافر کے ہاتھ پاؤں چومنے لگ گیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عداس نے جواب دیا۔ ''صاحبو! یہ مسافر ایک رفیع المرتبت ہستی ہے۔ آج روئے زمین پر اس کے برابر کوئی انسان نہیں ہے اس نے مجھے ایک ایسی بات بتائی جو ایک نبی کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی''۔

دونوں بھائیوں نے عداس کو ڈانٹ پلائی کہ خبردار اپنا دین مت ترک کرنا۔ تیرا دین اس مسافر کے دین سے بہتر ہے۔

یہاں سے مراجعت فرما کر حضورؐ نخلہ پہنچے اور کچھ دن وہاں قیام فرمانے کے بعد مکّہ تشریف لے گئے۔ طائف سے رخصت ہوتے ہوئے وقت حضور نے فرمایا۔

''میں ان لوگوں کی تباہی کے لیے بد دعا نہیں کرنا چاہتا۔ مجھے اپنے اللہ کے کرم سے امید ہے کہ وہ انہیں ہدایت دے گا اور ان کی آئندہ نسلیں خدائے واحد کی پرستار ہوں گی۔''

حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ طائف سے واپسی کا دن میری زندگی کا سخت ترین دن تھا۔ حتیٰ کہ احد کے دن سے بھی سخت۔ جبریل نے اس دن مجھ سے پوچھا کہ اگر آپ حکم دیں تو طائف کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دوں (اس پر وادی کے دوطرفہ پہاڑوں کو الٹ دوں) لیکن میں نے انکار کر دیا۔

ترکِ وطن

ان بے پناہ ایذا رسانیوں، شرارتوں اور شقاوتوں کے باوجود سرور کائناتؐ نہایت صبر اور استقلال کے ساتھ پیغام حق لوگوں تک پہنچاتے رہے۔ حتیٰ کہ ایک دن بدسگال مشرکین نے تہیہ کر لیا کہ آج شمعِ رسالتؐ کو بجھا دیں گے۔ اس وقت حضورؐ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ نے نہایت صبر کے ساتھ رات کی تاریکی میں اسد اللہ الغالب کو اپنے بستر مبارک پر سلا کر اور صدیق اکبرؓ کو ہمراہ لے کر وطن عزیز کو الوداع کہا۔ گھر بار اور وطن کو چھوڑنا سب سے بڑی مصیبت ہے اور حضورؐ نے رضائے الٰہی کی خاطر اس مصیبت کو بھی خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایفائے عہد

وعدہ پورا کرنا۔ اسلامی اخلاق کا ایک اہم رکن ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَ اَوْفُوْ بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًاہ (۱۷۔۳۴)

(اور عہد کر کے پورا کرو کیونکہ اب تم اس عہد کے ذمہ دار بن گئے ہو)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایفائے عہد کا نہایت سختی سے التزام فرماتے تھے۔ امن کی حالت ہو یا جنگ کی۔ کسی کافر سے معاہدہ ہو یا مسلمان سے حضورؐ ہر حال میں اسے پورا فرماتے تھے۔ اور صحابہء کرامؓ کو ایفائے عہد کی تاکید فرماتے رہتے تھے۔ حضورؐ کی اس خوبی کا آپؐ کے بدترین دشمن بھی اعتراف کرتے تھے۔ ابوسفیان جب حالت کفر میں قیصرِ روم کے دربار میں گئے۔ تو قیصر نے ان سے جو سوال کیے ان میں ایک یہ بھی تھا کہ کیا محمدؐ نے کبھی عہد شکنی بھی کی ہے...... اس وقت ابوسفیانِ رسولِ اکرم کے بدترین دشمن تھے۔ لیکن حق برزبان جاری۔ ان کی زبان سے معاً نکلا "نہیں"

چند واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

(۱)

حضرت عبداللہ بن ابی الحسماءؓ سے روایت ہے کہ نبوت سے پہلے ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں نے رسولِ اکرمؐ سے ایک معاملہ کیا اور ان کو ایک جگہ بٹھا کر چلا گیا کہ ابھی آ کر حساب کر دوں گا میرے آنے تک آپ یہیں بیٹھیے گا۔ حضورؐ نے وعدہ کر لیا لیکن مجھے اپنا وعدہ یاد نہ رہا۔ تین دن کے بعد یاد آیا تو دوڑا دوڑا اس جگہ پر پہنچا جہاں رسول کریمؐ کو بٹھا آیا تھا۔ دیکھا تو حضورؐ اسی جگہ تشریف فرما تھے۔ میں سخت شرمندہ ہوا۔ اور عذر خواہ ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میں تین دن سے یہاں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ اگرچہ تم نے مجھے تکلیف دی ہے لیکن میں تمہیں معاف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں معاف فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۲)

جنگِ بدر کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد بہت قلیل تھی اور مسلمان کو ایک ایک آدمی کی اشد ضرورت تھی۔ حذیفہ بن الیمانؓ اور ابو حسیلؓ دو صحابی رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ ''یا رسول اللہ ہم مکہ سے آ رہے ہیں۔ راستے میں کفار نے ہمیں گرفتار کر لیا تھا اور اس شرط پر رہا کیا ہے کہ ہم لڑائی میں آپ کا ساتھ نہ دیں گے لیکن یہ مجبوری کا عہد تھا' ہم ضرور کافروں کے خلاف لڑیں گے۔'' حضورؐ نے فرمایا۔ ''ہر گز نہیں تم اپنا وعدہ پورا کرو اور لڑائی کے میدان سے واپس چلے جاؤ۔ ہم (مسلمان) ہر حال میں وعدہ پورا کریں گے۔ ہم کو صرف خدا کی مدد درکار ہے۔''

(۳)

صلح نامہء حدیبیہ تاریخِ اسلام میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اس صلح نامہ کی ایک شرط یہ تھی کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کر کے مکہ سے مسلمانوں کے پاس مدینہ جائے گا تو اہل مکّہ (کفار) کے مطالبہ پر مسلمان اسے مکّہ واپس بھیج دیں گے۔ عین اس وقت جب یہ معاہدہ معرضِ تحریر میں آیا، مکّہ کے ایک سعید نوجوان ابوجندلؓ پاؤں میں زنجیریں پہنے ہانپتے کانپتے رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں اہلِ مکّہ نے اسلام قبول کرنے کی پاداش میں قید کر رکھا تھا۔ کسی طریقہ سے قید سے نکل بھاگے اور حدیبیہ پہنچ گئے۔ مسلمان انہیں اس حال میں دیکھ کر تڑپ اٹھے اور ابوجندلؓ کو اپنی پناہ میں لینے کے لیے بے تاب ہو گئے۔ لیکن رسولِ اکرمؐ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ''اے ابو جندلؓ صبر کر۔ ہم اپنا عہد توڑ نہیں سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ہی تیرے لیے کوئی اور صورت پیدا کر دے گا۔''

(۴)

حضرت ابورافعؓ مشہور صحابی ہیں۔ قبولِ اسلام سے پہلے ایک دفعہ قریش کے سفیر بن کر رسولِ اکرمؐ کے پاس مدینہ آئے۔ حضورؐ کو دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ کفر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نفرت ہو گئی۔ حضورؐ کی خدمت میں عرض کی۔ ''یا رسول اللہ اب میں مکہ واپس نہیں جاؤں گا۔''

حضورؐ نے فرمایا۔ ''میں نہ تو عہد توڑتا ہوں اور نہ سفیروں کو اپنے پاس روکتا ہوں۔ اس وقت تم واپس جاؤ۔ بعد میں چاہو تو آ جانا۔''

چنانچہ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق ابورافعؓ واپس چلے گئے اور کچھ عرصہ بعد مدینہ آ کر اسلام قبول کر لیا۔

(۵)

قبولِ اسلام سے پہلے صفوان بن امیّہ اسلام کے بدترین دشمن تھے۔ انہیں فتح مکہ کے وقت حضورؐ نے واجب القتل قرار دیا تھا۔ مکہ فتح ہوتے ہی وہ بھاگ کر جدہ چلے گئے۔ ان کے عم زاد بھائی حضرت عمیر بن وہبؓ نے سفارش کی اور حضورؐ نے وعدہ فرما لیا کہ صفوان یہاں آ جائے تو اسے امان دے دی جائے گی۔ عمیر جدہ گئے اور صفوان کو ساتھ لے کر مکہ واپس آئے۔ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر صفوان نے پوچھا۔ ''کیا آپ نے مجھے امان دی ہے؟''

حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں یہ سچ ہے میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ صفوان نے اسلام قبول کرنے کے لیے دو ماہ کی مہلت طلب کی۔ حضورؐ نے انہیں چار ماہ کی مہلت دے دی۔ لیکن جنگ حنین کے موقع پر وہ حضورؐ کی شفقت اور لطف و کرم کو دیکھ کر اس میعاد کے ختم ہونے سے پہلے ہی مشرّف باسلام ہو گئے۔

☆......☆......☆

سخاوت

اپنے مال کو دوسروں کی بھلائی کے لیے بے دریغ خرچ کرنا سخاوت ہے اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو لوگ ضرورت مندوں کے لیے دل کو تنگ کیے بغیر مال و دولت صرف کرتے ہیں اور ان کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر ترجیح

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیتے ہیں وہی کامیاب ہیں۔ ایک حدیث میں ہے جنت سخیوں کا گھر ہے۔ فی الحقیقت سخاوت ایک نہایت اعلیٰ درجہ کی انسانی صفت ہے اور یہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت تھی۔ آپ نے تمام عمر کبھی کسی سائل کو نہ جھڑکا بلکہ کچھ دے دلا کر رخصت کیا۔ اگر پاس کچھ نہ ہوتا تھا تو نہایت منت کے ساتھ معذرت فرماتے تھے۔ جیسے کوئی معافی مانگتا ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسولِ خدا سے کچھ مانگا گیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو میں نہیں دیتا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کے لیے کوئی چیز اٹھا نہ رکھتے تھے۔ حضرت ابنِ عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول کریمؐ سب سے زیادہ سخی تھے۔ خصوصاً ماہ رمضان میں تو بہت ہی سخی ہو جاتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا۔

> "اے ابوذرؓ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے میرے پاس ایک اشرفی بھی بچ رہے۔ سوائے اس کے جو ادائے قرض کے لیے ہو۔ تو اے ابوذرؓ میں اس مال کو دونوں ہاتھوں سے خدا کی مخلوق میں تقسیم کر کے اُٹھوں گا۔"

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا کہ جو مسلمان قرض چھوڑ مرے گا۔ اسے میں ادا کروں گا اور جو مسلمان ورثہ چھوڑے اس کو اس کے وارث سنبھالیں گے۔

(۱)

ایک دفعہ ایک بدو نے آ کر کہا۔ "اے محمدؐ ان دونوں پہاڑوں کے درمیان بکریوں کے جتنے ریوڑ ہیں مجھ کو دے دو۔" حضورؐ نے وہ سب دے دیئے۔ اس عدیم النظیر سخاوت کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ اس نے اپنے قبیلے سے جا کر کہا۔ بھائیو اسلام قبول کر لو محمدؐ اتنا دیتے ہیں کہ کسی کو اپنے فقر وافلاس کا ڈر ہی نہیں رہتا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۲)

ایک دن رسولِ کریمؐ کے پاس چھ اشرفیاں تھیں۔ چار تو آپ نے خرچ کر دیں اور دو آپ کے پاس بچ رہیں۔ ان کی وجہ سے تمام رات نیند نہ آئی۔ اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا، معمولی بات ہے صبح ان کو بھی خیرات کر دیجئے گا۔ حضورؐ نے فرمایا ''اے حمیرا (حضرت عائشہ کا لقب) کیا خبر کہ میں صبح تک زندہ رہوں گا یا نہیں۔''

(۳)

ایک بار نوے ہزار درہم آئے۔ حضورؐ نے انہیں چٹائی پر رکھ دیا۔ جو سائل آتا ان میں سے اسے عطا فرماتے۔ یہاں تک کہ سب درہم ختم ہو گئے۔ پھر ایک سائل آیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اب میرے پاس کچھ نہیں رہا لیکن تم میرے نام پر قرض لے لو اسے میں ادا کر دوں گا۔ حضرت عمر فاروقؓ بھی وہاں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے استطاعت سے زیادہ تکلیف نہیں دی ہے۔ حضور خاموش سے ہو گئے۔ اس پر ایک انصاری نے کہا۔ ''یارسول اللہ آپ بے دریغ خرچ کریں اللہ تعالیٰ مالک ہے۔ وہ آپ کو محتاج نہ کرے گا۔''

حضورؐ یہ سن کر بشاش ہو گئے۔ اور فرمایا کہ ہاں مجھے ایسا ہی حکم دیا گیا ہے۔

(۴)

ایک بار ایک سائل کو حضورؐ نے آدھا وسق غلہ قرض لے کر دیا۔ جب قرض خواہ وصولی کے لیے آیا تو اسے ایک وسق دیا اور فرمایا آدھا قرض کا ہے اور آدھا میرے طرف سے ہدیہ۔ (از راہ سخاوت)

(۵)

ایک دفعہ ایک بدّو آیا اور حضورؐ کی چادر کے گوشے کو اس زور سے کھینچا کہ چادر کا کنارہ آپؐ کی گردن مبارک میں کھب گیا پھر کہا۔ ''محمدؐ میرے یہ دو اونٹ ہیں۔ ان پر لادنے کے لیے مجھے سامان دو۔ کیونکہ تیرے پاس جو مال ہے وہ نہ تیرا ہے نہ تیرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

باپ کا ہے۔"

حضورؐ نے کمال تحمل کے ساتھ فرمایا۔ "مال تو اللہ کا ہے اور میں اس کا بندہ ہوں۔" پھر حضورؐ نے پوچھا۔ "تم نے جو سلوک میرے ساتھ کیا ہے کیا تم اس پر ڈرتے نہیں ہو۔" بدو نے کہا۔ "نہیں"۔ حضورؐ نے پوچھا۔ "کیوں"۔ بدو نے معاً کہا۔ مجھے یقین ہے کہ تم بدی کا بدلہ بدی سے نہیں دیتے۔" حضورؐ نے تبسم فرمایا اور اس کے ایک اونٹ پر کھجوریں اور دوسرے پر جَو لدوا دیئے۔

(۶)

ایک دفعہ فدک کے رئیس نے حضورؐ کی خدمت میں چار اونٹ غلہ سے لدوا کر بھیجے۔ حضورؐ کے حکم کے مطابق حضرت بلال حبشیؓ نے یہ غلہ بازار میں فروخت کر دیا اور قیمت فروخت میں سے ایک یہودی کا قرض ادا کیا۔ پھر حضورؐ کو اطلاع دی کہ کچھ رقم بچ گئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا جب تک یہ رقم باقی ہے میں گھر میں نہیں جاؤں گا۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ کوئی سائل ہی نہیں ہے۔" حضورؐ نے فرمایا۔ بہرحال جب تک یہ رقم باقی رہے گی میں گھر نہیں جاسکتا"۔ چنانچہ آپ نے مسجد میں رات بسر کی۔ دوسرے دن حضرت بلالؓ نے اطلاع دی کہ "یارسول اللہ باقی رقم بھی تقسیم ہو گئی۔" حضورؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور پھر گھر تشریف لے گئے۔

(۷)

ایک دفعہ بحرین سے ایک کثیر رقم خراج میں آئی۔ حضورؐ نے یہ ساری رقم مسجد کے صحن میں رکھوا دی اور نماز سے فارغ ہو کر اسے تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جو آتا اسے کچھ عنایت فرماتے۔ یہاں تک کہ باقی کچھ نہ رہا اور آپ کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عباسؓ کو اس موقع پر اتنا مال عنایت ہوا کہ اسے اٹھا کر بڑی مشکل سے قدم اٹھاتے تھے۔

(۸)

ایک دفعہ چند انصار نے حضورؐ سے کچھ مانگا۔ آپؐ نے بلا تامّل دے دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انہوں نے پھر مانگا۔ آپ نے اور عنایت فرمایا۔ وہ بار بار سوال کرتے رہے اور آپ ہر بار عطا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کے پاس کچھ نہ رہا۔ اب انہوں نے سوال کیا تو حضورؐ نے فرمایا۔ تم لوگ اطمینان رکھو میرے پاس جو کچھ ہو گا اسے تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا۔

(۹)

ایک بار حضورؐ نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد فوراً گھر تشریف لے گئے اور پھر فوراً واپس تشریف لے آئے۔ حضورؐ کا اس طرح گھر جانا اور آنا خلاف معمول تھا۔ صحابہؓ کو تعجب ہوا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ گھر میں کچھ سونا پڑا ہوا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ رات کو بھی گھر میں پڑا رہے۔ اہل خانہ سے کہہ آیا ہوں کہ اسے رات ہونے سے پہلے راہِ خدا میں دے دیں۔

☆......☆......☆

تواضع

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تو اضع کند خوئے اوست

انسان خواہ کتنے اونچے درجے پر ہو لیکن دوسروں (اپنے سے کمتر درجے والوں) کو معزز اور محترم سمجھے اور اپنے حقیر سے حقیر کام خود کرنے میں عار محسوس نہ کرے تو اسی کا نام تواضع ہے۔ رسولِ کریمؐ دین اور دنیا کے بادشاہ ہونے کے باوجود حد درجہ متواضع اور سادہ مزاج تھے۔ مجلس میں آپ کبھی پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ چھوٹا ہو یا بڑا اسے سلام کرنے میں خود سبقت کرتے تھے۔ صحابہ کو اکثر نام کی بجائے کنیت کے ساتھ پکارتے تھے۔ غلاموں مسکینوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیتے تھے۔ غریب سے غریب آدمی کی عیادت کو تشریف لے جاتے تھے۔ خچر اور گدھے پر بھی خوشی سے سوار ہو جاتے اور دوسروں کو ساتھ بٹھا لیتے۔ صحابہ کرامؓ کے ساتھ گھل مل کر بیٹھ جاتے اور کسی امتیازی نشست یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نشان کی ضرورت نہ سمجھتے۔ بازار سے خود سودا خرید کر لے آتے اپنے جانوروں کو خود چارہ ڈالتے۔ ان کے بدن پر تیل ملتے۔ گھر کے دوسرے کام بھی اپنے ہاتھ سے کرنے میں خوشی محسوس فرماتے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ اپنے کپڑوں میں خود پیوند لگا لیتے تھے۔ اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دے لیتے تھے۔ اور دودھ دوہ لیتے تھے۔ یہ اس عظیم المرتبت ہستی کی شان تواضع تھی۔ جس کے ایک اشارے پر ہزاروں لوگ کٹ مرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)

ایک دفعہ رسولِ اکرمؐ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے دیکھا تو مسجد میں کسی نے ناک صاف کی ہوئی تھی۔ حضورؐ نے ایک کنکر لے کر خود اپنے دست مبارک سے اس کو کھرچ ڈالا اور پھر لوگوں کو نصیحت کی کہ مسجد خدا کا گھر ہے اس میں غلاظت پھینکنے سے بچو۔

(۲)

ایک دفعہ آپ سفر میں تھے۔ کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ آپؐ اسے درست کرنے لگے۔ تو ایک صحابی نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ لایئے میں ٹانک دوں۔'' حضورؐ نے فرمایا۔ نہیں تشخص پسندی مجھے محبوب نہیں۔'' چنانچہ آپؐ نے خود ہی تسمہ ٹانکا۔

(۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ حج کو تشریف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ جو چادر آپ اوڑھے ہوئے تھے۔ اس کی قیمت محض چار درہم تھی۔

(۴)

ایک دفعہ حضورؐ نے ایک دوکان سے پاجامہ خریدا۔ اٹھنے لگے تو دوکاندار نے حضورؐ کا دست مبارک چومنا چاہا۔ آپ نے ہاتھ پیچھے ہٹا لیا۔ اور فرمایا۔ ''یہ تو اہل عجم کا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دستور ہے۔ میں بادشاہ نہیں ہوں۔تم ہی سے ایک ہوں۔"

(۵)

حضورؐ یہود بنی قریظہ کی جانب تشریف لے گئے تو ایک گدھے پر سوار تھے۔ جس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھی اور اس کی پشت پر زین کی جگہ کھجور کی چٹائی پڑی ہوئی تھی۔

(۶)

مسند احمد ابن حنبلؒ میں دو صحابیوں سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضورؐ کے خانہ اقدس پر حاضر ہوئے۔ دیکھا تو آپ خود مکان کی مرمت کر رہے ہیں۔ ہم بھی حضورؐ کا ہاتھ بٹانے لگے۔ جب کام ختم ہو گیا تو حضورؐ نے ہمارے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

(۷)

ایک دفعہ حضورؐ کے پاس کہیں سے چادریں آئیں۔ آپؐ نے ان میں سے اکثر تقسیم فرما دیں اور پھر خانہء اقدس کے اندر تشریف لے گئے۔ اس وقت ایک صحابی حضرت مخرمہؓ اپنے بیٹے مِسوَرؓ کے ہمراہ اپنا حصہ لینے پہنچے۔ مخرمہؓ نے اپنے فرزند سے کہا۔ "حضورؐ کو آواز دے کر بلاؤ۔" مسورؓ نے کہا ابا جان میری کیا حیثیت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دوں۔"

مخرمہؓ نے کہا۔ "بیٹے رسول اللہ جبار نہیں ہیں۔" اس پر مسورؓ نے جرأت کر کے آواز دی۔ حضورؐ فوراً باہر تشریف لے آئے اور ان کو دیبا کی ایک قبا عنایت فرمائی۔

(۸)

جنگ حنین کے بعد جب اسیرانِ جنگ حضورؐ کی خدمت میں پیش ہوئے تو ان میں سے ایک بی بی نے عرض کیا۔ "میں حلیمہ سعدیہ کی دختر شیما ہوں اور آپ کی رضاعی بہن ہوں۔" حضورؐ نے اس کا ثبوت مانگا تو انہوں نے کہا میں بچپن میں آپ کو کھلایا کرتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھی۔ ایک دفعہ آپ نے میری پشت میں کاٹ لیا تھا۔ جس کا نشان اب بھی موجود ہے۔" چنانچہ انہوں نے حضورؐ کو وہ نشان دکھا دیا۔ حضورؐ نے فوراً اپنی ردائے مبارک زمین پر بچھا دی۔ اس پر نہایت عزت سے بٹھایا اور فرمایا میں تمہارا بھائی ہوں۔ میرے پاس رہو یا اپنے قبیلے میں جانا پسند کرو تمہاری توقیر میں فرق نہ آئے گا۔" شیما نے قبیلہ میں جانا پسند کیا حضورؐ نے انہیں ایک کنیز ایک غلام اور بھیڑ بکریوں کا ایک ریوڑ عنایت فرمایا۔ وہ حضورؐ کی تواضع اور اعانت سے متاثر ہو کر اسی وقت مسلمان ہو گئیں۔

☆......☆......☆

اِنکسار اور مساوات پسندی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں حد درجہ انکسار تھا۔ امارت پسندی سے سخت اجتناب فرماتے تھے۔ اور موٹا جھوٹا جو مل جاتا پہن لیتے تھے۔ کھانا بھی نہایت سادہ کھاتے تھے۔ زمین پر، فرش پر، چٹائی پر جہاں جگہ مل جاتی تھی بیٹھ جاتے تھے۔ جہاں تک انسانی برادری کا تعلق ہے آپ دوسروں پر اپنے آپ کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ دنیا کو سب سے پہلے آپؐ ہی نے مساوات کا درس دیا اور رنگ ونسل، امیر اور غریب، آقا اور غلام کا امتیاز بالکل مٹا دیا۔ دینی اور دینوی امور میں آپ دوسروں کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر کام کرتے تھے۔ اور یہ کبھی پسند نہ فرماتے تھے کہ خود بیٹھے رہیں اور دوسرے کام کرتے رہیں۔

(۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں آیا اور کہا۔ یـا خیـر البـریـتہ (اے بہترین مخلوق) تو رسولؐ اللہ نے (ازراہ انکسار) فرمایا۔ یہ وصف تو ابراہیم علیہ السّلام کا ہے۔ (مسلم)

(۲)

حضرت عمرؓ بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

"لوگو میری مدح میں مبالغہ نہ کرنا۔ جس طرح نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کی مدح میں مبالغہ کیا۔ میں تو خدا کا ایک بندہ ہوں۔ اس لیے تم مجھے خدا کا بندہ اور اس کا رسول کہو (صحیحین)

(۳)

ایک دفعہ ایک شخص حضورؐ سے ملاقات کرنے کے لیے آیا۔ لیکن آپ کو دیکھ کر رُعب نبوت سے کانپنے لگا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "گھبراؤ نہیں میں بادشاہ نہیں ہوں۔ ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی۔"

(۴)

جس دن حضورؐ کے فرزند حضرت ابراہیمؑ نے وفات پائی۔ اتفاق سے اسی دن سورج گرہن لگا۔ لوگوں نے خیال کیا کہ حضورؐ کے صدمہ کا اثر سورج پر بھی ہوا ہے۔ حضورؐ نے سنا تو لوگوں کو مسجد میں جمع کیا اور فرمایا۔ "لوگو! کسی کی موت سے سورج یا چاند میں گرہن نہیں لگتا۔ یہ خدا کی قدرت کا ایک نشان ہے۔"

(۵)

حضورؐ کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ وہ بہت تیز رفتار تھی اور کوئی جانور اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک دفعہ ایک اعرابی اپنی سواری پر آیا اور اسے تیز دوڑاتا ہوا عضباء سے آگے نکل گیا۔ مسلمانوں کو اس کی یہ حرکت اچھی نہ لگی۔ حضورؐ نے مسکرا کر فرمایا۔ "خدا اگر کسی کو اونچا اٹھاتا ہے تو نیچا بھی دکھاتا ہے۔

(۶)

مسجد قُباء اور مسجدِ نبویؐ کی تعمیر کے وقت رسولِ اکرم صحابہؓ کے ساتھ مل کر گارا ڈھوتے تھے۔ وہ بہیترا عرض کرتے تھے کہ یا رسولؐ اللہ آپ رہنے دیجئے ہم خود یہ کام کر لیں گے۔ لیکن آپؐ فرماتے تھے نہیں میں تمہارے شانہ بشانہ اس کام میں حصہ لوں گا۔ اسی طرح جنگ احزاب کے موقع پر آپ عام مزدوروں کی طرح صحابہ کرامؓ کے ساتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

خندق کھودتے تھے۔ جسم اطہر گرد وغبار سے اَٹ جاتا تھا اور تھکن سے چور چور ہو جاتے تھے۔ لیکن اس حال میں بھی کام جاری رکھتے تھے۔ حالانکہ اردگرد ہزاروں جاں نثار موجود ہوتے تھے اور حضورؐ سے بار بار کام چھوڑنے کی استدعا کرتے تھے۔

(۷)

ایک سفر میں صحابہء کرامؓ نے بکری ذبح کی اور اس کو پکانے کے لیے آپس میں کام بانٹ لیے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''میں جنگل سے ایندھن لاؤں گا۔'' صحابہ کرامؓ نے عرض کی۔ ''یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان، آپ تشریف رکھیں ہم سب کام کر لیں گے۔'' حضورؐ نے فرمایا۔ ''مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں تم سے اپنے کو ممتاز کروں۔''

(۸)

غزوۂ بدر کے اسیروں میں آپؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی تھے۔ قیدیوں کی رہائی کے لیے زرفدیہ کی ادائیگی شرط تھی۔ بعض انصار نے حضورؐ سے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ آپ اجازت دیں تو ہم اپنے بھانجے (عباسؓ) کو زرفدیہ لیے بغیر رہا کر دیں۔''

حضورؐ نے فرمایا۔ ''نہیں ایک درہم بھی معاف نہ کرو۔ (یعنی میرے چچا ہونے کی وجہ سے ان سے امتیازی سلوک نہ کرو۔'')

(۹)

ایک دفعہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں گرفتار ہوئی۔ حضرت اسامہ بن زیدؓ جنہیں رسولِ اکرمؐ نہایت محبوب رکھتے تھے، اس عورت کی سفارش کرنے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا۔

''اسامہ کیا تم حدود خداوندی میں سفارش کرتے ہو۔''

پھر آپؐ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا۔ ''تم سے پہلی اُمتوں پر خدا کا غضب اسی لیے نازل ہوا کہ وہ معزز آدمیوں کے جرم سے چشم پوشی کرتے اور غریب مجرموں کو سزا دیتے۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کی مرتکب ہوتی تو اس کے بھی ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کاٹے جاتے"۔

(۱۰)

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس سواری کے جانور بہت کم تھے۔ ہر تین آدمیوں کے درمیان ایک اونٹ تھا۔ اس پر لوگ باری باری چڑھتے اترتے تھے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی باری سے اونٹ پر چڑھتے تھے اور پھر اتر کر پیدل چلنے والوں کے ساتھ شریک ہو جاتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ آپ اونٹ پر تشریف رکھیں۔ پیدل چلنے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں۔" حضورؐ نے فرمایا۔ "میں تم سے کم پیادہ پا نہیں چل سکتا اور نہ تم سے کم ثواب کا محتاج ہوں۔"

(۱۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص محبوب نہ تھا۔ لیکن جب آپؐ تشریف لاتے تو صحابہؓ تعظیم کے لیے کھڑے نہ ہوتے کیونکہ حضورؐ اس سے ناخوش ہوتے تھے۔ (ترمذی)

(۱۲)

حضورؐ مجلس میں تشریف فرما ہوتے اور کوئی چیز آ جاتی تو آپ اس کی تقسیم ہمیشہ داہنی جانب سے شروع فرماتے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ بائیں جانب بڑے جلیل القدر صحابہؓ تشریف فرما ہوتے اور دائیں جانب کوئی گمنام اور مسکین آدمی۔ لیکن حضورؐ ہمیشہ اس گمنام اور مسکین آدمی کو ترجیح دیتے اور فرماتے۔ "کہ پہلے داہنی طرف والے کا حق ہے۔"

☆......☆......☆

ایثار

ایثار ایک عظیم اخلاقی صفت ہے۔ اس کا درجہ سخاوت سے بڑھ کر ہے۔ سخاوت یہ ہے کہ اپنی ضرورت سے زائد مال دوسروں کے لیے صرف کیا جائے مگر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ایثار یہ ہے کہ مال یا وقت صرف اپنی ضرورت کے لیے ہو لیکن دوسروں کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی جائے اور اس میں خواہ اپنا نقصان ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اسے خوش دلی سے گوارا کر لیا جائے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایثار مجسمؐ تھے۔ آپؐ خواہ کس حال میں ہوتے دوسروں کی حاجتیں پوری کرنے سے کبھی دریغ نہ کرتے۔ چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

(۱)

ایک دن قبیلہ بنی غفار کا ایک شخص آپ کے ہاں مہمان ہوا۔ اس دن رات کے کھانے کے لیے آپ کے گھر میں صرف بکری کا دودھ تھا۔ آپؐ نے وہ دودھ مہمان کو پلا دیا اور خود فاقہ کیا۔ حالانکہ اس سے پہلی شب بھی آپؐ فاقہ سے تھے۔

(۲)

ایک غریب صحابی نے شادی کی۔ دعوت ولیمہ کے لیے ان کے پاس کچھ نہ تھا۔ حضورؐ کو معلوم ہوا تو اپنے گھر سے آٹے کی ٹوکری منگا کر ان کی نذر کر دی۔ حالانکہ اس دن آٹے کی اس مقدار کے سوا حضورؐ کے گھر میں کھانے کے لیے کوئی چیز نہ تھی۔

(۳)

ایک شخص نے مرتے وقت وصیّت کی کہ میرے سات باغ رسولِ اکرمؐ کو دے دیے جائیں۔ یہ ۳ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت حضورؐ کو مال کی شدید ضرورت تھی لیکن آپؐ نے ان ساتوں باغات کی آمدنی راہِ خدا میں وقف کر دی۔ جو کچھ حاصل ہوتا تھا۔ آپؐ ایک درہم بھی اپنے پاس نہ رکھتے تھے اور سب غربا و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔

(۴)

ایک دفعہ ایک خاتون نے آپ کی خدمت میں چادر پیش کی۔ آپؐ کو چادر کی ضرورت تھی۔ آپؐ نے لے لی۔ ایک صحابیؓ نے اسی وقت چادر کے لیے اپنی ضرورت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بتائی۔ حضورؐ نے وہ چادر بلا تامّل ان کو دے دی۔

(۵)

حضوؐر کو اپنی لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے بے حد محبت تھی۔ وہ آتیں تو حضوؐر کھڑے ہوکر ان کی پیشانی کو چومتے اور اپنی جگہ بٹھاتے لیکن ان کا یہ حال تھا کہ تنگدستی کی وجہ سے چکی پیستی تھیں۔ یہاں تک کہ ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے تھے۔ خود ہی پانی بھرتی تھیں۔ اور گھر کے دوسرے کام کاج بھی انجام دیتی تھیں۔ ایک دن حضرت علی کرمّ اللہ وجہہٗ نے کہا کہ تم حضورؐ سے ایک لونڈی مانگ لو۔ وہ حضرت علیؓ کے ہمراہ حضوؐر کی خدمت میں گئیں اور ان کی معرفت عرض کی کہ فلاں غزوہ میں جو کنیزیں آئی ہیں ان میں سے ایک کنیز مجھے عنایت ہو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''ابھی تک اصحابِ صفہ کا کوئی انتظام نہیں ہوا وہ بے چارے بڑی مصیبت میں ہیں۔ جب تک ان کا انتظام نہ ہو جائے میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا۔''

☆......☆......☆

حلم وتحمّل

کسی کی زیادتی پر ضبط کرنا اور اس کی غلطی سے چشم پوشی کرنا اس کا نام حلم وتحمل بردباری ہے۔ رسولِ اکرمؐ میں یہ وصف بدرجہ اتم موجود تھا۔ یہ آپؐ کی کشادہ دلی اور حلم و تحمل ہی تھا جس نے اسلام کے بدترین دشمنوں کو بھی آپ کے قدموں پر جھکا دیا۔

(۱)

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اور آپ موٹے کنارے کی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ پس ایک اعرابی آپ سے ملا اور آپ کی چادر پکڑ کر آپ کو نہایت سختی سے کھینچا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ اس کے سینہ تک کھنچ آئے اور میں نے رسولؐ اللہ کی گردن مبارک کو دیکھا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اس میں اعرابی کے زور سے کھینچنے کی وجہ سے چادر کے کناروں کے نشان پڑ گئے۔ پھر اس اعرابی نے کہا۔

"اے محمدؐ اللہ کا جو مال تیرے پاس ہے اس میں سے مجھے بھی دینے کا حکم کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے اور اسے کچھ دینے کا حکم فرمایا۔ (صحیحین)

(۲)

مدینہ میں زید بن سعنہ نام ایک یہودی تھا۔ رسولِ اکرمؐ نے اس سے ایک مقررہ مدت کے لیے قرض لیا تھا۔ وہ یوم وعدہ سے تین دن پہلے آ گیا اور قرض کی واپسی کے لیے شدید تقاضا کیا یہاں تک کہ آپؐ کی چادر مبارک جسم اطہر سے کھینچ لی اور کہا کہ عبدالمطلب کا خاندان ہی نادہند ہے۔ اس وقت حضرت عمر فاروقؓ کہیں قریب ہی تھے۔ انہیں سخت غصہ آیا۔ زید سے مخاطب ہوکر کہنے لگے۔

"او دشمنِ خدا تو رسول اللہ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔"

رسولِ اکرمؐ نے متبسّم ہو کر فرمایا۔ "عمر تمہیں لازم تھا کہ اسے جھڑکنے کی بجائے محبت سے سمجھاتے کہ نرمی سے تقاضا کرے اور مجھے حسنِ ادائیگی کے لیے کہتے۔"

پھر حضورؐ نے زید سے فرمایا کہ ابھی وعدہ میں تین دن باقی ہیں۔ لیکن خیر میں ابھی تمہارا قرض ادا کیے دیتا ہوں۔"

پھر حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اس کا قرض ابھی ادا کر دو اور بیس صاع زیادہ بھی دینا کیونکہ تم نے اسے ڈرایا دھمکایا ہے۔"

حضورؐ کے حلم وتحمل نے زید کے دل میں اسلام کا بیج بو دیا۔ اور وہ بعد میں مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

(۳)

ایک دفعہ حضورؐ ایک دعوت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی گریہ وزاری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر رہی تھی۔ آپؐ نے اسے صبر کی تلقین فرمائی۔ وہ آپؐ کی صورت شناسا نہ تھی۔ حضورؐ کی تلقین اس کو ناگوار گزری اور تلخی سے بولی۔ "حضورؐ خاموشی سے چلے آئے۔ بعد میں لوگوں نے اس عورت سے کہا۔" معلوم ہے یہ کون تھے؟ یہ رسولؐ اللہ تھے۔ بیچاری سخت نادم ہوئی۔ دوڑی ہوئی حضورؐ کی خدمت میں پہنچی اور عرض کی۔ "یا رسول اللہ میں آپ کو پہچانتی نہ تھی۔ للّٰلہ میری گستاخی معاف فرما دیجئے۔"

حضورؐ نے صرف اتنا فرمایا۔ "صبر وہی معتبر ہے جو عین مصیبت کے وقت کیا جائے۔"

(۴)

ایک اعرابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اعرابی احترامِ مسجد سے ناواقف تھا۔ وہیں ایک طرف کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ لوگ اسے مارنے کے لیے دوڑے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "جانے دو اور پانی کا ایک ڈول لا کر بہا دو۔"

(۵)

صلح نامہء حدیبیہ کے وقت قریشِ مکّہ کے سفیر سہیل بن عمرو تھے (جو بعد میں مشرف بہ اسلام ہو گئے) حضورؐ نے صلح نامہ میں یہ الفاظ لکھوائے۔ **هٰذَا مِنْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ** (یہ تحریر محمد رسول اللہ کی طرف سے ہے) تو سہیل نے اعتراض کیا کہ ہمیں یہ الفاظ منظور نہیں کیونکہ ہم آپ کو رسول تسلیم نہیں کرتے۔ ان کی بجائے **هٰذَا مِنْ مُحَمَّد بِنْ عَبْدُاللهِ** کے الفاظ لکھے جائیں۔ سہیل کی یہ بات سخت توہین انگیز تھی۔ لیکن حضورؐ نے ضبط کرتے ہوئے فرمایا۔ جیسے سہیل کہتا ہے وہی لکھ دو۔"

حضرت علی کرمّ اللہ وجہہٗ معاہدہ کے کاتب تھے۔ انہوں نے عرض کیا۔ حضورؐ میری یہ مجال نہیں کہ میں رسول اللہ کے الفاظ مٹاؤں حضورؐ نے خود یہ الفاظ مٹا دیئے۔

(٦)

ایک مرتبہ چند شریر یہودی آپؐ کے پاس آئے اور **اَلسَّامُ عَلَیْکُم** (تمہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

موت نصیب ہو) کہا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ قریب ہی موجود تھیں۔ انہوں نے ترش رو ہو کر جواب دیا۔ "وعلیکم السّام والعنتہ" (تمہیں بھی موت آئے اور لعنت اس پر مزید) جب وہ چلے گئے۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ "عائشہ تم نے کیوں ایسا جواب دیا اللہ تعالیٰ تو نرمی کو پسند کرتا ہے۔" حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ آپ نے یہودیوں کے الفاظ نہیں سنے تھے؟" حضورؐ نے فرمایا۔ "سن لیے تھے لیکن میں نے نرمی سے وعلیکم (اور تم پر بھی) کہہ دیا تھا اور اسی قدر جواب کافی تھا۔

☆......☆......☆

شرم وحیا

عمدہ اخلاق میں شرم وحیا ایک نہایت اعلیٰ صفت ہے۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا کو ایمان کی علامت بلکہ ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔ سرورِ کائناتؐ خود حیا کا مکمل نمونہ تھے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے جو پردہ میں بیٹھی رہتی ہو۔ جب آپ کسی ناگوار بات کو دیکھتے تو ہم اسے آپ کے چہرہ مبارک سے معلوم کر لیتے تھے۔ کیونکہ اس کا اثر آپ کے چہرہ مبارک پر ظاہر ہو جاتا تھا۔ (صحیحین)

(۱)

جب کعبہ تعمیر ہونے لگا تو رسولِ اکرمؐ کمسن تھے۔ تمام شرفائے مکّہ اور ان کے بچے اس کی تعمیر میں لگے ہوئے تھے۔ رسولِ اکرمؐ بھی اپنے چچا حضرت عباسؓ کے ساتھ پتھر ڈھو رہے تھے۔ حضرت عباسؓ نے رسولِ کریمؐ سے فرمایا کہ اپنا تہہ بند کھول کر گردن پر رکھ لو تاکہ پتھر کی خراش نہ لگے۔ رسول کریمؐ نے اپنا تہہ بند کھولا۔ تو دفعتہً بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو زبانِ مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ "میرا تہبند، میرا تہبند۔" لوگوں نے تہبند آپ کی کمر سے باندھ دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۲)

جب کوئی خطا کار حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی کا خواستگار ہوتا تو حضورؐ شرم سے گردن مبارک جھکا لیتے تھے۔ (ترمذی)

(۳)

اگر کبھی کسی شخص کی کوئی حرکت حضورؐ کو پسند نہ آتی تو آپؐ اس کا نام لے کر منع نہ فرماتے بلکہ عالم الفاظ میں اس کام کی ممانعت فرما دیتے۔

(۴)

رسولِ اکرمؐ کبھی کسی پر طعن و تشنیع نہ فرماتے کیونکہ اسے بھی شرم و حیا کے خلاف سمجھتے تھے۔ بازاروں سے گزرتے تو نظریں جھکا کر اور نہایت خاموشی سے۔ قہقہہ لگا کر کبھی نہ ہنستے تھے۔ ہنسی کے موقع پر بھی اکثر زیرلب تبسم پر اکتفاد فرماتے۔

(۵)

حضورؐ کا معمول تھا کہ رفع حاجت کے لیے شہر سے اس قدر دور نکل جاتے تھے کہ نگاہوں سے اوجھل ہو جاتے تھے۔

(۶)

عرب کے لوگ رفعِ حاجت کے وقت میدانوں میں کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ جاتے تھے۔ اور باتیں کرتے رہتے تھے۔ حضورؐ نے لوگوں کو اس حرکت سے منع فرمایا اور تنبیہ فرمائی کہ اس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔

(۷)

ایک دفعہ اُمّ المؤمنین حضرت اُمِ سلمہؓ کی خدمت میں، حمص سے چند عورتیں آئیں۔ حضرت اُمِ سلمہؓ نے ان سے پوچھا کیا تمہارے وہاں عورتیں حمام میں نہاتی ہیں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انہوں نے کہا۔ ”کیا حمام بری چیز ہے۔“؟ حضرت اُمِ سلمہؓ نے فرمایا۔ ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو عورت اپنے گھر کے سوا کسی گھر میں کپڑے اتارتی ہے خدا تعالیٰ اس کی پردہ دری کرتا ہے۔

☆......☆......☆

زُہد و قناعت

زُہد کے معنی ہیں راحتِ دنیا کو راحتِ آخرت کے طلب کرنے کے لیے ترک کر دینا اور قناعت کے معنی ہیں کہ نفس اشیائے خوردنی اور نوشیدنی میں صرف اشیائے ضروریہ پر اکتفا کرنا اور جمع مال کی حرص نہ کرنا۔ قناعت کی نسبت حدیث میں آیا ہے۔ القنا عته کنز لا یفنیٰ (یعنی قناعت ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی فنا نہیں ہوتا) جو شخص فقر و افلاس میں مبتلا ہو۔ اس کا زہد و قناعت اختیار کرنا مجبوری کے سبب سے ہوتا ہے۔ لیکن جس شخص کو دنیا کی تمام نعمتیں میسر ہوں یا اس کے اشارے پر مہیا ہو سکتی ہوں۔ وہ اگر زہد و قناعت اختیار کرے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی حقیقی زہد و قناعت ہے اور اس کی خوشنودی کا باعث ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے زہد و قناعت کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز کیا تھا۔ آپؐ کا حکم تمام عرب میں نافذ تھا اور یمن سے شام تک آپؐ کا کلمہ پڑھا جاتا تھا۔ آپؐ کے ایک اشارے پر دنیا بھر کے خزانے آپؐ کے قدموں پر ڈھیر ہو سکتے تھے۔ لیکن اس عالم میں آپؐ کے زہد و قناعت کی جو کیفیت تھی اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے۔

(۱)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ مدینہ آ کر رسولِ اکرمؐ نے متواتر تین دن تک کبھی گیہوں کی روٹی نہ کھائی۔

(۲)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ متواتر ایک ایک مہینہ گزر جاتا تھا اور ہمارے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گھر میں چولہا نہ جلتا تھا۔ اہلِ خانہ پانی اور کھجور پر گزران کرتے۔

(۳)

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرمؐ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اور کبھی کسی سے فاقہ کا شکوہ نہیں فرمایا۔ کبھی فاقہ کی وجہ سے رات بھر نیند نہ آتی لیکن اگلے دن پھر روزہ رکھ لیتے تھے۔ ایک دن میں حضورؐ کو فاقہ کی حالت میں دیکھ کر رو پڑی اور عرض کیا۔ ''یارسول اللہ دنیا میں سے اتنا ہی قبول کر لیجئے جو جسمانی طاقت کو قائم رکھنے کے لیے کافی ہو۔'' آپ نے جواب دیا۔ ''عائشہ مجھے دنیا سے کیا غرض۔ میرے بھائی اولوالعزم رسول تو اس سے بھی زیادہ حالت پر صبر کیا کرتے تھے۔ وہ اسی طریقہ پر چلے اور خدا کے سامنے گئے۔ خدا نے ان کو اپنے کرم سے نوازا اور ان کو پورا پورا ثواب دیا۔ اب اگر میں آسودہ حالی کی زندگی پسند کرتا ہوں تو مجھے یہ بھی شرم آتی ہے کہ کل کو ان سے کم رہ جاؤں۔ دیکھو مجھے تو جو چیز سب سے محبوب ہے وہ یہ ہے کہ اپنے بھائیوں اور دوستوں سے جا ملوں۔

(۴)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرمؐ کا کوئی کپڑا تہہ کر کے نہیں رکھا گیا۔ یعنی آپؐ کے پاس کپڑوں کا صرف ایک جوڑا تھا دوسرا نہیں تھا جو تہہ کر کے رکھا جا سکتا۔

(۵)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن میں رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپؐ نے شکم مبارک پر کپڑا کس کر باندھا ہوا ہے۔ میں نے سبب پوچھا تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے کہا۔ ''بھوک کی وجہ سے۔''

(۶)

ایک دفعہ صحابہء کرامؓ نے رسولِ اکرمؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے فاقہ کشی کی شکایت کی اور اپنے پیٹ کھول کر دکھائے۔ ان پر پتھر بندھے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اپنے شکم

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

مبارک سے کپڑا ہٹایا تو ایک کی بجائے دو پتھر بندھے ہوئے تھے۔

(۷)

رسولِ اکرمؐ اکثر موٹے جھوٹے اور بھیڑ کی کھال کے بنے ہوئے کپڑے پہنتے تھے۔ ایک دفعہ کسی نے ریشم کا شلوکہ نذر کیا آپؐ نے پہن لیا اور نماز ادا فرمائی۔ پھر اسے نہایت کراہت کے ساتھ اتار دیا اور فرمایا۔ پرہیزگاروں کے لیے یہ لباس مناسب نہیں۔"

(۸)

ایلاء کے زمانہ میں حضرت عمر فاروق رسولِ اکرمؐ کی کوٹھڑی میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضورؐ کے جسمِ اطہر پر صرف ایک تہہ بند ہے۔ ایک کھری چار پائی ہے۔ سرہانے ایک تکیہ پڑا ہے۔ جس میں خرمے کی چھالی بھری ہے۔ ایک طرف مٹھی بھر جو رکھے ہیں۔ کھونٹی پر مشکیزہ کی کچھ کھالیں لٹک رہی ہیں اور جسمِ اقدس پر چارپائی کے بان کی بدھیاں پڑی ہیں۔

دین و دنیا کے بادشاہ کی یہ حالت دیکھ کر حضرت عمرؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے عرض کی یارسول اللہ یہ آپؐ کا خانہ اقدس ہے اور یہ اس کا سامان۔ قیصر وکسریٰ تو عیش کریں اور خدا کے برگزیدہ پیغمبر کے گھر کا یہ حال۔" حضورؐ نے فرمایا۔ اے ابنِ خطاب! کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ وہ دنیا بنا لیں اور ہم آخرت"۔

(۹)

ایک دفعہ حضورؐ ایک بوریئے پر استراحت فرما تھے۔ اٹھے تو جسم مبارک پر بوریئے کے نشان پڑ گئے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کی۔"یا رسول اللہ اجازت ہو تو ہم کوئی گدا بنوا کر پیش کریں۔" حضورؐ نے فرمایا۔ مجھے دنیا سے کیا کام؟ میرا تو دنیا سے صرف اتنا تعلق ہے جیسے کوئی سوار تھوڑی دیر کے لیے کسی درخت کے سایہ میں بیٹھ جائے اور پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جائے۔

(۱۰)

حضورؐ نے جب سفرِ آخرت اختیار فرمایا تو تھوڑے سے جَو کے سوا گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا۔ رحلت سے پہلی شب حضرت عائشہ نے پڑوسن سے چراغ کے لیے تیل منگوایا۔ جن کپڑوں میں آپؐ نے وفات پائی۔ ان میں اوپر تلے کئی پیوند لگے ہوئے تھے۔ اور آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تین صاع جَو پر گروی رکھی ہوئی تھی۔

☆......☆......☆

عفو و درگزر

اپنے بیگانے ہر ایک کی غلطیوں اور زیادتیوں سے درگزر کرنا اور بدترین دشمنوں پر قابو پا کر معاف کر دینا عفو ہے۔ یہ ایک عظیم اخلاقی صفت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لیے بڑا اجر و ثواب ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے۔

اِنْ تُبْدُوْ خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْ عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا۝ (النّسآء ۱۳۱۔ع)	نیکی کھلم کھلا کرو یا درپردہ دونوں کا اجر ہے۔ اگر کسی کی برائی معاف کر دو تو اس میں یہ اجر ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ وہ بڑا قدرت والا ہے

عفو و درگزر حضورؐ کے صحیفہ اخلاق کا ایسا نمایاں باب ہے کہ غیر مسلم مؤرخین بھی اس کی تعریف میں رطب اللّسان ہیں۔ آپ سراپائے حلم و عفو تھے۔ ساری عمر آپؐ نے کسی سے اپنے ذاتی معاملہ میں بدلہ نہیں لیا اور نہ کسی کو بددعا دی حتیٰ کہ بدترین دشمنوں پر بھی قابو پا کر انہیں یکسر معاف کر دیا۔ حضورؐ کے عفو و درگزر کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

(۱)

ایک بار رسولِ اکرمؐ ایک درخت کے نیچے سو رہے تھے کہ ایک کافر غورث

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بن الحارث شمشیر بدست آپ کو شہید کرنے کے ارادہ سے آیا اور گستاخانہ جگا کر پوچھا۔ ''اب تم کو کون بچائے گا''۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''اللہ''۔ یہ سن کر غورث کے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی اور تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ حضورؐ نے یہی تلوار اٹھا کر اس سے پوچھا۔ ''اب تجھے کون بچا سکتا ہے''۔

فرطِ دہشت سے اس کے منہ سے کوئی لفظ نہ نکلا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''جاؤ میں بدلہ نہیں لیا کرتا۔''

(۲)

ایک دفعہ مکّہ میں سخت قحط پڑا۔ لوگوں نے ہڈیاں اور مردار بھی کھانے شروع کر دیئے۔ ابوسفیان جو ان دنوں حضورؐ کے بدترین دشمن تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا۔

''محمدؐ تم لوگوں کو صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہو۔ تمہاری قوم ہلاک ہو رہی ہے اپنے خدا سے دعا کیوں نہیں کرتے۔

گو قریش کی ایذا رسانی اور شرارتیں انسانیت کی حدود کو بھی پھاند گئی تھیں۔ لیکن ابوسفیان کی بات سن کر فوراً آپ کے دستِ مبارک دعا کے لیے اٹھ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر مینہ برسایا کہ جل تھل ایک ہو گئے اور قحط دور ہو گیا۔

(۳)

نبوت کے ساتویں سال ''شعبِ ابی طالب'' کی تین سالہ محصوری کا درد ناک واقعہ پیش آیا۔ اس کی تفصیل ''صبر واستقامت'' کے باب میں بیان کی جا چکی ہے۔ مکّہ میں غلہ یمامہ سے آتا تھا۔ ''شعبِ ابی طالب'' کے مقدّس محصورین کے ہاتھ کفّارِ مکّہ کے ایما پر اہلِ یمامہ نے غلہ فروخت کرنے سے انکار کر دیا اور رئیسِ یمامہ ثمامہ بن اُثال نے ایسا اہتمام کیا کہ یمامہ کے غلے کا ایک دانہ بھی شعب ابی طالب میں نہیں پہنچ سکتا تھا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد یہی ثمامہ ایک دفعہ مسلمانوں کے ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گرفتار ہو گئے۔ انہیں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا جائے۔ ثمامہ نے لجاجت سے کہا۔ ''اے محمدؐ! اگر تم مجھے قتل کرو گے تو بجا ہو گا میں اسی کا مستحق ہوں اور اگر احسان کرو گے تو ایک شکرگزار پر احسان ہو گا۔ اگر زرِ فدیہ سے میری رہائی ہو سکتی ہے تو میں دینے کے لیے تیار ہوں''۔

حضورؐ نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا اور مسجد سے تشریف لے گئے۔ دوسرے دن پھر ثمامہ نے حضورؐ کے سامنے یہی تقریر کی۔ آپؐ خاموش رہے۔ تیسرے دن انہوں نے پھر یہی کلمات دہرائے۔ تو آپ نے حکم دیا۔ ''اسے آزاد کر دو''۔ ثمامہ کو اپنی شقاوت اور اسلام دشمنی اچھی طرح یاد تھی۔ خلافِ توقع رہائی پا کر اس قدر متاثر ہوئے کہ اسی وقت صدقِ دل سے کلمہء شہادت پڑھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے اور حضورؐ کی خدمت میں روتے ہوئے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ آج سے پہلے مجھ سے بڑھ کر آپ کا دشمن کوئی نہ تھا لیکن آج آپ سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہیں ہے۔ اسلام کو میں بدترین مذہب سمجھتا تھا لیکن آج میرے نزدیک یہ بہترین مذہب ہے۔ مدینہ سے مجھے سخت نفرت تھی لیکن آج اس سے زیادہ پسندیدہ شہر میری نظر میں اور کوئی نہیں ہے۔

مسلمان ہو کر ثمامہ مکّہ گئے تو قریش نے طعنہ دیا کہ تیری عقل ٹھکانے نہیں رہی جو تو نے محمدؐ کا دین اختیار کر لیا ہے۔

ثمامہؓ نے غضبناک ہو کر جواب دیا۔ ''خدا کی قسم اب محمد رسول اللہ کی اجازت کے بغیر غلہ کا ایک دانہ بھی یمامہ سے نہیں آئے گا''۔

چنانچہ انہوں نے مکّہ کو غلہ کی ترسیل یکسر بند کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مکّہ میں قحط پڑ گیا اور قریش کو چھٹی کا دودھ یاد آ گیا۔ انہوں نے حضورؐ کی خدمت میں ایک وفد بھیجا کہ مکّہ کے بوڑھے بچے، مرد، عورتیں سب اناج کے ایک ایک دانہ کو ترس رہے ہیں، آپؐ یہ بندش اٹھوا دیں۔ حضورؐ کو رحم آ گیا اور آپؐ نے ثمامہؓ کو پیغام بھیجا کہ اب ان لوگوں پر رحم کرو اور بندش اٹھا لو۔ ثمامہؓ نے حضورؐ کے حکم کی تعمیل کی اور پھر حسبِ دستور مکّہ کو غلہ بھیجنے لگے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۴)

حدیبیہ کے میدان میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ اسّی آدمی کوہ تنعیم سے مسلمانوں کو قتل کرنے کے ارادہ سے اترے مگر سب مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے۔ گو وہ سب واجب القتل تھے۔ لیکن حضورؐ کا دریائے عفو و کرم جوش میں آ گیا اور آپ نے سب کو بغیر کسی معاوضہ کے آزاد کر دیا۔

(۵)

فتح خیبر کے بعد ایک یہودی عورت زینب بنتِ حارث نے رسولِ اکرمؐ کی دعوت کی۔ آپؐ نے فرطِ کرم سے اس کی دعوت قبول فرما لی۔ اس بدبخت عورت نے کھانے میں زہر ملا دیا اور شام کو کھانا حضورؐ کے سامنے رکھ کر چلی گئی۔ آپؐ نے ایک لقمہ کھا کر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا کہ اس کھانے میں زہر ہے۔ زینب کو گرفتار کر کے حضورؐ کے سامنے پیش کیا گیا اس نے اقبالِ جرم کرتے ہوئے کہا کہ میں نے یہ حرکت آپؐ کو آزمانے کے لیے کی تھی کہ اگر آپؐ فی الواقع پیغمبر ہیں تو زہر آپؐ پر اثر نہ کرے گا...... حضورؐ اپنے ذاتی معاملہ میں انتقام لینا پسند نہیں فرماتے تھے آپؐ نے اس کا قصور معاف فرما دیا۔ (اس عورت کو البتہ ایک دوسرے صحابی کے قتل کے الزام میں سزائے موت دی گئی۔ وہ زہر کے اثر سے جانبر نہ ہو سکے تھے)۔

(۶)

حضرت فراتؓ بن حیّان قبولِ اسلام سے پہلے رسولِ اکرمؐ کے سخت دشمن تھے۔ حضورؐ کی ہجو میں اشعار کہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ابوسفیان نے انہیں جاسوسی کے لیے مدینہ بھیجا وہاں وہ مسلمانوں کے ہاتھ گرفتار ہو گئے۔ حضورؐ نے ان کے قتل کا حکم دیا۔ انہیں قتل کے لیے لے جا رہے تھے کہ انصار کے ایک محلّہ میں پہنچ کر بلند آواز سے کہنے لگے میں مسلمان ہوں۔ ایک انصاری نے حضورؐ کو اطلاع دی تو آپؐ نے انہیں آزاد کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ فرات بن حیان کے ایمان کا حال ہم اسی پر چھوڑتے ہیں۔ فرات حضورؐ کے اس عفو و کرم سے بہت متاثر ہوئے اور بعد میں سچے دل سے مسلمان ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۷)

جنگِ اُحد میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی زخم لگے۔ اور آپ کے دو دندانِ مبارک بھی شہید ہو گئے۔ صحابہء کرامؓ نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ ان کے لیے بد دعا فرمایئے۔ حضورؐ نے فرمایا ''میں لعنت کرنے کے لیے نبی نہیں بنایا گیا۔'' اس کے بعد آپ نے یہ دعا فرمائی۔

''اے خدا میری قوم کو ہدایت دے وہ مجھے نہیں جانتے''۔

(۸)

حضورؐ تبلیغ کے لیے طائف تشریف لے گئے۔ تو وہاں کے لوگوں نے کفار مکہ سے بھی بڑھ کر شقاوت اور کمینگی کا مظاہرہ کیا۔ اور پھر مار مار کر آپؐ کو لہولہان کر دیا۔ حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ طائف سے واپسی کا دن میری زندگی کا سخت ترین تھا۔ لیکن طائف سے رخصت ہوتے وقت ان ظالموں کے بارے میں رسولِ اکرمؐ نے جو الفاظ ارشاد فرمائے۔ تاریخ میں ان کی مثال ناپید ہے۔ فرمایا۔ ''میں ان لوگوں کی تباہی کے لیے بددعا نہیں کرنا چاہتا' مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ وہ انہیں ہدایت دے گا اور ان کی آئندہ نسلیں خدائے واحد کی پرستار ہوں گی۔''

اس واقعہ کے بعد بھی اہلِ طائف کئی سال تک کفروشرک کی ظلمتوں میں بھٹکتے رہے۔ ۸ ھ میں رسولِ اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا تو انہوں نے نہایت سختی سے مسلمانوں کی مزاحمت کی...... مسلمانوں پر شدت سے تیر برسائے۔ منجنیقوں سے پتھر پھینکے۔ لوہے کی گرم سلاخیں پھینکیں اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ لیکن اس حال میں بھی رسولِ اکرمؐ ان کے حق میں یہی دعا مانگ رہے تھے کہ الٰہی انہیں ہدایت دے۔ یہ بے سمجھ ہیں۔'' طائف کا محاصرہ اٹھاتے وقت حضورؐ نے پھر دعا فرمائی۔

''خداوندا بنوثقیف کو ہدایت دے اور ان کو میرے پاس بھیج۔''

حضورؐ کی دعا سے کچھ مدت کے بعد اہل طائف کے دلوں سے کفر و شرک کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سیاہی دور ہوگئی اور ان کا ایک وفد عبدِ یالیل کی سرکردگی میں سرورِ کونینؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے ان لوگوں کی تمام زیادتیوں سے درگزر فرمایا اور ان سے نہایت عزت واحترام کے ساتھ پیش آئے۔ اہلِ طائف اب سچّے دل سے اسلام کے قوی دست وبازو بن گئے۔

(۹)

کفارِ مکّہ اکیس سال تک رسولِ اکرمؐ اور آپؐ کے نام لیواؤں کو ستاتے رہے۔ ظلم وستم کا کوئی حربہ ایسا نہ تھا جو انہوں نے خدائے واحد کے پرستاروں پر نہ آزمایا ہو۔ حتیٰ کہ وہ گھر بار اور وطن تک چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن جب مکہ فتح ہوا تو اسلام کے یہ بدترین دشمن مکمل طور پر رسولِ اکرمؐ کے رحم وکرم پر تھے۔ اور آپؐ کا ایک اشارہ ان سب کو خاک وخون میں لوٹا سکتا تھا...... لیکن ہوا کیا......؟

آپ نے تمام جبارانِ قریش سے جو خوف اور ندامت سے سر نیچے ڈالے آپؐ کے سامنے کھڑے تھے پوچھا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا معاملہ کرنے والا ہوں"

انہوں نے دبی زبان سے جواب دیا۔

"اے صادق۔ اے امین تم ہمارے شریف بھائی اور شریف برادرزادے ہو۔ ہم نے تمہیں ہمیشہ رحم دل پایا ہے۔"

حضورؐ نے فرمایا۔ "تم پر کچھ الزام نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو"۔

صلی اللہ علیہ وسلم...... رحمتہ للعالمین کی اس بے مثال رحمت وشفقت کا یہ اثر تھا کہ قریب قریب تمام اہلِ مکّہ اُسی دن حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔

(۱۰)

ابو سفیانؓ فتحِ مکّہ سے پہلے اسلام کے شدید ترین دشمن تھے۔ بدر، احد، خندق اور دوسری لڑائیوں میں انہوں نے علمبردارانِ توحید کے خلاف بھرپور حصہ لیا تھا۔ لیکن فتح مکہ کے موقع پر وہ گرفتار کر کے سامنے لائے گئے تو آپؐ نے ان کے تمام قصور اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

زیادتیاں معاف فرمادیں۔ نہ صرف یہ بلکہ یہ اعلان بھی کر دیا کہ جو شخص ابوسفیانؓ کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ اسے بھی امان ہے۔ابوسفیان کی بیوی ہند بھی مسلمانوں کی سخت دشمن تھیں۔ جنگ احد میں انہوں نے ہی شیر خدا حضرت حمزہؓ کا جگر چبایا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر وہ نقاب منہ پر ڈال کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور آپؐ کے ساتھ کئی سوال وجواب کیے۔حضورؐ نے انہیں پہچان لیا اور فرمایا۔"تم ہندہ ہو"۔

جواب دیا۔"ہاں یا رسول اللہ...... میرا قصور معاف فرما دیجئے اللہ آپؐ کو جزائے خیر دے گا"۔

حضورؐ نے احد کے واقعہ کا ذکر تک نہ فرمایا اور انہیں معاف فرما دیا۔

(۱۱)

وحشی سیدالشہداء حضرت حمزہؓ کے قاتل تھے۔ مکہ فتح ہوا تو وہ بھاگ کر طائف چلے گئے۔ پھر وہاں سے اہل طائف کی سفارت میں شامل ہو کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسلام قبول کر کے معافی کے خواستگار ہوئے۔گو ان کا جرم نہایت سنگین تھا۔ لیکن حضورؐ نے معاف فرما دیا۔ البتہ اس قدر فرمایا کہ تم میرے سامنے نہ آیا کرنا۔ کیونکہ تمہیں دیکھ کر مجھے اپنے چچا کی یاد جاتی ہے۔

(۱۲)

ہبار بن الاسود وہ شخص تھے جنہوں نے رسولِ اکرمؐ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو مکہ سے ہجرت کرتے ہوئے نیزہ مارا تھا اور ہودج سے نیچے گر کر ان کا حمل ساقط ہو گیا تھا۔ اور اسی صدمہ سے انہوں نے وفات پائی تھی۔

گو اس جرم کی پاداش میں ہبار کو واجب القتل قرار دے دیا گیا تھا لیکن فتحِ مکہ کے موقع پر جب وہ حضورؐ کے سامنے پیش ہو کر معافی کے خواستگار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے معاف فرما دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۱۳)

جنگِ حنین میں بنو ہوازن نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا تھا لیکن بالآخر شکست کھائی اور ان کے چھ ہزار نفوس مسلمانوں کے ہاتھ اسیر ہو گئے۔ حضورؐ نے ان سب کو بلا کسی فدیہ یا سزا کے رہا کر دیا۔

(۱۴)

مکّہ پر لشکر کشی سے پہلے سرورِ کائنات نے احتیاط رکھی کہ قریش کو مسلمانوں کی تیاری کا حال معلوم نہ ہونے پائے۔ ایک بدری صحابی حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے قریش کو مسلمانوں کی تیاری کی اطلاع دینے کے لیے ایک خط کسی عورت کے ہاتھ روانہ کیا۔ حضورؐ کو اس کا علم ہو گیا۔ وہ عورت گرفتار کر لی گئی۔ اور اس کے پاس سے وہ خط برآمد ہوا۔ یہ ایک خوفناک جرم تھا۔ حاطبؓ بلائے گئے تو انہوں نے اپنے قصور کا اعتراف کر لیا۔ حضرت عمرؓ نے جوش میں آ کر کہا۔ یا رسول اللہ اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں۔'' حضورؐ نے فرمایا۔ ''اے عمرؓ اہلِ بدر کے گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر چکا ہے۔'' اس کے بعد حاطبؓ سے اس حرکت کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا۔

''یا رسول اللہ مکّہ میں میرے اقرباء محصور ہیں' ان کی حفاظت کے خیال سے قریش کو نصیحت کی ہے۔''

حضورؐ نے ان کا قصور معاف فرما دیا اور ان کی شریک جرم عورت سے بھی کسی قسم کا تعرض نہ فرمایا۔

(۱۵)

قرندا اور سارہ قریش کی دو کنیزیں تھیں۔ وہ رسولِ اکرمؐ کے دشمنوں کے کہے ہوئے ہجویہ اشعار ترنّم سے پڑھ کر کفار کو مسلمانوں کے خلاف لڑائی پر اُبھارا کرتی تھیں۔ رسولِ اکرمؐ نے ان کو واجب القتل قرار دیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے فتح مکہ کے بعد حضورؐ کے سامنے حاضر ہو کر اپنے کیے پر ندامت کا اظہار کیا تو حضورؐ نے دونوں کو معاف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرما دیا اور وہ دونوں مشرف بہ اسلام ہو گئیں۔

(۱۶)

عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کاتب وحی تھے۔ شیطان نے انہیں ورغلایا اور وہ مرتد ہو کر مدینہ سے بھاگ کر پھر کفار میں شامل ہو گئے اور خود صاحب وحی والہام ہونے کے مدعی بن بیٹھے۔ فتح مکہ تک ان کا یہی حال رہا۔ مکہ کی فتح کے موقع پر حضرت عثمانؓ انہیں ساتھ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے لیے معافی کی التجا کی۔ عبداللہ بھی اپنے کیے پر سخت نادم تھے۔ گو ان کا جرم بدترین نوعیت کا تھا اور حضورؐ نے انہیں بھی مباح الدم قرار دیا تھا۔ لیکن اس موقع پر آپؐ کا دریائے عفو و کرم جوش میں آ گیا اور آپؐ نے عبداللہ کو معاف فرما دیا۔

(۱۷)

عکرمہ بن ابوجہل رسولِ اکرمؐ کی دشمنی میں اپنے باپ ابوجہل کا نمونہ تھے۔ بدر سے لے کر فتح مکہ تک تمام مہموں میں مسلمانوں کے خلاف حصہ لیا حتیٰ کہ فتح مکہ کے دن جس گروہ نے مسلمانوں پر حملہ کیا، عکرمہ اس میں بھی شریک تھے۔ مکہ پر رسولِ اکرمؐ کا قبضہ ہو گیا تو وہ بھاگ کر یمن چلے گئے۔ ان کی بیوی اُمِ حکیمؓ بنتِ حارث اسلام کی سعادت سے بہرہ یاب ہو چکی تھیں۔ وہ یمن گئیں اور عکرمہ کو مسلمان کیا۔ پھر اپنے ساتھ لے کر سرورِ کائنات کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے لیے معافی کی درخواست کی۔ حضورؐ نے عکرمہؓ کو نہ صرف معاف فرما دیا بلکہ ان کے ساتھ نہایت عزت واحترام سے پیش آئے۔

(۱۸)

ایک دفعہ ایک غزوہ میں انصار اور مہاجرین میں کسی بات پر تکرار ہو گئی۔ حضورؐ نے فریقین کو سمجھا بجھا کر معاملہ رفع دفع کر دیا لیکن رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبیّ نے اس فتنہ کو ہوا دینا چاہی اور انصار سے کہا کہ مدینہ چل کر ہم معزز لوگ کمینوں کو مدینہ سے نکال

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دیں گے۔ رسولِ اکرمؐ کو خبر ہوئی تو آپؐ نے عبداللہ کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا کہ کیا تم نے ایسے الفاظ کہے تھے۔

اس نے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ کو اس کے جھوٹ پر سخت غصہ آیا۔ بولے "یا رسول اللہ! اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اُڑا دوں۔" حضورؐ نے فرمایا۔ "نہیں میں ایسا کروں تو لوگ کہیں گے کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔"

(۱۹)

یمن کے قبیلہ دَوس کے رئیس حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ کو اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی میں قبولِ اسلام کی سعادت سے بہرہ یاب کر دیا تھا۔ لیکن ان کا قبیلہ نہایت سختی سے اپنے کفر وشرک پر جما رہا۔ حضرت طفیلؓ کی تمام کوششیں ان کو راہِ راست پر لانے میں ناکام ہو گئیں تو وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ "یارسول اللہ! ان بدبختوں کے لیے بددعا فرمایئے۔"

حضورؐ نے فوراً ہاتھ اٹھائے اور بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔

"اے اللہ دَوس کو ہدایت دے۔"

رحمتِ دَوعالمؐ کے یہ الفاظ سن کر لوگ حیران رہ گئے کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ حضورؐ اب بددعا فرمائیں گے اور قبیلہ دَوس تباہ وبرباد ہو جائے گا۔

(۲۰)

حضرت ابوہریرہؓ کی ماں مشرکہ تھیں اور حضرت ابوہریرہؓ کی تمام کوششیں ان کو حلقہ اسلام میں لانے کے لیے ناکام ہو گئی تھیں ایک دن ان کی والدہ نے رسولِ اکرمؐ کی شان میں گستاخی کی۔ حضرت ابوہریرہؓ کو سخت صدمہ پہنچا۔ روتے ہوئے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے ان کی والدہ سے باز پُرس کرنے کی بجائے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

دعا کی۔ "اے اللہ ابوہریرہؓ کی ماں کو ہدایت نصیب کر۔"

ابوہریرہؓ گھر واپس آئے۔ تو دیکھا کہ ان کی والدہ غسل کر کے کلمۂ شہادت پڑھ رہی تھیں۔

(۲۱)

ایک دفعہ ایک مشرک حضورؐ کو شہید کرنے کے ارادہ سے مدینہ آیا۔ مسلمان اس کا عزمِ بد بھانپ گئے اور اسے گرفتار کر کے حضورؐ کے سامنے پیش کیا۔ رعبِ نبوّت سے اس کے جسم پر کپکپی طاری ہوگئی۔ آپؐ نے فرمایا۔

"ڈرو نہیں اگر تم مجھے قتل کرنا چاہتے بھی تو میرا اللہ تمہیں اس پر قادر نہ کرتا۔" یہ فرما کر اسے چھوڑ دیا۔"

(۲۲)

عمیر بن وہب قبولِ اسلام سے پہلے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے۔ جنگِ بدر میں ان کا بیٹا مسلمانوں کے ہاتھ اسیر ہوگیا تو ان کے دل میں نفرت اور انتقام کے شعلے بڑی شدت سے بھڑک اٹھے۔ ایک زہر آلود تلوار لے کر حضورؐ کو شہید کرنے کا ارادہ کر کے مدینہ پہنچے اور سیدھا مسجدِ نبویؐ کا رخ کیا۔ حضرت عمرؓ نے ان کا ارادہ بھانپ لیا اور شمشیر بدست ان کو روکنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔

"اسے آنے دو۔" پھر حضورؐ نے عمیر کو اپنے قریب بٹھا لیا اور پوچھا۔
"اے عمیر سچ سچ بتاؤ تم یہاں کیا ارادہ کر کے آئے ہو۔ کیا تم نے صفوان بن امیّہ کے ساتھ مل کر میرے قتل کا منصوبہ نہیں بنایا تھا؟"

عمیر یہ سن کر سناٹے میں آ گئے اور بے اختیار ان کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔

"میں شہادت دیتا ہوں آپؐ کے رسول اللہ ہونے کی، شہادت دیتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے یارسول اللہ یہ ہماری حماقت تھی کہ ہم آپ پر نازل شدہ وحی سے انکار کرتے رہے۔ یہ راز میرے اور صفوان کے درمیان تھا۔ اگر آپؐ پر اللہ کی طرف سے وحی نازل نہ ہوتی تو آپ کو اس کا علم کیسے ہوسکتا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے سیدھی راہ دکھادی۔"

حضورؐ نے ان کا قصور معاف فرما کر رہا کر دیا۔ وہ اب اسلام کے ایک جانباز سپاہی تھے۔ مکّہ جا کر ہمہ تن اسلام کی تبلیغ میں مشغول ہو گئے۔

(۲۳)

عبداللہ بن اُبی ساری عمر منافق رہا اور ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ واقعہء افک میں حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگانے والوں کا سرگروہ وہی تھا۔ غزوہ اُحد میں عین میدان کارزار میں اس نے مسلمانوں کے ساتھ غداری کی اور اپنے حامیوں کو ساتھ لے کر الگ ہو گیا۔ حضورؐ کو اس کی تمام حرکتوں کا علم تھا لیکن آپ ہمیشہ درگزر فرماتے۔ جب وہ فوت ہوا تو آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت عمرؓ نے حضورؐ کو اس کی حرکتوں کی طرف توجہ دلائی لیکن رحمت دوعالمؐ نے متبسّم ہو کر فرمایا۔ "اے عمرؓ چھوڑو ان باتوں کو اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ میرے ستّر دفعہ نماز پڑھنے سے اس کی بخشش ہوسکتی ہے تو میں اس سے بھی زیادہ پڑھتا۔"

☆......☆......☆

خدمتِ خلق

مخلوق خدا کی بے لوث خدمت کرنا انسانی اخلاق کا نہایت اعلیٰ جوہر ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا درجہ بہت بلند ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے بندوں سے پیار کرتا ہے اور ان کی خدمت بغیر کسی غرض کے کرتا ہے۔ حق تعالیٰ اسے عزت دیتا ہے اور مخدوم بناتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خدمتِ خلق کا بے پناہ جذبہ عطا فرمایا تھا۔ حضورؐ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

لوگوں کے مخدوم ومطاع تھے لیکن آپ ہر وقت ان کی خدمت کے لیے کمربستہ رہتے تھے۔ اپنا ہو یا بیگانہ، مسلم ہو یا غیر مسلم، آقا ہو یا غلام، آپؐ ہر ایک کے کام آتے تھے اور ان کے ادنٰے سے ادنٰے کام کر دینے میں آپؐ کو کوئی عار نہ تھی۔ مکّی زندگی میں بھی آپؐ کا یہی شیوہ تھا۔ اور مدنی زندگی میں بھی جب کہ آپؐ بلا شرکتِ غیرے دینی و دنیوی لحاظ سے عرب کی مقتدر ترین ہستی تھے' مخلوقِ خدا کی خدمت کرنے میں مشغول رہتے تھے۔ چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)

ایک مرتبہ ایک عورت مکّہ کی ایک گلی سے گزر رہی تھی۔ اس کے سر پر اتنا بھاری بوجھ تھا کہ وہ بمشکل قدم اٹھا سکتی تھی۔ لوگ اس کا تمسخر اڑانے لگے۔ حضورؐ کہیں قریب ہی تھے۔ آپؐ اس عورت کو مشکل میں دیکھ کر فوراً آگے بڑھے اور اس کا بوجھ خود اٹھا کر اس کی منزل پر پہنچا دیا۔

(۲)

ایک دن حضورؐ ایک گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک اندھی عورت ٹھوکر کھا کر گر پڑی۔ لوگ اسے دیکھ کر ہنسنے لگے لیکن آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ آپؐ نے اس عورت کو اٹھایا اور گھر پہنچا دیا۔ اس کے بعد حضورؐ روزانہ اس عورت کے گھر کھانا لے جاتے تھے۔

(۳)

ایک دن رسولِ اکرمؐ نے دیکھا کہ ایک غلام آٹا پیس رہا ہے اور ساتھ ہی درد سے کراہ رہا ہے۔ آپ اس کے قریب گئے تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے لیکن اس کا ظالم آقا اس کو چھٹی نہیں دیتا۔ آپؐ نے اس کو آرام سے لٹا دیا اور سارا آٹا خود پیس دیا۔ پھر فرمایا۔

''جب تمہیں آٹا پیسنا ہو تو مجھے بلا لیا کرو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۴)

ایک دفعہ ابوسفیان کا ایک غلام سخت بیمار ہو گیا۔ اس کی تیمارداری کرنے والا کوئی نہ تھا۔ آپؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ اس غلام کے پاس گئے اور رات بھر اس کی تیمارداری کرتے رہے جس وقت وہ درد کی شدت سے چیختا تو آپؐ فرماتے۔ ''گھبراؤ نہیں اللہ فضل کرے گا۔ میں تمہارے پاس ہوں۔''

(۵)

مکّہ میں ایک بوڑھے غلام کو اس کے آقا نے باغ میں پانی دینے کا کام سونپا ہوا تھا۔ باغ سے ندی کا فاصلہ بہت زیادہ تھا۔ ایک دن حضورؐ نے دیکھا کہ بوڑھا غلام بڑی مشکل سے پانی لا رہا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے ہیں۔ آپؐ کا دل درد سے بھر آیا۔ بوڑھے کو آرام سے بٹھایا اور اس کا سارا کام خود کر دیا۔ پھر فرمایا۔

''بھائی جب کبھی تمہیں میری مدد کی ضرورت پڑے تو مجھے بلا لیا کرو۔''

(۶)

مکّہ میں ہر روز آپؐ غریب اور بے سہارا (بیوہ) عورتوں کا سودا سلف خود خرید کر اور اپنے کندھوں پر اٹھا کر ان کے گھروں پر پہنچا دیتے تھے۔ ایک دن ابوسفیان نے حقارت سے کہا۔ ''غریب اور کمینے لوگوں کا سامان اٹھا اٹھا کر تم نے اپنے خاندان کا نام بدنام کر دیا ہے۔''

حضورؐ نے فرمایا۔ ''میں ہاشم کا پوتا ہوں جو امیروں اور غریبوں سب کی یکساں مدد کیا کرتا تھا۔ اور اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کو حقیر نہیں جانتا تھا۔''

(۷)

ایک دفعہ حضرت خبابؓ بن اَرَتّ مدینہ سے دور ایک غزوہ پر تشریف لے گئے۔ ان کے گھر میں کوئی مرد نہ تھا اور عورتیں دودھ دوہنا نہ جانتی تھیں۔ رسول اکرمؐ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

معلوم ہوا تو آپؐ ہر روز حضرت خبابؓ کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے جانوروں کا دودھ دوہ دیا کرتے۔

(۸)

مدینہ منوّرہ میں ایک پاگل عورت تھی۔ ایک دن حضورؐ کے پاس آئی اور آپؐ کا دست مبارک پکڑ کر کہا کہ محمدؐ مجھے تم سے کچھ کام ہے میرے ساتھ چلو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''جہاں کہو جاؤں گا''۔ وہ آپؐ کو ایک گلی میں لے گئی اور وہیں بیٹھ گئی۔ آپؐ بھی اسی جگہ بیٹھ گئے۔ اور اس کا جو کام تھا وہ کر دیا۔

(۹)

مدینہ منوّرہ کی لونڈیاں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور عرض کرتیں۔ ''یارسول اللہ میرا فلاں کام ہے''۔ آپؐ اپنا کام کاج چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور ان کے ساتھ جا کر ان کا کام کر دیتے۔ غرض آپ غریبوں، مسکینوں، یتیموں، بیواؤں اور دوسرے ضرورت مندوں کے والی اور مولیٰ تھے۔ آپؐ کو ان لوگوں کی خدمت کر کے نہایت مسرّت ہوتی تھی۔

☆......☆......☆

شجاعت

شجاعت کے لغوی معنی ہیں ''بہادری'' اور علمِ اخلاق کی اصطلاح میں قوتِ غضبی کو عقل واعتدال کے ساتھ استعمال کرنے کا نام ہے۔ قاضی عیاضؒ نے ''شفا'' میں شجاعت کی تعریف یوں کی ہے۔

اَلشُّجَاعَةُ فَضِیْلَةُ قُوَّةِ الْغَضَبِ وِانْقِیَادُ ھَا لِلْعَقْلِ

''یعنی قوتِ غضبی کی زیادتی اور اس کے تابعِ عقل ہونے کو شجاعت کہتے ہیں۔''

''شجاعت'' کا شمار اخلاقِ فاضلہ میں ہوتا ہے اور یہی صفت عزم واستقلال اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

حق گوئی و بے باکی کی بنیاد ہے اس وصف یعنی شجاعت میں کوئی شخص رسولِ اکرم ﷺ کی مثل نہ تھا حضورؐ کی بے نظیر شجاعت کے بارے میں بیسیوں روایات اور راویوں کے عینی مشاہدات موجود ہیں ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ جب گھمسان کا رَن پڑ رہا ہوتا تو ہم رسولِ اکرم کی پناہ ڈھونڈا کرتے تھے۔ اور ہم میں سے وہ آدمی بڑا دلیر (متصور) ہوتا تھا جو حضورؐ کے پہلو میں کھڑا ہوتا تھا۔ (صحیحین)

(۲)

حضرت علی کرمؓ اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جب لڑائی نہایت خونریز اور سخت ہوتی اور لڑنے والوں کی آنکھوں میں خون اتر آتا اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لیا کرتے تھے اور ہم میں سے سب سے آگے دشمن کی طرف رسولِ اکرم ﷺ ہی ہوتے تھے۔ (نسائی)

(۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ شجیع تر، مستقیم المزاج، صاحب جود وکرم اور راضی برضا کسی کو نہیں دیکھا۔ (مسند دارمی)

(۴)

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ جس کسی لشکر یا بڑی جماعت سے ہو جاتا (اور ان پر حملہ کرنے کی نوبت آجاتی تو حملہ کرنے والوں میں سب سے آگے آپؐ ہی ہوتے تھے۔ (شفاء قاضی عیاض)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۵)

ایک دفعہ حرم میں بیٹھ کر کفار نے باہم مشورہ کیا کہ محمدؐ اب جیسے ہی یہاں آئیں سب مل کر ان کو قتل کر ڈالیں۔ حضرت فاطمۃ الزّہراءؓ نے کفار کی گفتگو سن لی۔ وہ روتی ہوئی حضورؐ کے پاس آئیں اور کُفّار کے ناپاک ارادے سے آپؐ کو مطلع کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ''جانِ پدر گھبراؤ نہیں۔ اللہ میرے ساتھ ہے۔'' پھر آپؐ نے وضو کیا۔ اور سیدھے حرم کی طرف روانہ ہو گئے۔ جب صحنِ حرم میں پہنچے تو کُفّار پر آپؐ کی شجاعت اور بے خوفی کا یہ اثر ہوا کہ ان کی نگاہیں خود بخود جھک گئیں اور کسی کو حضورؐ پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

(۶)

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے بڑھ کر سخاوت کرنے والے اور سب سے بڑھ کر شجاع تھے۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ اہل مدینہ ایک غیر مانوس آواز آنے کی وجہ سے گھبرا گئے (کہ شاید رات کے وقت غنیم چڑھ آیا ہے) اور جس طرف سے آواز آئی تھی اسی طرف دوڑنے لگے ان کو رسولؐ اللہ راستہ میں واپس آتے ہوئے ملے۔ آپؐ اس آواز کی طرف تنہا تشریف لے گئے تھے اور آپؐ فرما رہے تھے۔ ڈرو نہیں' ڈرو نہیں (خطرہ کی کوئی بات نہیں ہے) اور آپؐ ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر (بغیر زین کے) یونہی ننگی پیٹھ پر سوار تھے اور آپؐ کی گردن مبارک میں تلوار لٹکی ہوئی تھی اور آپ فرما رہے تھے کہ میں نے اس گھوڑے کو (تیز رفتاری میں) دریا پایا ہے۔ (صحیحین)

(۷)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکّہ سے مدینہ کو ہجرت فرمائی تو ابوجہل نے اعلان کیا کہ جو شخص محمدؐ کو زندہ یا (خاکم بدہن) ان کا سر کاٹ لائے گا اس کو سَو اونٹ ملیں گے۔ سراقہ بن مالک نے آپؐ کا تعاقب کیا اور اس قدر قریب پہنچ گیا کہ آپؐ کو پا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سکتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو حضورؐ کی حفاظت کی بہت فکر تھی۔ وہ گھبرا کر بار بار سراقہ کی طرف مڑ کر دیکھتے تھے لیکن حضورؐ نے ایک دفعہ بھی مڑ کر نہیں دیکھا کہ دشمن کس ارادہ سے آ رہا ہے۔ آپؐ کے دل پر سکینتِ باری جاری تھی اور لبہائے پاک پر قرآنِ حکیم کی آیات جاری تھیں۔

(۸)

ہجرت کے بعد منافقینِ مدینہ یہود اور قریش مکّہ میں باہم رسولِ کریمؐ کے خلاف سازشیں شروع ہو گئی تھیں۔ صحابہء کرامؓ حضورؐ کی حفاظت کے لیے آپؐ کے کاشانہء اقدس کے گرد رات کو پہرہ دیا کرتے تھے۔ ایک رات کو آپؐ نے اپنے کاشانہء مقدس سے سر باہر نکال کر ارشاد فرمایا۔

"لوگوں واپس چلے جاؤ میری حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔"

(۹)

جنگِ بدر میں تین سَو تیرہ نفوسِ قدسی کے مقابلہ پر ایک ہزار مسلّح جنگجو تھے۔ جب گھمسان کا رن پڑا تو حضورؐ دشمن کی صفوں سے سب سے زیادہ قریب ہو کر دادِ شجاعت دے رہے تھے۔ شیرِ خدا حضرت علی کرمّ اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ یومِ بدر کو ہم نے حضورؐ کے ظلِّ عاطفت میں پناہ لی۔

(۱۰)

جنگِ اُحد میں حضورؐ پاک پر تیروں، تلواروں اور برچھیوں کا مینہ برس رہا تھا اور آپؐ شدید زخمی بھی ہو گئے لیکن اخیر تک میدان سے نہیں ہٹے۔ اُبی بن خلف اپنا تیز رفتار گھوڑا دوڑاتا ہوا اور صفوں کو چیرتا ہوا آپ پر حملہ آور ہوا۔ مسلمانوں نے اس کا راستہ روکنا چاہا لیکن حضورؐ نے منع فرما دیا اور ایک مسلمان کے ہاتھ سے برچھی لے کر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کی گردن میں برچھی کی اَنی چبھو دی۔ وہ چیختا ہوا پچھلے پاؤں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بھاگا۔قریش نے کہا۔"یہ معمولی زخم ہے تم اس قدر خوفزدہ کیوں ہو۔" کہنے لگا"یہ سچ ہے لیکن یہ محمدؐ کے ہاتھ کا زخم ہے۔"

(۱۱)

جنگ حنین میں گھات میں بیٹھے ہوئے مشرکوں نے اس قدر شدید تیر اندازی کی کہ اکثر مسلمانوں کے قدم اکھڑ گئے لیکن حضورؐ پہاڑ کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہے۔ آپؐ کے خچر کی لگام حضرت عباسؓ نے پکڑی ہوئی تھی اور آپ بآواز بلند فرما رہے تھے۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اس میں اصلاً جھوٹ نہیں اور میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں۔ پھر آپؐ نے حضرت عباسؓ کو حکم دیا کہ مہاجرین اور انصار کو آواز دو۔ انہوں نے نعرہ مارا"یا مَعْشَرَ الاَنصَارِ یا اَصْحٰبِ الشَّجَرَۃِ" اس آواز کا کانوں میں پڑنا تھا کہ تمام مسلمان پلٹ پڑے اور کفار کو اپنی تلواروں پر رکھ لیا۔

☆......☆......☆

صدق و دیانت

اخلاق کی سب سے ضروری شرط یہ ہے کہ کسی موقع پر بھی صدق و دیانت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔ خواہ اس میں جان کی بازی ہی کیوں نہ لگانی پڑے۔ صدق و دیانت کے بغیر کوئی شخص متقی نہیں ہوسکتا۔قرآن کریم میں ہوتا ہے۔

وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ لَھُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ ط ذٰلِکَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ ○ (الزُّمر۔۳۳)	اور جو بھی اپنے دامن میں سچائی لے کر نکلا پھر اس سچائی کی اس نے خود اپنے عمل اور کردار سے تصدیق بھی کی ایسے لوگ متقی ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کی ہر ایک خواہش پوری ہو گی۔ یہ معاوضہ ہے محسنوں کا۔

امانت داری، حسن معاملہ، ایفائے عہد وغیرہ سب صدق و دیانت ہی کی شاخیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ہیں۔ تمام انبیاء سرتاپا صدق و دیانت ہوتے ہیں۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق و دیانت کے چند واقعات ملاحظہ فرمایئے۔

(۱)

سرورِ کائناتؐ کے بدترین دشمن بھی حضورؐ کی صداقت، امانت اور دیانت کے قائل تھے۔ ان اوصاف کی بدولت تمام قوم نے بچپن ہی سے آپؐ کو ''صادق'' اور ''امین'' کا خطاب دے رکھا تھا۔ جب حضورؐ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنی قوم کو حق کی طرف بلائیں تو آپؐ ایک دن کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور بآوازِ بلند تمام قبائل قریش کو بلایا جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپؐ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

''اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے عقب سے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے کے لیے آ رہا ہے تو کیا تم میری بات کا یقین کرو گے؟ اس پر سب نے یک زبان ہو کر کہا۔''

''بے شک ہم یقین کر لیں گے۔ کیونکہ ہم نے آج تک تمہیں جھوٹ بولتے نہ کبھی سنا نہ کبھی دیکھا۔

(۲)

حضورؐ نے دعوتِ حق کا آغاز فرمایا تو ساری قوم آپ کی دشمن بن گئی اور آپؐ کو ستانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی لیکن اس حالت میں بھی کوئی مشرک ایسا نہ تھا جو آپؐ کی دیانت و امانت پر شک کرتا ہو بلکہ یہ لوگ اپنا روپیہ پیسہ وغیرہ لا کر حضورؐ ہی کے پاس امانت رکھواتے تھے۔ اور مکہ میں کسی دوسرے کو آپ سے بڑھ کر امین سمجھتے تھے۔ ہجرت کے موقع پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پیچھے چھوڑنے سے حضورؐ کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ وہ تمام لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ آئیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۳)

ابوسفیانؓ حالتِ کفر میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے۔ اس زمانے میں قیصر روم سے ان کا مکالمہ بہت مشہور ہے۔ قیصرِ روم نے انہیں اپنے دربار میں بلا کر منجملہ دوسری باتوں کے ان سے پوچھا۔ ''کیا تم نے اس مدعی نبوت کو کبھی دروغ گو بھی پایا ہے''۔ ابوسفیان نے جواب دیا۔ ''نہیں۔''

گویا آپ کی راست گوئی کا سِکّہ دشمنوں کے دلوں پر بھی ایسا بیٹھا ہوا تھا کہ ان کو اس سے انکار کرنے کی جرأت ہی نہ ہوتی تھی۔

(۴)

ایک دفعہ رسولِ اکرمؐ غلے کے ایک ڈھیر پر سے گزرے اور اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا تو آپؐ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ آپؐ نے غلّے کے مالک سے پوچھا۔ ''یہ کیا بات ہے''۔ اس نے کہا...... ''یارسول اللہ اس پر کچھ بارش ہو گئی تھی۔'' حضورؐ نے فرمایا۔ اس (بھیگے ہوئے غلے) کو تو نے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھتے۔ جو شخص دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۵)

طارقؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہمارے قبیلے کے چند لوگ جن میں مَیں بھی تھا۔ مدینہ سے کھجوریں خریدنے گئے اور شہر سے باہر ستانے کے لیے ٹھہر گئے۔ اتنے میں شہر سے ایک شخص آیا جس کا لباس دو پرانی چادروں پر مشتمل تھا اس نے سلام کے بعد ہم سے پوچھا کہ آپ لوگ کدھر سے آئے ہیں اور کدھر جائیں گے؟ ہم نے جواب دیا کہ ربذہ سے مدینہ کی کھجوریں خریدنے آئے ہیں۔ ہمارے پاس ایک سرخ اونٹ تھا جس کو مہار ڈالی ہوئی تھی۔ اس نے کہا۔ ''یہ اونٹ بیچتے ہو۔'' ہم نے کہا۔ 'ہاں''۔ کھجوروں کی اتنی مقدار کے عوض ہم دے دیں گے۔ اس شخص نے اونٹ کی مہار پکڑی اور شہر کے اندر چلا گیا۔ بعد میں ہمیں خیال آیا کہ ہم نے اپنا اونٹ ایک ایسے آدمی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کو دے دیا ہے جسے ہم جانتے تک نہیں۔ اب ہم اونٹ کی واپسی یا قیمت کی وصولی کا کیا انتظام کریں۔ ابھی ہم اسی فکر میں تھے کہ شہر سے ایک اور آدمی کھجوروں کی کثیر مقدار لے کر آیا اور کہا۔

"مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے۔ اپنے اونٹ کی قیمت کے برابر کھجوریں ناپ کر پوری کرلو۔ باقی تمہاری ضیافت کے لیے ہیں۔ کھاؤ پیؤ"۔

ہم کھا پی کر شہر میں داخل ہوئے تو وہی پہلے صاحب مسجد کے منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے اور یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

☆......☆......☆

مہمان نوازی

(۱)

مہمان کو کشادہ دلی اور مسرّت سے خوش آمدید کہنا اور اس کی خدمت کرنا ایک نہایت اعلیٰ اخلاقی وصف ہے۔ شیخ فرید الدین عطارؒ فرماتے ہیں ؎

اے برادر مہماں را نیک دار
ہست مہماں از عطائے کردگار

یعنی اے بھائی مہمان کو عزیز جان (خوش رکھ) اور سمجھ لے کہ مہمان خدا کی طرف سے ایک عنایت ہے۔

ایک اور جگہ کہتے ہیں ؎

مہماں را اے پسر اعزاز کن
دُر بود کافر برو در بازکن

یعنی اے بیٹا مہمان کی عزت کر۔ خواہ کافر ہو اس کے لیے دروازہ کھول دے۔

عربوں کی مہمان نوازی یوں بھی مشہور ہے اور پھر رسول اکرمؐ نہ صرف عرب تھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

بلکہ سید البشر اور فخرِ انبیاء بھی تھے۔ آپؐ نے ایک طرف تو مہمانوں کے حقوق واضح کیے دوسری طرف ان کو سمجھایا کہ میزبان پر بے جا بوجھ نہ بنیں۔ حضورؐ کی اپنی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ خود بھوکے رہ کر مہمان کو کھانا کھلاتے تھے اور اس کی ہر طرح خدمت کرتے تھے۔ اس میں کافر و مسلم کی کوئی تخصیص نہ تھی۔ حضورؐ کے پاس خواہ کوئی مہمان بن کر آتا یا ویسے ہی ملاقات اور زیارت کے لیے حاضرِ خدمت ہوتا آپؐ اس کو بغیر کچھ کھلائے پلائے نہ جانے دیتے تھے۔

(۲)

۹ ھ میں نجران سے ساٹھ آدمیوں پر مشتمل نصاریٰ کا ایک وفد حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے اس کو مسجد نبویؐ میں ٹھہرایا اور اپنے طریق پر نماز پڑھنے کی بھی اجازت دے دی۔ آپؐ نے ان لوگوں کی نہایت اہتمام سے خود مہمان داری کی۔ یہی وہ لوگ تھے جن کو حضورؐ نے مباہلہ کی دعوت دی لیکن وہ اسے قبول کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔

اسی طرح بنو ثقیف کا وفد جب طائف سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے خود بہ نفسِ نفیس اس کی نہایت خاطر تواضع کی۔ حالانکہ یہ لوگ بدترین اسلام دشمنی کا مظاہرہ کر چکے تھے۔

(۳)

ایک دفعہ مسلمان کے محسن نجاشی شاہ حبشہ نے حضورؐ کی خدمت میں ایک سفارت بھیجی۔ آپؐ نے ان سفیروں کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور بنفسِ نفیس ان کی مہمانداری کی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ آپ کیوں زحمت فرماتے ہیں۔ ان کی خدمت کے لیے ہم موجود ہیں۔" حضورؐ نے فرمایا ان لوگوں نے میرے ساتھیوں (مہاجرینِ حبشہ) کی مہمانداری کی تھی اس لیے ان کی خدمت میں خود کرنا چاہتا ہوں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۴)

ایک دفعہ حضورؐ کے خانۂ اقدس میں ایک غفاری مہمان ہوا شب کو کھانے کے لیے بکری کا تھوڑا سا دودھ تھا۔ حضورؐ نے یہ دودھ مہمان کو پلا دیا اور خود فاقہ سے رات بسر کی۔

(۵)

ایک دفعہ ایک کافر حضورؐ کے ہاں مہمان ٹھہرا۔ رات کو سوتے ہوئے اس کے پیٹ میں کچھ گڑ بڑ ہوگئی۔ اور بستر ہی میں پاخانہ نکل گیا۔ صبح کو شرمندگی کے باعث حضورؐ کے تشریف لانے سے پہلے ہی اٹھ کر چلا گیا۔ راستہ میں یاد آیا کہ جلدی میں تلوار وہیں بھول آیا۔ تلوار لینے کے لیے واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ سرورِ کائناتؐ خود بستر کو دھو رہے ہیں۔ صحابہؓ عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ ہم یہ کام کرلیں گے۔ لیکن آپؐ فرماتے ہیں۔ "نہیں نہیں وہ شخص میرا مہمان تھا اور مجھے ہی یہ کام کرنا چاہیے۔ پھر حضورؐ کی نظر اس شخص پر پڑی تو فرمایا۔ "بھائی تم اپنی تلوار یہیں بھول گئے تھے۔ اسے لے جاؤ"

حضورؐ کے اخلاقِ کریمانہ کو دیکھ کر اس شخص کے دل سے کفر و شرک کا زنگ فی الفور اتر گیا اور وہ اسی وقت مشرف باسلام ہوگیا۔

(۶)

ایک دفعہ ایک کافر حضورؐ کے ہاں مہمان ہوا۔ آپ نے اسے ایک بکری کا دودھ پلایا۔ وہ سیر نہ ہوا۔ پھر آپؐ نے دوسری بکری کا دودھ پلایا وہ بھی کافی نہ ہوا۔ پھر آپؐ نے تیسری چوتھی حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ اسے پلایا اور وہ سیر ہوگیا۔ اس سارے عرصے میں آپؐ نہایت مطمئن اور کشادہ رُو رہے اور نہ تو آپؐ کی جبینِ مبارک پر شکن آئی اور نہ کوئی حرف استعجاب آپؐ کی زبان مبارک سے نکلا۔

(۷)

حضرت مقدادؓ اور ان کے دو ساتھی ایک دفعہ سخت تنگدستی میں مبتلا ہو گئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انہوں نے لوگوں سے اپنی کفالت کے لیے درخواست کی لیکن کسی نے ان کو مستقل مہمان بنانے کی ہامی نہ بھری۔ بالآخر وہ رسولِ اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ ان کو اپنے دولت کدہ پر لے گئے اور تین بکریاں ان کے سپرد کر کے فرمایا کہ ان کا دودھ پیا کرو۔ چنانچہ عرصہ تک اس دودھ پر ان کی گزران رہی۔

(۸)

اصحاب صُفّہ بہت نادار اور مفلس تھے اور مسلمانوں کے مہمانِ عام تھے۔ لیکن اکثر وہ رسولِ اکرمؐ کے ہاں ہی مہمان ہوتے تھے۔ آپؐ ان کا حد سے زیادہ خیال رکھتے تھے اور ان کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دیا کرتے تھے۔

☆......☆......☆

بچوں پر شفقت

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے۔ انہیں چومتے اور پیار کرتے تھے۔ اور کبھی کبھی ان سے مذاق بھی کر لیا کرتے تھے۔

☆ حضورؐ کسی کی ماں کو دیکھتے کہ اپنے بچے سے پیار کر رہی ہے تو بہت متاثر ہوتے۔ کبھی ماؤں کی بچوں سے محبت کا ذکر آتا تو فرماتے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو اولاد دے اور وہ اس سے محبت کرے اور اس کا حق بجا لائے تو وہ دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

☆ جب حضورؐ سفر سے واپس تشریف لاتے تو راستے میں جو بچے ملتے انہیں نہایت شفقت سے اپنے آگے یا پیچھے سواری پر بٹھا لیتے تھے۔

☆ اگر کبھی کوئی شخص حضورؐ کی خدمت میں فصل کا نیا میوہ پیش کرتا تو حضورؐ سب سے پہلے اسے کم سن بچوں کو تقسیم فرماتے تھے۔

☆ حضورؐ کو راستے میں بچے کھیلتے ہوئے مل جاتے تو آپ متبسم ہو کر نہایت محبت سے انہیں سلام کرتے اور سلام میں پہل کرنے کا موقع ہی نہ دیتے۔ پھر ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے پیار بھری باتیں کرتے۔

☆ بچے بھی آپؐ سے بڑی محبت کرتے تھے جہاں آپؐ کو دیکھا لپک کر آپؐ کے پاس پہنچ گئے۔ آپؐ ایک ایک کو گود میں اٹھاتے، پیار کرتے اور کوئی کھانے کی چیز عنایت فرماتے کبھی کھجوریں، کبھی تازہ پھل اور کبھی کوئی اور چیز۔

☆ حضورؐ کی مہر نبوت پشت مبارک پر ابھری ہوئی تھی۔ بعض دفعہ معصوم بچے اس سے کھیلنے لگتے۔ بچوں کے ماں باپ ان کو روکتے تو حضورؐ فرماتے۔ ''کھیلنے دو۔ روکو نہیں''۔

☆ نماز کے وقت مقتدی عورتوں میں سے کسی کا بچہ روتا تو حضورؐ نماز مختصر کر دیتے تاکہ بچے کی ماں بے چین نہ ہو۔

☆ مشہور صحابی حضرت جابر بن سَمُرہؓ اپنے بچپن کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کے پیچھے نماز پڑھی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں بھی ساتھ ہو لیا۔ ادھر سے چند بچے آ رہے تھے۔ حضورؐ نے سب کو پیار کیا اور مجھے بھی پیار کیا۔

☆ ہجرت کے موقع پر جب رسولِ اکرمؐ مدینے میں داخل ہو رہے تھے تو انصار کی چھوٹی چھوٹی بچیاں دروازوں پر کھڑی ہو کر گیت گانے لگیں۔

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ
يَا حَبَّذَا مُحَمَّدًا مِنْ جَارِ

(ہم خاندان (بنو) نجّار کی بیٹیاں ہیں۔ محمدؐ کیا ہی اچھے ہمسایہ ہیں)

حضورؐ ادھر سے گزرے تو ان بچیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔
''کیوں بچیو کیا تم مجھے پیار کرتی ہو''۔
سب نے کہا۔ ''ہاں یا رسول اللہؐ''۔
حضورؐ نے فرمایا۔ ''میں بھی تمہیں پیار کرتا ہوں''۔

☆......☆......☆

حضورؐ کے خادم خاص اور مشہور صحابی حضرت انسؓ کے چھوٹے بھائی کا نام ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

عمیرؓ تھا۔ جب وہ بچے تھے تو انہوں نے ایک ممولا پال رکھا تھا۔ اتفاق سے وہ ممولا مر گیا۔ ابو عمیرؓ کو بڑا صدمہ پہنچا اور وہ سخت افسردہ ہو گئے۔ حضورؐ نے ان کو اس حالت میں دیکھا تو فرمایا۔

یا ابا عمیر مافعل النغیر

اے ابو عمیر تمہارے مولے نے کیا کیا؟

حضورؐ بچوں کا جی خوش کرنے کے لیے ان سے چُہل کی باتیں کیا کرتے تھے۔

ایک دن حضرت خالد بن سعیدؓ اپنی بیٹی ''امِ خالد'' کے ہمراہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ''ام خالد'' کے بدن پر سرخ رنگ کا کرتا تھا۔ حضورؐ نے ان سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ''سنہ سنہ''

''ام خالد'' ہجرت حبشہ کے زمانے میں پیدا ہوئی تھیں۔ اور حبشی زبان میں سنہ کے معنی ہیں خوشنما۔ اسی مناسبت سے حضورؐ نے اُن کے کرتا کو حبشی زبان میں ''خوشنما'' کہا اور اُن کا جی خوش کر دیا۔

انہی ''ام خالد'' کا ایک واقعہ ہے۔ ایک دفعہ رسولِ اکرمؐ کو تحفہ میں ایک پھولدار سیاہ چادر آئی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''یہ چادر کس کو دوں؟'' لوگ چپ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''اُمّ خالدؓ کو بلاؤ''۔ وہ آئیں تو حضورؐ نے نہایت محبت سے وہ چادر ان کو پہنائی اور دو دفعہ فرمایا۔ ''پہنو اور پرانی کرو۔'' پھر حضورؐ چادر کے بوٹوں پر ہاتھ رکھ کر ام خالدؓ کو دکھاتے اور فرماتے۔ ''اُمّ خالدؓ دیکھو یہ سنہ ہے یہ سنہ ہے''۔ وہ باغ باغ ہوئی جاتی تھیں۔

☆......☆......☆

ایک صحابی اپنے بچپن میں انصار کے باغوں میں چلے جاتے اور کھجور کے پیڑوں پر ڈھیلے مار کر کھجوریں گرایا کرتے۔ لوگ ان کو پکڑ کر حضورؐ کی خدمت میں لے گئے اور شکایت کی۔ حضورؐ نے انہیں محبت سے بلا کر اپنے پاس بٹھایا۔ سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔

''بیٹا ڈھیلے مار کر کھجوریں گرانا اچھی بات نہیں اس سے نقصان ہوتا ہے۔''

پھر انہیں باہر بھیج دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر ان کی شکایت آئی کہ یہ بچہ اپنی حرکت سے باز نہیں آیا۔ اس بار پھر حضورؐ نے انہیں جھڑکا نہیں اور محبت سے پوچھا۔ ''بیٹا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیڑوں پر ڈھیلے کیوں مارتے ہو۔" انہوں نے جواب دیا۔ کھجوریں کھانے کے لیے۔"
حضورؐ نے فرمایا۔ "کھجوریں جو خود بخود زمین پر گرتی ہیں۔ انہیں اٹھا کر کھا لیا کرو۔ ڈھیلے نہ مارا کرو۔"

یہ فرما کر ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ حضورؐ کی شفقت کا ان پر ایسا اثر ہوا کہ پھر کبھی ایسی حرکت نہ کی۔

حضورؐ اپنے دشمنوں کے بچوں کے ساتھ بھی نہایت مشفقانہ برتاؤ کرتے تھے اور مشرکوں کے بچے بھی دوڑ دوڑ کر آپؐ کے پاس آتے تھے۔ کافروں سے جنگ ہوتی تو حضورؐ صحابہ کو حکم دیتے کہ دیکھو۔ کسی بچے کو مت مارنا وہ بے گناہ ہیں، انہیں کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ ایک بار فرمایا جو کوئی بچوں کو دکھ دیتا ہے۔ خدا اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

ایک لڑائی میں کافروں کے چند بچے جھپٹ میں آ کر مارے گئے۔ آپؐ کو خبر ہوئی تو ان کا بڑا غم کیا۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ وہ تو مشرکوں کے بچے تھے۔" حضورؐ نے فرمایا۔ "مشرکوں کے بچے بھی تم سے اچھے ہیں۔ خبردار بچوں کو قتل مت کرنا"۔ پھر فرمایا "ہر بچہ اللہ کی فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔"

☆......☆......☆

ایک دفعہ عرب قبائل کے مشہور جج اقرعؓ بن حابس آپؐ کی خدمت میں حاضر تھے۔ انہوں نے بچوں پر حضورؐ کی غایت درجہ شفقت اور محبت دیکھی تو کہنے لگے۔ "آپ بچوں کو چومتے ہیں حالانکہ میرے دس بچے ہیں۔ میں نے آج تک کسی کو بھی نہیں چوما"۔
حضورؐ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اگر تمہارے دل سے محبت کو سلب کر لے تو میں کیا کروں۔"

☆......☆......☆

حبُّ النبیؐ حضرت زیدؓ بن حارثہ کے کمسن بیٹے اُسامہؓ سے حضورؐ کو اس قدر محبت تھی کہ خود اپنے دستِ مبارک سے ان کی ناک صاف کرتے۔ اپنے ایک زانو پر حضرت حسنؓ اور دوسرے پر حضرت اسامہؓ کو بٹھا کر دعا کرتے کہ "اے اللہ میں ان دونوں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت کر۔" اور فرمایا کرتے کہ "اگر اسامہؓ بیٹی ہوتا تو میں اسے زیور پہناتا۔"

☆......☆......☆

زمانہ جاہلیت میں عرب اپنی بچیوں کو زندہ زمین میں دفن کر دیا کرتے تھے۔ حضورؐ نے اس ظالمانہ اور قبیح رسم کا یکسر خاتمہ کر دیا پھر بھی بعض لوگ بیٹیوں کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے پوچھا "یا رسول اللہ اگر کسی شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور بیٹا کوئی نہ ہو تو پھر؟"

حضورؐ نے فرمایا۔ "دو یا تین تو کیا اگر کوئی شخص اپنی ایک ہی بیٹی کے ساتھ بھلا برتاؤ کرے اور اسے اچھی تربیت دے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے بچا لے گا۔ (یعنی دو تین یا زیادہ بیٹیوں سے حسن سلوک تو اور بھی زیادہ اجر و ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے)

☆......☆......☆

ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے ہاں جو سب سے پہلا بچہ پیدا ہوا وہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ تھے۔ ان کی والدہ حضرت اسماء بنتِ ابوبکر صدیقؓ نومولود عبداللہؓ کو گود میں لے کر سرورِ کائنات کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضورؐ نے نہایت لطف و محبت سے ننھے عبداللہؓ کو اپنی گود میں لیا۔ پھر ایک کھجور منگائی۔ اسے دہنِ مبارک میں ڈال کر چبایا اور پھر اسے اپنے لعابِ دہن کے ساتھ ننھے کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کے بعد حضورؐ نے ننھے کو ماں کی گود میں دے دیا۔ اور اس کے لیے دعائے خیر و برکت مانگی۔

☆......☆......☆

رحم و شفقتِ عام

سرورِ کائنات کی ذاتِ اقدس مجسّم رحمت اور شفقت تھی۔

خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ٥

(یعنی ہم نے تجھے دونوں جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"۔)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

چنانچہ آپ کی شفقت و رحمت دوست دشمن بوڑھے بچے، مرد، عورت، آزاد و غلام، انسان اور حیوان، کافر اور مسلمان سب کے لیے یکساں تھی۔ بچوں پر آپ کی شفقت کے چند واقعات پیچھے بیان کیے جا چکے ہیں۔ اب کچھ واقعات حضورؐ کی رحمت و شفقت عام کے درج کیے جاتے ہیں۔

(۱)

ایک دفعہ ایک صحابی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں کسی پرندے کے بچے تھے اور وہ چیں چیں کر رہے تھے۔ حضورؐ نے پوچھا یہ بچے کیسے ہیں۔ صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ میں ایک جھاڑی کے قریب سے گزرا تو ان بچوں کی آواز آ رہی تھی۔ میں ان کو نکال لایا۔ ان کی ماں نے دیکھا تو بیتاب ہو کر سر پر چکر کاٹنے لگی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "فوراً جاؤ اور ان بچوں کو وہیں رکھ آؤ جہاں سے لائے ہو"۔

(۲)

ایک دفعہ حضورؐ کہیں تشریف لے جا رہے تھے راستے میں ایک اونٹ پر نظر پڑی جو بھوک کی وجہ سے سخت لاغر ہو گیا تھا۔ حضورؐ نے بیتاب ہو کر فرمایا۔ "ان بے زبانوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرو"۔

(۳)

ایک دفعہ حضورؐ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک اونٹ بھوک سے بلبلا رہا تھا۔ حضورؐ نے شفقت سے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے مالک کو بلا کر فرمایا۔ "اس جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے؟"

(۴)

ایک دفعہ حضورؐ سفر میں جا رہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ قیام کیا۔ وہاں ایک پرندے نے انڈا دیا تھا۔ ایک صحابی نے وہ انڈا اٹھا لیا۔ پرندہ بے قرار ہو کر ان کے سر پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

منڈلانے لگا۔ حضورؐ نے پوچھا۔ "کس نے اس پرندے کا انڈا اٹھا کر اسے تکلیف پہنچائی۔"

ان صاحب نے عرض کی۔ "یا رسولؐ اللہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی"۔ حضورؐ نے فرمایا۔ "یہ انڈا وہیں رکھ دو"۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے حضورؐ سے کسی پر بددعا کرنے کی درخواست کی۔ حضورؐ نے غضبناک ہو کر فرمایا۔ "میں دنیا میں لعنت کے لیے نہیں آیا ہوں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں"۔

(۵)

سرورِ کائنات کی بعثت سے قبل قاصدوں کا قتل کرنا ممنوع نہ تھا۔ اسی طرح عرب اور دنیا کی دوسری اقوام اسیرانِ جنگ سے نہایت بُرا سلوک کرتی تھیں۔ حضورؐ نے حکم دیا کہ قاصد کو ہرگز ہرگز قتل نہ کیا جائے اور اسیرانِ جنگ سے نہایت اچھا سلوک کیا جائے۔ جنگِ بدر میں اسیرانِ قریش کے بارے میں آپؐ نے صحابہ کو تاکید کی کہ ان کو کھانے پینے کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ چنانچہ صحابۂ کرام خود بھوکے رہتے تھے۔ یا کھجوریں کھا کر گزارا کر لیتے تھے۔ لیکن قیدیوں کو اچھے سے اچھا کھانا کھلاتے تھے۔

حضورؐ کے چچا حضرت عباسؓ بھی اسیرانِ بدر میں شامل تھے۔ ان کے ہاتھ پاؤں ایک مضبوط رسی میں جکڑے ہوئے تھے اور وہ درد سے بار بار کراہتے تھے۔ حضورؐ کے گوشِ مبارک میں ان کی کراہیں پہنچتی تھیں تو آپؐ بے چین ہو کر کروٹیں بدلتے تھے۔ صحابۂ کرامؓ حضورؐ کی بے چینی کا سبب سمجھ گئے۔ انہوں نے فوراً گرہیں ڈھیلی کر دیں۔ حضرت عباسؓ کی تکلیف رفع ہو گئی تو آپؐ کی بے قراری بھی دُور ہو گئی۔

جنگِ حنین میں چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے۔ حضورؐ نے ان سب کو نہ صرف آزاد کر دیا بلکہ ان کے پہننے کے لیے چھ ہزار مصری کپڑے کے جوڑے بھی عطا فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۶)

ایک دفعہ حضرت ابو مسعود انصاریؓ اپنے غلام کو پیٹ رہے تھے۔ اتفاق سے رسولِ اکرمؐ اس موقع پر تشریف لے آئے۔ آپؐ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا۔

"ابو مسعود اس غلام پر تمہیں جس قدر اختیار ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تم پر اس سے زیادہ اختیار ہے۔"

حضرت ابو مسعودؓ حضورؐ کا ارشاد مبارک سن کر تھرا اٹھے اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! میں اس غلام کو اللہ کی راہ میں آزاد کرتا ہوں۔"

حضورؐ نے فرمایا۔ "اگر تم ایسا نہ کرتے تو دوزخ کی آگ تم کو چھو لیتی۔"

(۷)

ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاریؓ نے اپنے ایک غلام کو سخت سست کہا۔ غلام نے حضورؐ کی خدمت میں ابوذرؓ کے خلاف شکایت کی۔ حضورؐ نے حضرت ابوذرؓ کو بلا کر تنبیہ کی کہ اے ابوذرؓ یہ کیا جہالت کی حرکت ہے۔ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں۔ اگر وہ تمہارے حسب منشا نہ ہوں تو ان کو فروخت کر دینا بہتر ہے ان کی استطاعت کے مطابق ان سے کام لو اور ہو سکے تو کام میں ہاتھ بٹاؤ۔ جو خود کھاؤ انہیں بھی وہی کھلاؤ جو خود پہنو انہیں بھی وہی پہناؤ اور خدا کی مخلوق کو ستانے سے باز رہو۔

(۸)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسولِ اکرمؐ نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجنا چاہا۔ میں نے کچھ عذر کیا اور باہر چلا گیا۔ چند ہی قدم گیا تھا کہ حضورؐ نے پیچھے سے آ کر میری گردن پکڑ لی۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو حضورؐ ہنس رہے تھے۔ پھر آپؐ نے نہایت نرمی سے فرمایا۔ "انس جس کام کے لیے میں نے کہا تھا اب تو جاؤ"۔ میں نے عرض کی۔ "یا رسول اللہ ابھی جاتا ہوں"۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں دس سال حضورؐ کی خدمت میں رہا۔ آپؐ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کبھی یہ نہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا یا کیوں نہیں کیا۔

☆......☆......☆

لین دین میں خوش معاملگی

(۱)

انسان بعض اوقات اپنی ضروریات کے لیے قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر قرض لینے دینے کے قواعد بنائے گئے ہیں اور حُسنِ معاملہ پر بیحد زور دیا گیا ہے۔ رسولِ اکرمؐ کا حُسنِ معاملہ ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ اور دوست دشمن سبھی اس کے معترف تھے۔ حضورؐ کا ارشاد تھا کہ قرضدار کے فرائض میں سب سے اہم فرض قرض کی ادائیگی ہے۔ ایک دفعہ حضورؐ ایک میّت پر تشریف لے گئے۔ کسی نے بتایا یہ شخص مقروض فوت ہوا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''تم اس پر نماز پڑھ لو جو شخص قرضدار مرے اس کی میّت پر میرا نماز پڑھنا منصبِ نبوت کے منافی ہے۔

جب صحابہ ءکرامؓ میں سے ایک صاحب نے اس میّت کا قرض ادا کرنے کا ذمہ لیا تو آپؐ نے نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔

(۲)

ایک مرتبہ حضورؐ نے کسی سے ایک اونٹ قرض لیا۔ جب واپس کیا تو اس سے اچھا اونٹ دیا اور فرمایا۔ وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو قرض کو خوش معاملگی سے ادا کرتے ہیں۔

(۳)

ایک دفعہ حضورؐ نے کسی سے ایک پیالہ عاریتاً لیا۔ اتفاق سے وہ گم ہو گیا۔ حضورؐ نے اس کا تاوان ادا فرمایا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۴)

ایک دفعہ حضورؐ کو ایک اعرابی سے قرض لینے کی ضرورت پیش آ گئی۔ وہ اپنا قرض وصول کرنے آیا تو درشت گفتگو کرنے لگا۔ صحابہؓ نے اس کو ڈانٹا کہ تمیز سے بات کرو تم کو معلوم نہیں کہ کس سے مخاطب ہو۔ اس نے کہا میں تو اپنا حق مانگتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''اسے کچھ نہ کہو۔ قرض خواہ کو بولنے کا حق ہے'' پھر آپؐ نے نہ صرف اس کا اصل قرض ادا کیا بلکہ اس سے زیادہ عطا فرمایا۔

(۵)

بعثت سے پہلے حضورؐ تجارت کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں آپؐ کو لوگوں سے اکثر لین دین کی ضرورت پڑتی تھی۔ یہ سب لوگ ہمیشہ آپ کے حُسنِ معاملہ کے مدّاح رہے۔ ان کا بیان تھا کہ رسولِ اکرمؐ کاروبار میں بے حد کھرے تھے اور اپنا معاملہ ہمیشہ صاف رکھا کرتے تھے۔ عرب کے ایک تاجر سائبؓ مشرف باسلام ہو کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے سائب کے اخلاق ودیانت کی تعریف کرتے ہوئے حضورؐ سے ان کا تعارف کرایا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میں ان کو تم سے زیادہ جانتا ہوں''۔

سائب نے عرض کیا۔ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں۔ آپؐ کاروبار میں میرے ساجھی ہوا کرتے تھے اور اپنا معاملہ ہمیشہ صاف رکھا کرتے تھے۔

(۶)

غزوہ حنین میں حضورؐ نے صفوانؓ بن امیّہ سے چالیس زرہیں عاریتاً لیں (صفوانؓ ابھی اسلام نہیں لائے تھے)۔ لڑائی کے بعد اسلحہ اور دوسرے سامان کی پڑتال کی گئی۔ تو کچھ زرہیں کم نکلیں۔ حضورؐ کا آفتابِ اقبال اس وقت نصف النّہار پر چمک رہا تھا۔ اگر چاہتے تو حکماً زرہیں لے سکتے تھے لیکن آپؐ نے صفوانؓ کو بلایا اور فرمایا کہ تمہاری چند زرہیں لڑائی میں ضائع ہو گئی ہیں۔ تم ان کی قیمت لے لو۔ اس وقت صفوانؓ کی طبیعت میں انقلاب آ چکا تھا۔ کہنے لگے۔ ''یا رسول اللہ میرا دل اب بدل چکا ہے''۔ یعنی مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

اللہ تعالیٰ نے قبولِ اسلام کی سعادت نصیب کی ہے۔ اب زرہوں کی قیمت لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۷)

ایک غزوہ میں حضورؐ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کے اونٹ پر ان کے ساتھ سوار ہو گئے۔ یہ اونٹ سست رفتار تھا اور تھک کر اور بھی سست ہو گیا۔ حضورؐ نے حضرت جابرؓ سے یہ اونٹ خرید لیا اور پھر انہیں ہدیۃً یہ فرما کر واپس کر دیا کہ اونٹ اور دام دونوں تمہارے ہیں۔

☆......☆......☆

عورتوں کی آسائش کا خیال

رسولِ اکرمؐ کی بعثت سے پہلے عرب میں عورتوں کو بہت ذلیل سمجھا جاتا تھا۔ سرورِ کائناتؐ نے عورتوں کی حق رسی فرمائی اور معاشرہ میں انہیں عزت واحترام کا مقام عطا فرمایا۔ حضورؐ سفر یا قیام ہر حال میں عورتوں کی آسائش کا بے حد خیال رکھتے تھے اور صحابہء کرامؓ کو بھی یہی ہدایت فرماتے تھے کہ صنف نازک کا خیال رکھو ان کے حقوق پورے کرو اور ان کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے ہو۔

(۱)

ایک سفر میں چند اونٹوں پر مستورات سوار تھیں۔ انجشہؓ نام ایک حبشی غلام ان کے ساربان تھے وہ حُدی خوانی کرنے لگے۔ جس سے اونٹ تیز چلنے لگے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''انجشہ دیکھنا کانچ کے شیشوں کو توڑ نہ دینا۔'' اس ارشاد سے آپؐ کا یہ مطلب تھا کہ کہیں اونٹوں کے تیز چلنے سے مستورات کو تکلیف نہ ہو۔

(۲)

ایک دن رسولِ اکرمؐ حضرت عائشہؓ صدیقہ کے گھر استراحت فرما رہے تھے۔ عید

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کا دن تھا اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں گا رہی تھیں اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اور لڑکیوں کو ڈانٹا کہ یہ کیا شور مچا رکھا ہے۔ حضورؐ نے متبسم ہو کر فرمایا۔ گانے دو یہ ان کی عید کا دن ہے۔

(۳)

سفر میں حضورؐ کے ساتھ اگر ازواج مطہرات ہوتیں۔ تو آپؐ ان کو اونٹ پر اس طرح سوار کراتے کہ اپنا گھٹنا آگے بڑھا دیتے اور وہ اپنا پاؤں اس پر رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں۔

(۴)

حضورؐ فرمایا کرتے تھے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی پسلی ہوتی ہے اگر کوئی اس کو سیدھا کرنا چاہے گا تو سیدھا کرنے کی بجائے اس کو توڑ دے گا۔ اگر ویسے ہی رہنے دے گا تو ہمیشہ رہے گی۔ تم عورتوں کے حق میں اچھی باتوں کی وصیت قبول کر لیا کرو۔

☆......☆......☆

عیادت و تعزیت

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیماروں کی عیادت کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ اس میں اپنے و بیگانے، مسلم و کافر کسی کی تخصیص نہیں تھی۔ کسی کی بیماری یا موت کی خبر سنتے تو دل بھر آتا اور فوراً اس کی عیادت یا تعزیت کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔

(۱)

ایک یہودی لڑکا حضورؐ کی خدمت کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ بیمار پڑا تو حضورؐ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور جا کر اس کے سرہانے بیٹھے، اسے تسلی دی اور پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

فرمایا کہ لڑکے اسلام قبول کر لے۔ وہ باپ کی طرف دیکھنے لگا۔ باپ یہودی تھا۔ لیکن حضورؐ کے حسنِ اخلاق سے متاثر ہو کر کہنے لگا۔ بیٹے! ابوالقاسم (حضورؐ کی کنیت) کی بات مان لے۔ چنانچہ لڑکا اسی وقت کلمہء شہادت پڑھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

حضورؐ نے فرمایا۔ ''اس خدا کی حمد جس نے اسے آتشِ جہنم سے بچا لیا۔ پھر وہاں سے تشریف لے آئے۔

(۲)

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مکہ میں مَیں سخت بیمار ہو گیا یہاں تک کہ جینے کی کوئی امید نہ رہی اور میں نے وصیّت کی تیاری کی۔ حضورؐ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر رکھا۔ جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے دل میں محسوس کی۔ میں نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ میں اس سرزمین میں مرتا ہوں جس سے ہجرت کی تھی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''نہیں ان شاء اللہ۔ پھر تین دفعہ دعا فرمائی کہ الٰہی سعدؓ کو شفا دے، سعدؓ کو شفا دے، سعدؓ کو شفا دے''۔ چنانچہ میں صحت یاب ہو گیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے عرب طبیب (حارث بن کلدہ) سے حضرت سعدؓ کا علاج بھی کرایا۔ اس نے ایک حریرہ تجویز کیا جس سے ان کو بہت فائدہ ہوا۔

(۳)

ایک دفعہ حضرت سعدؓ بن عبادہ بیمار ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ ان کی حالت دیکھ کر آپؐ کا دل بھر آیا اور آنکھیں اشک آلود ہو گئیں۔ آپؐ کو روتا دیکھ کر سب لوگ رو پڑے۔

(۴)

ایک صحابی بیمار ہوئے تو آپؐ ان کی عیادت کو کئی دفعہ تشریف لے گئے۔ قضائے الٰہی سے انہوں نے رات کے وقت وفات پائی۔ لوگوں نے انہیں رات ہی کو دفن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کر دیا۔ اور حضورؐ کو اس خیال سے اطلاع نہ دی کہ آپؐ کو تکلیف ہو گی۔ صبح جب آپؐ کو اطلاع ملی تو شکایت کی کہ تم نے مجھے کیوں خبر نہ کی۔ پھر ان کی قبر پر جا کر نمازِ جنازہ پڑھی۔

(۵)

مشہور صحابی حضرت عبداللہؓ بن ثابت مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو حضورؐ عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ وہ بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے پکارا لیکن انہیں خبر نہ ہوئی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''افسوس ابوالربیع (حضرت عبداللہ کی کنیت) اب تم پر ہمارا زور نہیں چلتا۔'' حضورؐ کا ارشاد سن کر حضرت عبداللہ کے گھر کی مستوراتِ فرطِ غم سے رونے لگیں۔ لوگوں نے منع کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''اس وقت رونے دو۔ ہاں وفات کے بعد رونا مناسب نہیں۔ حضرت عبداللہؓ بن ثابت کی لڑکی کہنے لگیں۔ ''مجھ کو امید تھی کہ میرے والد رتبہ شہادت پر فائز ہوں گے۔ کیونکہ وہ جہاد پر جانے کی تیاری کر رہے تھے''۔

حضورؐ نے فرمایا۔

''ان کو اپنی نیت کا ثواب مل گیا (یعنی اللہ تعالیٰ نے انہیں درجہ شہادت عطا فرمایا)۔

(۶)

ایک حبشی مسجد میں جھاڑو دیا کرتا تھا۔ قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا۔ لوگوں نے چپکے سے دفن کر دیا اور حضورؐ کو اطلاع نہ دی جب متواتر کئی روز حضورؐ نے اسے مسجد میں نہ دیکھا تو اس کا حال دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا ''تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ اس قابل نہ تھا کہ حضورؐ کو اس کے مرنے کی اطلاع دی جاتی۔ (یعنی معمولی آدمی تھا) حضورؐ نے لوگوں کے اس خیال کو ناپسند فرمایا۔ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نمازِ جنازہ پڑھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

(۷)

ایک دفعہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیمار ہوگئے۔ ان کا گھر کافی فاصلے پر تھا لیکن حضورؐ ان کی عیادت کے لیے پاپیادہ تشریف لے جاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیّت میں تشریف لے گئے۔ حضرت جابرؓ بیماری کی شدت سے بے ہوش تھے۔ حضورؐ نے پانی منگوا کر وضو کیا اور پھر ان کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔ حضرت جابرؓ کو ہوش آ گیا۔ عرض کی۔ ''یارسولؐ اللہ اپنا ترکہ کسے دوں۔ اس پر یہ آیت اتری۔

يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ اَوْلَادِكُمْ

(۸)

حضورؐ کے چچا زاد بھائی حضرت جعفرؓ بن ابی طالب جنگِ موتہ میں شہید ہوئے تو حضورؐ آب دیدہ ہو گئے۔ ان کی زوجہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس کو تسلی دی اور ان کے کمسن بچوں کو گلے لگا کر پیار کیا۔ پھر اپنے اہلِ بیت سے فرمایا کہ جعفر کے بچوں کے لیے کھانا پکاؤ کیونکہ وہ رنج وغم میں مصروف ہیں۔

☆......☆......☆

اولاد سے محبت

اولاد سے محبت کرنا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ تاہم بعض لوگ اولاد پر بے جا سختی کرتے ہیں اور ہر وقت اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہتے ہیں۔ سرورِ کائناتؐ نے اپنے عمل سے دنیا کو سبق دیا کہ اولاد بزرگوں کی شفقت ومحبت کی سب سے بڑھ کر مستحق ہوتی ہے اور وہ شخص اللہ کی رحمت سے محروم رہتا ہے جو اپنی اولاد کو شفقت ومحبت سے محروم رکھتا ہے۔

(۱)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ مدینہ سے تین چار میل دور ایک جگہ عوالی میں پرورش پا رہے تھے۔ حضورؐ ان کو دیکھنے کے لیے وقتاً فوقتاً

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سے پیدل جاتے۔ گھر میں جا کر بچہ کو گود میں لیتے اور اس کا منہ چومتے۔ پھر مدینہ کو واپس تشریف لاتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ گھر میں دھواں بھرا ہوتا تھا لیکن آپؐ اس کا خیال کیے بغیر اپنے معمول میں فرق نہ آنے دیتے تھے۔

(۲)

سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتیں۔ تو آپؐ فرطِ محبت سے کھڑے ہو جاتے اور ان کی پیشانی چوم کر اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

(۳)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمۃ الزہراؓ کے گھر تشریف لے جاتے تو ان سے فرماتے، میرے وہ حضرت حسنؓ اور حسینؓ کو لاتیں تو ان کو سینہ سے لپٹاتے اور ان کا منہ چومتے۔

(۴)

حضورؐ اکثر حضرت حسینؓ کو گود میں اٹھا کر ان کے منہ پر منہ رکھتے تھے اور فرماتے تھے الٰہی میں اس سے محبت رکھتا ہوں اور جو اس سے محبت رکھتا ہے اس سے بھی محبت رکھتا ہوں۔

(۵)

ایک دفعہ ننھے حضرت حسنؓ (یا حسینؓ) آپؐ کے قدم مبارک پر اپنا قدم رکھ کر کھڑے تھے۔ آپؐ نے ان کے قدم اپنے سینہ پر رکھ لیے اور چوم کر فرمایا۔
"خدایا میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی رکھ"۔

(۶)

حضرت اُمامہؓ بنتِ زینبؓ اپنی کمسن نواسی سے رسولِ اکرمؐ کو بیحد محبت تھی۔ ایک دفعہ حضورؐ ان کو اپنے کندھے پر چڑھائے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور اسی حالت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

نماز پڑھائی۔ جب رکوع میں جاتے تو ان کو اتار دیتے۔ پھر کھڑے ہوتے تو چڑھا لیتے۔

(۷)

ایک دفعہ حضورؐ مسجد میں خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اتفاق سے وہاں آ گئے۔ دونوں بہت کمسن تھے اور لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضورؐ نے انہیں دیکھا تو منبر سے نیچے تشریف لے آئے اور دونوں کو گود میں اٹھا لیا۔ پھر اپنے سامنے بٹھا کر فرمایا۔ خدا نے سچ فرمایا ہے۔

اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ

(۸)

ایک دفعہ حضورؐ کی ایک نواسی حالتِ نزع میں تھیں۔ صاحبزادی نے بلا بھیجا۔ آپؐ تشریف لے گئے۔ بچی کو آغوش میں لے لیا اور اسے دم توڑتے دیکھ کر آب دیدہ ہو گئے۔ حضرت سعدؓ بھی موجود تھے۔ بولے۔ "یارسول اللہ یہ کیا ہے۔" فرمایا یہ جذبہء محبت (یا رحم) ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے۔

(۹)

جنگِ بدر میں حضورؐ کے داماد ابوالعاصؓ بھی قید ہو کر آئے حضرت زینبؓ نے ان کے فدیہ کے عوض اپنے گلے کا ہار بھیج دیا۔ یہ ہار ان کو جہیز میں اپنی والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی طرف سے ملا تھا۔ حضورؐ نے یہ ہار دیکھا تو آپؐ پر رقت طاری ہو گئی کہ میری بچی اپنی ماں کی نشانی جدا کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔ صحابہؓ سے فرمایا کہ اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو یہ ہار زینبؓ کو واپس بھیج دوں۔ سب نے نہایت خوشی سے منظور کیا۔

☆......☆......☆

لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے نفرت

گو انسانی زندگی میں ایسی ضرورتیں پیش آ جاتی ہیں کہ ایک انسان دوسرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

انسان کا دست نگر بننے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ لیکن خود داری اور حمیت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان جہاں تک بن پڑے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے گریز کرے۔ گداگری ایک ذلیل پیشہ ہے اور غیرت اور خودداری کے جذبات کو کچل ڈالتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص غیرت اور خودداری سے عاری ہو وہ نہ تو اعلیٰ اخلاق کا حامل ہو سکتا ہے نہ عروج و کامرانی کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گو حد درجہ سخی اور ایثار پیشہ تھے۔ اور کوئی سائل آپؐ کے در سے خالی نہیں جاتا تھا لیکن آپؐ اس بات کو سخت بات ناپسند کرتے تھے۔ کہ کوئی شخص بغیر شدید ضرورت کے دوسرے کے سامنے دستِ سوال دراز کرے۔ آپؐ کی خواہش تھی کہ لوگوں میں اتنی خودداری پیدا ہو جائے کہ وہ محنت و مشقت کر کے اپنی روزی کمائیں اور دوسروں سے خواہ مخواہ نہ مانگتے پھریں۔

(۱)

ایک مرتبہ ایک انصاری نے حضورؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے پوچھا۔ ''کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟'' انہوں نے کہا۔ ''یا رسول اللہ! صرف ایک بچھونا اور ایک پانی پینے کا پیالہ ہے۔

حضورؐ نے یہ دونوں چیزیں ان سے لے کر نیلام کرا دیں۔ دو درہم وصول ہوئے۔ حضورؐ نے یہ دو درہم ان کو دے کر فرمایا کہ ایک درہم سے اپنی خوراک کا سامان کرو اور دوسرے سے ایک رسی خرید کر جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر شہر میں بیچا کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پندرہ دن کے بعد وہ رسولِ اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ اس کام کی بدولت میرے پاس دس درہم جمع ہو گئے۔'' حضورؐ نے فرمایا۔ ''یہ اچھا ہے یا وہ اچھا تھا کہ قیامت کے دن چہرے پر گدائی کا داغ لے کر جاتے''۔

(۲)

ایک صحابی حضرت قبیصہؓ بہت مقروض ہو گئے۔ وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاجت روائی کی درخواست کی۔ حضورؐ نے ان کی مدد کرنے کا وعدہ کیا اور پھر فرمایا، اے قبیصہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا تین شخصوں کو جائز ہے' ایک وہ جو قرض

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کے بوجھ تلے بہت دب گیا ہو' جب اس کی ضرورت پوری ہو جائے تو پھر اسے سوال نہیں کرنا چاہیے۔ دوسرا وہ جس پر کوئی ناگہانی مصیبت آ جائے اور اس کا مال واسباب برباد ہو جائے' البتہ جب اس کی حالت درست ہو جائے تو اسے بھی مانگنا ترک کر دینا چاہیے۔ تیسرا وہ جو فاقہ میں مبتلا ہو اور محلّہ کے تین آدمی شہادت دیں کہ وہ فی الواقع فاقہ سے ہے۔ ان کے علاوہ جو کوئی مانگ کر حاصل کرتا ہے وہ حرام کھاتا ہے۔

(۳)

ایک دفعہ چند انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے عطا فرمایا۔ انہوں نے پھر سوال کیا۔ اور آپؐ نے عطا فرمایا۔ وہ بار بار مانگتے تھے۔ اور آپؐ ان کا سوال پورا کرتے تھے۔ جب کچھ باقی نہ رہا تو آپؐ نے فرمایا۔ جب تک کوئی چیز میرے پاس رہے گی میں تم سے بچا کر نہیں رکھوں گا۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے کہ وہ اس کو گداگری کی ذلت سے بچائے تو وہ اس کو بچا دیتا ہے۔ اور جو خدا سے غنا طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنا عطا فرماتا ہے اور جو صبر کرتا ہے اللہ اس کو صابر بنا دیتا ہے اور صبر سے بڑھ کر کوئی دولت کسی کو نہیں دی گئی۔

(۴)

حجتہ الوداع کے موقع پر رسولِ کریمؐ صدقات کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ صدقات لینے والوں میں دو ایسے صاحب بھی آ شامل ہوئے جو تندرست اور تنومند معلوم ہوتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''اگر تمہاری خواہش ہو تو میں تمہیں صدقات کا مال دے سکتا ہوں لیکن تندرست وتوانا اور کام کرنے کے قابل لوگوں کا اس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

☆......☆......☆

خوش خُلقی

شیریں کلامی انسانی اخلاق کی اعلیٰ ترین صفت ہے۔ بدخُلقی اور ترش رُوئی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

انسان کی دوسری تمام خوبیوں پر پانی پھیر دیتی ہے اور شیریں کلامی یا خوش خُلقی دوست تو دوست دشمن کا دل بھی موہ لیتی ہے۔ خوش کلامی فی الحقیقت سحرِ حلال ہے۔ جس سے بات کی اپنا بن گیا۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ط (۲:۷۷)

یعنی اے مومنو ہر ایک سے خوش کلامی سے پیش آؤ

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش کلامی کا پیکر جمیل تھے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ حضرت انسؓ اور کئی دوسرے اجلّ صحابہ کرامؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ نہایت خوش اخلاق اور نرم مزاج تھے۔ آپؐ کا چہرہ مبارک ہمیشہ شگفتہ رہتا تھا اور آپؐ کسی کا دل نہیں دُکھاتے تھے۔ ہمیشہ نہایت وقار، متانت اور نرمی سے گفتگو فرماتے تھے۔

(۱)

ایک صحابی نے حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا۔ ''یارسول اللہ فلاں عورت نہایت کثرت سے عبادت کرتی ہے اور صدقہ و خیرات بھی بہت کرتی ہے۔ لیکن اس کے ہمسائے اس کی زبان درازی سے نالاں رہتے ہیں۔'' حضورؐ نے فرمایا۔ ''یہ عورت دوزخ کا کندہ ہے۔'' پھر سائل نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ فلاں بی بی نماز' روزہ اور صدقہ و خیرات تو واجبی طور پر ادا کرتی ہے مگر اس کے حُسنِ اخلاق کی بدولت اس کے ہمسائے اس سے بہت خوش ہیں۔'' حضورؐ نے فرمایا ''یہ خوش نصیب جنت میں جائے گی۔''

(۲)

مدینہ میں ایک دفعہ قحط پڑا۔ عباد بن شرجبیل ایک صاحب بھوک سے مجبور ہو کر ایک باغ میں گھس گئے اور خوشے توڑ کر کچھ کھائے اور کچھ پاس رکھ لیے۔ باغ کے مالک نے ان کو پکڑ کر مارا اور پھر کپڑے اتروا لیے۔ عبادؓ حضورؐ کی خدمت میں شکایت لے کر حاضر ہوئے۔ باغ کا مالک بھی ساتھ تھا۔ اس نے عباد کی چوری کا حال بیان کیا۔ حضورؐ نے فرمایا یہ جاہل تھا تو تم (نرمی اور خوش خُلقی سے) اسے تعلیم دیتے۔ یہ بھوکا تھا اس کو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

کھانا کھلاتے۔ پھر آپؐ نے عباد کے کپڑے واپس دلوائے اور ساٹھ صاع غلّہ اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔

(۳)

ایک دفعہ ایک شخص حضورؐ کے درِ اقدس پر حاضر ہوا اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے فرمایا اسے اندر آنے دو لیکن وہ اپنے قبیلے کا اچھا آدمی نہیں ہے۔ جب وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ اس سے نہایت اچھی طرح پیش آئے اور بڑے لطف ومحبت سے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے متعجب ہو کر پوچھا۔ ''یا رسول اللہ آپؐ کے نزدیک تو وہ شخص اچھا نہیں تھا۔ لیکن آپؐ نے اس کے ساتھ نہایت نرمی اور محبت کے ساتھ گفتگو فرمائی۔

حضورؐ نے فرمایا۔ ''خدا کے نزدیک بدترین آدمی وہ ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا جلنا ترک کر دیں۔

(۴)

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال رسولِ اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ اس سارے عرصہ میں حضورؐ نے مجھے کبھی ہشت تک نہ کہا۔ میں نے کبھی کوئی کام کر لیا تو یہ نہ فرمایا کہ کیوں کیا۔ اور اگر کوئی کام نہ کیا تو یہ نہ پوچھا کہ کیوں نہیں کیا۔ آپؐ نہایت شیریں کلام، نرم مزاج اور نیک سیرت تھے۔

(۵)

ایک دفعہ ایک اعرابی آیا اور اس نے حضورؐ سے کچھ مانگا۔ حضورؐ نے عطا فرمایا اور پوچھا کہ ٹھیک ہے؟ وہ درشتی سے بولا۔ نہیں تم نے میرے ساتھ کچھ بھی سلوک نہیں کیا۔ صحابہ کرامؓ اس کے لب ولہجہ پر تڑپ اٹھے اور قریب تھا کہ اسے قتل کر دیتے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے منع فرما دیا اور پھر گھر سے لا کر اسے کچھ اور دیا۔ اب وہ خوش ہو گیا اور دعائیں دینے لگا۔ حضورؐ نے نہایت محبت سے فرمایا۔ ''تیرا پہلا کلام میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

ساتھیوں کو برا معلوم ہوا کیا تم پسند کرتے ہو کہ ان کے سامنے بھی یہی کلمات ادا کرو جو اب کر رہے ہو۔ اس طرح ان کے دل بھی تیری طرف سے صاف ہو جائیں گے"۔

اس نے کہا۔ "میں کہہ دوں گا۔"

دوسرے دن حضورؐ نے صحابہء کرامؓ کے سامنے اس سے سوال کیا کہ اب تو مجھ سے خوش ہے نا۔ اس نے کہا بے شک اور پھر دعا دی۔ حضورؐ نے فرمایا۔

ایک شخص کی اونٹنی بھاگ گئی' لوگ اس کے پیچھے دوڑتے تھے اور وہ اور آگے بھاگتی تھی' مالک نے دوسرے لوگوں سے کہا' تم سب رُک جاؤ یہ میری اونٹنی ہے اور میں ہی اسے سمجھتا ہوں۔ لوگ ہٹ گئے۔ اونٹنی ایک جگہ رُک کر گھاس چرنے لگی۔ مالک نے پکڑ کر کاٹھی ڈال دی' میری اور اس اعرابی کی مثال ایسی ہی تھی' تم اسے قتل کر ڈالتے تو بیچارہ جہنم میں جاتا۔

☆......☆......☆

ترکِ دنیا کی ممانعت

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ترک دنیا (رہبانیت) اور اپنی استطاعت سے بڑھ کر عبادات واشغال میں مصروف رہنے کو پسند نہیں فرماتے تھے اور جو لوگ ترکِ دنیا کی طرف اپنا میلان ظاہر کرتے تھے' حضورؐ ان کو اس سے روکتے تھے۔ عام تجربہ اور مشاہدہ بھی یہی ہے کہ جو لوگ غیر فطری طور پر نفس کشی کرتے ہیں ان کو فائدہ پہنچنے کی بجائے نقصان پہنچنے کا زیادہ احتمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی نعمتوں کو اپنے آپ پر حرام کر لینے سے کئی خرابیوں کے سوتے پھوٹ سکتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق اور کردار یہ ہے کہ دنیا میں رہتے ہوئے اللہ کے احکام کی پابندی کی جائے' اس کی حلال کی ہوئی نعمتوں سے بقدرِ ضرورت فائدہ اٹھایا جائے اور حرام کی ہوئی چیزوں سے کامل اجتناب کیا جائے۔

(۱)

ایک دفعہ قبیلہ باہلہ کے ایک صاحب حضورؐ کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ نہایت لاغر اور نحیف تھے۔ حضورؐ اس سے ایک سال پہلے بھی انہیں دیکھ چکے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ''تمہیں کیا ہو گیا ہے اچھی بھلی صورت کیوں بگاڑ رکھی ہے''۔

انہوں نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ میں نے یہ سارا سال مسلسل روزے رکھنے میں گزارا ہے۔''

حضورؐ نے ان کے اس کام پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور آئندہ متصل روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ البتہ رمضان کے روزوں کے علاوہ انہیں شہرِ حرام کے روزوں کا حکم دیا اس موقع پر حضورؐ نے یہ فرمایا کہ رمضان کے روزوں کے علاوہ ہر مہینے میں ایک دن کا روزہ کافی ہے۔

(۲)

ایک دفعہ تین صحابی اس طرح گفتگو کر رہے تھے۔

ایک: میں کبھی شادی نہ کروں گا۔

دوسرے: میں تمام شب نماز پڑھتا رہوں گا۔

تیسرے: میں عمر بھر کبھی روزہ قضا نہ ہونے دوں گا۔

حضورؐ قریب ہی تھے۔ آپؐ نے ان کی گفتگو سن لی اور فرمایا یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو۔ میں تم سب سے زیادہ قربِ خداوندی کا خواہاں ہوں لیکن میرے گھر میں بیویاں بھی ہیں' میں رات کو میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں' روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں۔

(۳)

ایک دفعہ حضرت عثمانؓ بن مظعون ایک دوسرے صحابیؓ کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ! میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کبھی کسی جانور کا گوشت، دودھ اور گھی استعمال نہیں کروں گا اور میرے اس دوست نے یہ ارادہ کیا ہے کہ کبھی شادی نہیں کرے گا۔ حضورؐ نے فرمایا ''کیا تم مجھ سے بھی زیادہ نیکی کے خواہاں ہو؟ میں تو جانوروں کے گوشت، دودھ اور گھی کے استعمال سے احتراز نہیں کرتا اور میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

گھر میں حرم بھی ہیں۔ حضورؐ کا ارشاد سن کر دونوں اصحاب اپنے ارادہ سے باز آ گئے۔

(۴)

ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن عاص نے مسلسل (بلا افطار) روزے رکھنے کا ارادہ کر لیا۔ حضورؐ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے ان کو بلا بھیجا اور فرمایا۔

''اے عبداللہ یہ تم نے کیا ارادہ کر لیا ہے۔ تم پر تمہارے وجود کا حق ہے، تمہاری بیوی کا حق ہے اور تمہاری اولاد کا حق ہے۔''

انہوں نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ میرے دل میں قوتِ ایمان ہے اور بدن میں طاقت۔ اگر میں صومِ وصال رکھتا جاؤں تو کیا مضائقہ ہے۔''

حضورؐ نے فرمایا۔ ''اے عبداللہ! رمضان کے روزوں کے علاوہ ایک ماہ میں تین روزے کافی ہیں''۔

انہوں نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔''

حضورؐ نے فرمایا۔ ایک روز صوم اور دوسرے روز افطار اس سے زیادہ کی تمہیں اجازت نہیں دوں گا اور یہی افضل الصیام ہے۔''

(۵)

ایک صحابی ایک غزوہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے ایک غار دیکھا جس کے اردگرد سایہ دار درخت تھے۔ قریب ہی پانی کا چشمہ تھا اور اردگرد کا سارا ماحول نہایت شاداب اور خوشگوار تھا۔ انہوں نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ بقایا زندگی اسی جگہ بیٹھ کر یادِ الٰہی میں بسر کروں۔''

حضورؐ نے فرمایا:

''میں یہودیت اور نصرانیت پھیلانے کے لیے نہیں آیا بلکہ ابراہیم علیہ السّلام کا دینِ حنیف لے کر آیا ہوں۔ جس میں ترکِ دنیا کی ممانعت ہے۔''

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

شگفتہ مزاجی

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم متانت اور وقار کا پیکرِ عظیم تھے۔ بلا ضرورت کبھی گفتگو نہ فرماتے تھے۔ بارگاہِ رسالت میں حاضرین اس طرح سر جھکائے رہتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں (کان الطیر فوق رؤ سھم) ہر شخص کو ادب واحترام ملحوظِ خاطر رہتا اور ہر وقت ہدایت وارشاد، اخلاق و مذہب، تصفیہء قلب اور تزکیہء نفس کی باتیں ہوتی تھیں۔ تاہم حضورؐ کی متانت اور وقار میں خشکی اور افسردگی نہ تھی۔ آپؐ نہایت خندہ روئی سے گفتگو فرماتے تھے۔ اور بعض اوقات اپنی شگفتہ مزاجی سے مجلس کو باغ وبہار بنا دیتے تھے اور روتوں کو ہنسا دیتے تھے۔ لطف طبع کے کئی واقعات کتب سیر میں مذکور ہیں۔

(۱)

ایک دفعہ ایک نابینا دربارِ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ "یارسول اللہ کیا میری بخشش ہو جائے گی۔" فرمایا۔ "نہیں بھائی کوئی اندھا جنت میں نہ جائے گا۔"
اندھا رونے لگا۔ حضورؐ ہنس پڑے اور فرمایا۔ بھائی کوئی اندھا اندھے کی حیثیت سے جنت میں داخل نہ ہوگا۔ سب کی آنکھیں روشن ہوں گی۔" اندھا اب بے اختیار ہنس دیا۔

(۲)

ایک دفعہ ایک ضعیف العمر صحابیہ حاضرِ خدمت ہوئیں اور عرض کی۔ "حضورؐ کیا میں جنت میں جاؤں گی؟" (ایک روایت میں ہے کہ اس نے حضورؐ سے دعائے مغفرت کے واسطے درخواست کی) حضورؐ نے فرمایا۔ "کوئی بڑھیا جنت میں نہ جا سکے گی۔
وہ رونے لگیں۔ حضورؐ نے فرمایا "بوڑھیاں جنت میں جائیں گی لیکن جوان ہو کر (یعنی ان کا شباب عود کر آئے گا)

(۳)

ایک دفعہ ایک شخص خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ "یارسول اللہ مجھے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

سواری عنایت فرمائیے۔" حضورؐ نے فرمایا۔"میں تیری سواری کے لیے اونٹنی کا بچّہ دوں گا"۔ اس نے کہا۔"یا رسولؐ اللہ میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا"۔
حضورؐ نے متبسّم ہو کر فرمایا۔"اونٹنی کے بچے نہیں ہوتے تو کس کے ہوتے ہیں؟"

(۴)

ایک دن چند صحابہؓ بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے۔ ایک صحابی نے عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے تو میرے بُت نے بہت نفع دیا۔" سب حیران ہوئے۔ انہوں نے کہا۔ حضورؐ ایک دفعہ مجھے سفر پیش آ گیا۔ میں نے ستو کا بت بنایا' راستے میں کھانا ختم ہو گیا تو میں نے بت کو توڑ کر کھایا، مجھے تو بُت نے بہت نفع دیا۔ سب ہنسنے لگے۔ حضورؐ بھی متبسّم ہو گئے۔

(۵)

حضرت انسؓ حضورؐ کے خادم تھے اور ہر وقت آپؐ کے ارشاد پر کان لگائے رکھتے تھے۔ ایک دن حضورؐ نے انہیں ازراہِ خوش طبعی یوں پکارا۔"او دوکان والے۔"

(۶)

زاہرؓ نام کے ایک سیاہ فام بدوی صحابی تھے وہ وقتاً فوقتاً حضورؐ کی خدمت میں دیہات کی چیزیں ہدیۃً بھیجا کرتے تھے۔ ایک دن وہ اپنی چیزیں فروخت کرنے شہر کے بازار میں آئے۔ حضورؐ اتفاقاً ادھر سے گزرے اور چپکے سے زاہرؓ کے پیچھے جا کر تفنّنِ طبع کے طور پر انہیں اپنی گود میں دبا لیا اور فرمایا۔"کون ہے جو اس غلام کو مول لیتا ہے۔"

انہوں نے ہنس کر کہا۔

"یا رسول اللہ مجھ سیاہ فام غلام کی قیمت بہت کم ملے گی۔ (یا جو مجھے خریدے گا نقصان اٹھائے گا)۔ حضورؐ نے ہنس کر فرمایا۔ نہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری قیمت زیادہ ہے"۔

☆......☆......☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.kitabosunnat.com

طالب ہاشمی کی چند دیگر کتب

- ☆ حسنت جمیع خصالہٖ
- ☆ ارشاداتِ دانائے کونینؐ
- ☆ اخلاقِ پیغمبری
- ☆ معجزاتِ سرورِ کونینؐ
- ☆ حکایاتِ سعدی
- ☆ حکایاتِ رومی
- ☆ حکایاتِ صوفیہ
- ☆ تذکرۂ جامی
- ☆ تذکرۂ خواجہ اجمیریؒ
- ☆ تذکرہ سیدّنا غوثِ اعظمؒ
- ☆ تذکرہ بابا فرید الدین گنجِ شکر
- ☆ تاریخِ اسلام کی چار سو باکمال خواتین
- ☆ فوز و سعادت کے ایک سو پچاس چراغ
- ☆ حبیبِ کبریا کے تین سو اصحاب
- ☆ تذکرہ حضرت موج دریا بخاری

المکتبة الرحمانیة

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری کتابیں

باب حرم (نعت) مظفر وارثی
میرے اچھے رسول (نعت) مظفر وارثی

سیرت نبویؐ ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی
عہد نبوی کے نادر واقعات علی اصغر چوہدری

اخلاق پیغمبری طالب ہاشمی
تاریخ عثمانؓ طالب ہاشمی

پرکھ (معلومات عامہ) ہارون الرشید تبسم
حکایات سعدی طالب ہاشمی

الحمد (حمدیہ شاعری) مظفر وارثی
کعبہ عشق (نعت) مظفر وارثی

تذکرہ الاولیاء حضرت فرید الدین عطارؒ
کتاب الاداب صوفی محمد یونس

ارشادات دانائے کونینؐ طالب ہاشمی
معجزات سرور کونینؐ طالب ہاشمی

دل سے در نبی تک (نعت) مظفر وارثی
نور ازل (نعت) مظفر وارثی

توسل کی شرعی حیثیت مولانا صدیق
پہلی کرن (حکمت افروز شہ پارے) ڈاکٹر اظہر وحید

حکایات رومی طالب ہاشمی
حکایات صوفیہ طالب ہاشمی

القمر انٹرپرائزز ○ لاہور